بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ و سیرت از ولادت تا شہادت مبارک

حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

تحریر و تحقیق

محمد عبدالخالق توکلی

(ر) سینیئر سبجیکٹ سپیشلسٹ

کرمانوالہ بک شاپ

دکان نمبر ۲۔
دربار مارکیٹ
لاہور

Voice: 042-7249515
0300-4306876

بفیضانِ کرم

حضرت سید السادات پیر محمد اسمٰعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

المعروف حضرت کرماں والے
آستانہ عالیہ
حضرت کرمانوالہ شریف
اوکاڑہ

شیم باغ ولایت
حضرت سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

منظہر رہبر طریقت
حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

زیر نظر
حضرت پیر
سید صمصام علی شاہ بخاری مدظلہ العالی
سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

زیر نظر
حضرت پیر
سید میر طیب علی شاہ بخاری مدظلہ العالی
سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

الحاج صوفی
برکت علی رحمۃ اللہ علیہ

زیر اہتمام
سمیع اللہ برکت

زیر نگرانی
حاجی پیر انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی

اشاعت 21 فروری 2010

قیمت 200 روپے

انتساب

حضرت خواجہ توکل شاہ انبالوی کے خلیفۂ اعظم حضرت خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیدوی قدس سرہ کے نورِ نظر حضرت خواجہ صدیق احمد شاہ عظیم عارف باللہ و فاضل دارالعلوم دیوبند علیہ الرحمۃ کے نام منسوب کرتا ہوں جن کی نظر کرم سے ذکر خیر 1 تا 5 المعروف بہ سیرت طیبہ کی تکمیل کی گئی۔

محمد عبدالخالق توکلی

متفرقات

ترجمان نبی ہمزبان نبیؐ
جانِ شان عدالت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت بریلویؒ)

زندگی میں تھے ساتھ ساتھ قبر میں بھی آس پاس
عشقِ دوام ہے یہی اللہ رے دوست پروری

(مولانا عبدالسبحان ہادی)

نام تیرا اے دعائے مصطفےٰ تابندہ ہے
قُرب صدیقؓ و نبیؐ میں زندہ و پائندہ ہے

(شاکر صدیقی)

لَوْ كَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّاب۔
''میرے بعد کسی نبی کا آنا ممکن ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتے۔'' (صحیح بخاری)

صراطِ مستقیم؟

''قرآن حکیم نے فقط انبیاء علیہم السلام کے شب وروز کے معمولات ہی کا تذکرہ نہیں کیا، بلکہ متعدد صلحا، شہداء اور رحمتِ عالیان صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے پیارے رفقاء رضی اللہ عنہم کا ذکر خیر بھی کیا ہے اور انہی مقدس ومطہر ہستیوں کے شب وروز کے معمولات کو صراطِ مستقیم سے تعبیر فرمایا ہے اور اسی صراطِ مستقیم کو اختیار کرنے کا ہمیں درس دیا ہے۔''

حافظ ثناء اللہ ضیاء، دیباچہ سیرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

تالیف: محمد رضا مصری، ترجمہ: محمد سرور گوہر

اشاعت فروری 2005

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

پیش لفظ

۱)...... ذکر و محبت صحابہ رضی اللہ عنہم ذکر و محبت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے۔ حدیث مقدسہ ہے کہ "تم ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے" سے ثابت ہے کہ اصحاب رضی اللہ عنہم کی اقتداء ہم پر لازم ہے اس لئے ان کے حالاتِ مقدسہ کا جاننا نہایت ضروری ہے اسی لئے اس ہیچدان نے ان کے بارے میں کچھ لکھنے کی کوشش کی ہے اور از ولالت تا وفات تمام حالات اشارۃً یا تفصیلاً لکھے ہیں۔

۲)...... مسلمانوں کی پستی و ذلت کی وجہ محض اپنے دین و بانیٔ دین پسندیدہ اور کبائر اسلام (اصحابؓ واولیاءؒ) کی تاریخ کو فراموش کرنا ہے۔ انہی کے حالاتِ خیر کے مطالعہ سے بیداری پیدا ہوتی ہے۔

۳)...... جو کچھ لکھا ہے بمطابق علمائے حق اہلسنت والجماعت ہے وہی عرض کیا ہے جسے درست جانا ہے، کسی کی دلآزاری بخدا تعالیٰ قطعاً مقصود نہیں ہے۔ البتہ خوشنودی حق تعالیٰ مطلب ہے!

حافظ نہیں ہے شہرتِ دنیا کی آرزو
مقصود ہے رضائے حبیب خدا مجھے

۴)...... کمترین کو اپنی بے مائیگی کا مکمل احساس ہے۔ قارئین سے التجا ہے عفو و کرم فرماتے ہوئے دعائے خیر اور رہنمائی ہی سے نوازیں گے۔ السعی منّی والاتمام من اللّٰہ وما توفیقی الا باللّٰہ۔

۵)...... یقین ہے ہر قسم کا قاری کچھ نہ کچھ معلوماتی و تحقیقاتی مواد ضرور پائے گا۔
شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے!

نام نیک رفتگان ضائع مکن
تا بماند نام نیکت برقرار

۶)...... اس کے علاوہ ذکر خیر ﴿۱﴾ عنوان بے مثل ولادت سیرت طیبہ نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم، ذکر خیر ﴿۲﴾ المعروف بہ سیرت طیبہ امہات المومنین، اولادِ امجادؓ، عزیز و اقاربؓ، خاص احباب و خدامؓ گلستانِ نبوت کی مہکتی کلیاںؓ، ذکر خیر ﴿۴﴾ المعروف بہ سیرتِ طیبہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ و تلخیص بعض مکتوبات شریف ذکر خیر ﴿۵﴾ متفرق المعروف بہ تعلیمات ارباب سیرت (توحید و رسالت، انبیاء، صحابہ، اولیاء، اخلاق حسنہ، دینی اسلامی معلومات و مسائل، امراض جسمانی و روحانی کا علاج از قرآن و حدیث) پر مشتمل ہے۔ بندۂ ناچیز نے پانچوں مسودات ایک ہی ساتھ تیار کئے ہیں اسی لئے علماء و فضلا نے مشترکہ ہی اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا ہے اور اکثریت نے اس کارِ خیر کو دینی انسائیکلو پیڈیا قرار فرمایا ہے۔

۷)...... ربّ العزت شب و روز کی محنت کو شرفِ قبولیت بخشے اور مسلمانانِ عالم کی امداد فرمائے۔

رہا رات دن یہی مشغلہ مجھے کام اپنے ہی کام سے
تیرے ذکر سے تیرے فکر سے تیری یاد سے تیرے نام سے

کمترین محمد عبدالخالق توکلی

تاثرات

چونکہ مسودات ذکرِ خیر ﴿۱﴾ تا ﴿۵﴾ یکبارگی اکٹھے مکمل کیے گئے، اس لئے درج ذیل حضرات میں سے ہر ایک بزرگ عالم نے ان پر مشترکہ ہی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا:

۱)...... حضرت صاحبزادہ محمد احمد ایم ایس سی خانقاہ تو کلیہ محبوبیہ صدیقیہ سیدا شریف

۲)...... حضرت صاحبزادہ کرنل الطاف محمود ہاشمی انجینئر ایم بی اے گولڈ میڈلسٹ، خانقاہ تو کلیہ محبوبیہ صدیقیہ سیدا شریف

۳)...... حضرت صاحبزادہ رفیع الدین پرنسپل جی سی بھلوال، خانقاہ معظم آباد شریف (معظمی سیالوی)

۴)...... حضرت صاحبزادہ شیخ الحدیث علامہ معراج الاسلام منہاج القرآن سیکرٹریٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

۵)...... حضرت صاحبزادہ سعید الحسن شاہ خطیب پاکستان علامہ دبانی ادارہ حزب الاسلام ۲۰۱ ر۔ب فیصل آباد

۶)...... حضرت جناب علامہ سید پیر غلام دستگیر زیدی، گلستان کالونی فیصل آباد

۷)...... حضرت جناب قاری ڈاکٹر پروفیسر محمد اقبال صدر شعبہ اسلامیات زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

۸)...... جناب میاں فقیر محمد ندیم باری، صدارتی ایوارڈز یافتہ و مصنف بے شمار کتب اسلامیہ و ادیب و مقرر بے مثل

۹)...... جناب صاحبزادہ عابد حسن صدر شعبہ اسلامیات و عربی میونسپل ڈگری

کالج فیصل آباد

۱۰)...... ڈاکٹر پروفیسر محمد فاروق قریشی جی سی یونیورسٹی فیصل آباد

۱۱)...... جناب محمد اسلم منہاس ریٹائرڈ مجسٹریٹ فیصل آباد

۱۲)...... جناب محمد اشرف عارف، عظیم ادیب وشاعر و ماہر تعلیم ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعلیمات ڈویژن فیصل آباد

۱۳)...... جناب مبارک حسین ڈار، عظیم ادیب وشاعر و ماہر تعلیم ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعلیمات ڈویژن فیصل آباد

۱۴)...... جناب نذر محی الدین نذر جالندھری، عظیم ادیب وشاعر و ماہر تعلیم ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعلیمات ڈویژن فیصل آباد

۱۵)...... میاں عبدالمجید نقشبندی ایم اے ایم ایڈ پرنسپل جی سی یونیورسٹی برائے اساتذہ فیصل آباد

۱۶)...... جناب محمد صادق، پرنسپل الصادق ماڈل ہائی سکول سابق صدر اساتذہ پنجاب

۱۷)...... ڈاکٹر محمد یعقوب، ماہر تعلیم و عظیم مبلغ اسلام جی۔ ایم۔ آباد فیصل آباد

۱۸)...... رانا عبدالرؤف، ایم اے، ایم ایڈ، ایل ایل بی فیصل آباد

۱۹)...... صوفی محمد ظفر اقبال نقشبندی خلیفۂ مجاز چورہ شریف

۲۰)...... رانا محمد ابراہیم ساجد ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری تعلیمی بورڈ فیصل آباد

۲۱)...... قاری صاحبزادہ مزمل حسین شاہ گیلانی، خطیب پاکستان فیصل آباد

۲۲)...... قاری علامہ ریاض حسین سیالوی خطیب و ڈپٹی سیکرٹری مجلس دعوۃ الاسلامیہ سیال شریف

۲۳)......قاری وخطیب محمد رضا امین سیفی مجددی فیصل آباد

ان تمام بزرگوار حضرات کے تاثرات کا صرف مرکزی نقطۂ نظر پیش خدمت ہے:

(۱) مؤلف کتب مذکورہ نے اپنی زندگی بھر کی تحقیق کا نچوڑ کتابی صورت میں پیش کیا ہے، یہ کتب بھی ہیں اور انسائیکلوپیڈیا بھی۔

(۲) سیرت کا شاید ہی کوئی گوشہ ہو جو تشنۂ تکمیل رہ گیا ہو۔ خاندان پاکؑ، خلفائے راشدینؓ، اہل بیت کرامؓ، ائمہ مجتہدینؒ، اولیائے کرامؒ پر قلم اٹھایا گیا ہے۔

(۳) یہ کتب پڑھنے سے بیک وقت کئی کتب کا مطالعہ ہو جاتا ہے۔

(۴) علم کا ایک عظیم خزانہ، کئی سال کی محنت کا ثمر، ہر سطح کے قاری کو اس کے ذوق کی تسکین کا سامان فراہم کرنے والا حسین ترین گلدستہ، گل ہائے رنگا رنگ سے آراستہ، کلماتِ طیبہ سے پُر، ذکر خیر ﴿۱﴾ تا﴿۵﴾۔

(۵) سارے کام میں بلا امتیاز و تفریق ہر مسلک کے جید علماء کے ہاں سے گوہر ہائے نایاب جمع کئے ہیں۔

(۶) قطع نظر کسی تعصب کے جہاں جہاں قرآن و حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے دینِ حدایت کی باتیں نظر آئیں اور ان کے بارے میں عامۃ الناس کے فوائد نظر آئے ان کو جمع کر دیا ہے۔ بلاشبہ یہ کتب علوم کا مخزن ہیں، ہر پا کباز ہستی پر ممکنہ معلومات اور مکمل حالاتِ طیبہ لکھے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، امہات المومنینؓ، اہل بیت اطہارؓ و دیگر تمام متعلقینؓ و خلفائے راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ کا نورانی بیان پڑھنے سے عقیدہ کی درستگی ہوگی اور نجاتِ اُخروی کا ذریعہ بنے گا۔ خصوصاً ذکر خیر ﴿۵﴾ دینی مسائل و اسلامی

معلومات اور قریباً دوسو اولیاء، محدثین، محققین اسلام کے ذکر جمیل سے لبریز ہے۔

(۷) ان کتب کا مطالعہ کرنے والوں کا ایمان قوی ہوگا۔ قوی تر ہوگا، یقین کامل کی دولت ہاتھ آئے گی۔ موجبِ خیر دنیا و عقبیٰ، اعمال خیر کی رغبت اور رجوع الی اللہ اور فکرِ آخرت کی دستاویز ہے۔

(۸) دینِ اسلام کی خدمت بذریعہ تحریر دوررس، دیرپا اور منفرد اثرات کی حامل ہوگی۔

(۹) مؤلف ایک دینی گھرانے کے چشم و چراغ ہیں۔ ان کا انتساب سلسلہ عالیہ، نقشبندیہ، توکلیہ، محبوبیہ، صدیقیہ سیدا شریف سے ہے۔

(۱۰) دست بدعا ہیں کہ ربّ العزت ان کتب مستطاب ذکر خیر ﴿۱﴾ تا ﴿۵﴾ کو محترم عبدالخالق توکلی کیلئے دنیا و آخرت میں باعثِ عزت و عظمت فرمائے اور ان کے نامۂ اعمال میں مسلسل نیکیوں کا سبب بنائے۔ سیرتِ طیبہ لکھنے والے ہاتھوں کو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھامنا نصیب فرمائے۔

(۱۱) مؤلف کی محنت شاقہ کو سلام ہم سب پر واجب ہے۔ ان کا یہ کام ان کو ہمیشہ زندہ رکھے گا۔ ان شاء اللہ

پُر از حکمت ارشاد

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں اس بات کو سخت ناپسند کرتا ہوں کہ میں تمہیں نکما بیٹھے ہوئے دیکھوں نہ تم دنیا کا کوئی کام کر رہے ہو اور نہ تم اپنی آخرت کو سنوار رہے ہو۔''

یہ فاروقی تربیت تھی جس کی برکت سے امتِ مسلمہ نے چند سالوں میں مشرقی اور مغربی طاقتوں پر فتح حاصل کی تھی اور اپنی عظمت و رفعت کے پرچم گاڑ دیئے تھے۔

(تفسیر ضیاء القرآن ج ۵ آخری آیات سورۃ الم نشرح کے ضمن میں)

((مصنف حضرت محمد کرم شاہ الازہری نور اللہ مرقدہ))

اجمالی فہرست

آئینہ مضامین

آئینہ مضامین

آئینہ مضامین

آئینہ مضامین

آئینہ مضامین

آئینہ مضامین

آئینہ مضامین

آئینہ مضامین

باب اوّل

- ابتدائی حالات، زمانہ طفولیت و جوانی
- قبولِ اسلام
- ہجرتِ مدینہ منورہ
- خدمات: غزوات و دیگر امور میں
- ارشادِ سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ

شهيد المحراب امير المؤمنين

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

ولادت:

۲ ذیقعدہ ۴۰ھ قبل ہجرت

شہادت:

۲۸ ذوالحجہ ۲۳ھ کو حادثۂ جانکاہ ہوا اور آپؓ یکم محرم الحرام ۲۴ھ کو شہید ہوئے۔[1]

نام ونسب:

اسم گرامی: عمرؓ، کنیت: ابوحفص، لقب: فاروق، والد کا نام: خطاب، سلسلہ نسب: آٹھویں پشت میں سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے جاملتا ہے، والدہ کا نام: حشمہ بنت ہاشم بن مغیرہ۔

زمانۂ طفولیت وجوانی:

عرب میں نسب دانی سپہ گری، پہلوانی، خطابت، لکھنا پڑھنا، لازمہ شرافت خیال کی جاتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان امور میں اعلیٰ مقام حاصل کیا تھا۔ جھگڑوں کے ثالث بھی ہوتے تھے۔ پیشہ تجارت تھا۔ شاہانِ روم و فارس کے درباروں میں بارسوخ ہوگئے تھے۔ قبائل قریش کے سفیر بھی بنتے تھے۔ بازار عکاظ میں شعروسخن کے مقابلہ میں حصہ لیتے۔

---

[1] ایک روایت شہادت ۲۶ ذوالحجہ ۲۳ھ بدھ کا دن بمطابق تاریخ الخلفاء دوسری ہفتہ کے دن یکم محرم دفن کیے گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی سارا دن باپ کے اونٹوں کو چرانے میں لگے رہتے۔ نمدے کا کپڑا پہن کر اونٹ چراتے، تھک کر بیٹھتے تو والد جھڑک دیتا۔ بچپن اور جوانی قبل از اسلام بھی نہایت پاکیزگی سے گزاری۔ صاحبِ قوت و جلالت تھے۔ پُر کشش شخصیت رکھتے تھے۔ زمانۂ جاہلیت میں بھی اگلی صفوں میں رہے اور دورِ اسلام میں بھی۔

مکان:

آپ رضی اللہ عنہ کا مکان صفا و مروہ کے بیچ میں تھا جو وراثت میں ملا تھا۔ اپنی خلافت کے زمانے میں اسے گرا کر حاجیوں کے لئے میدان بنا دیا۔ بعض دکانیں مدت تک ان کے خاندان کے قبضہ میں رہیں۔ خطاب نے متعدد شادیاں اونچے اونچے گھرانوں میں کیں۔

قبولِ اسلام:

حضرت محمد کرم شاہ علیہ الرحمۃ سورۂ طٰہٰ کے تعارف کے تحت بعنوان زمانۂ نزول حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ مختصر مگر جامع یوں تحریر فرماتے ہیں:

اس سورہ طٰہٰ کو تاریخ اسلام میں ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ مسلمان ہونے سے پہلے ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ بڑے جوش و خروش سے گھر سے نکلے۔ ننگی تلوار گلے میں حمائل تھی۔ کسی نے پوچھا عمر (رضی اللہ عنہ) کہاں کا قصد ہے؟ جواب دیا۔ مسلمانوں کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سر (مبارک) قلم کرنے کے لئے جا رہا ہوں۔ اس نے کہا! اپنے گھر کی خبر لو۔ تمہاری بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا اور بہنوئی سعید بن زید رضی اللہ عنہ تو مسلمان ہو چکے ہیں...... غصہ سے واپس لوٹے اور بڑی بے دردی سے

بہنوئی کو مارنا شروع کیا۔ بہن مزاحم ہوئیں تو ان پر پل پڑے۔ ان کا سر پھوڑ دیا، جس سے خون کا فوارہ بہ نکلا۔ یہ منظر دیکھ کر سراسیمگی پیدا ہوئی اور کلامِ الٰہی سننے کا اظہار اپنی بہن سے کیا۔ انہوں نے غسل کرنے کا حکم دیا۔ جب آپ غسل کر چکے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسی سورۃ کی پہلی چند آیتیں تلاوت کیں، جس نے عمر رضی اللہ عنہ کی دنیا بدل ڈالی۔ پتھر دل پسیج گیا اور آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب اُمڈ آیا اسی وقت بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

علامہ اقبال قدس سرہٗ نے اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

نمی دانی کہ سوزِ قرأت تُو
دگرگوں کرد تقدیرِ عمرؓ را

(تفسیر ضیاء القرآن ج ۳ ص ۱۰۱ محرم الحرام ۱۳۹۹ھ)

دعائے نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ ابن عمر رضی اللہ عنہما لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی:

''اے اللہ! عمرؓ بن خطاب یا ابوجہل میں سے کسی کو مسلمان بنا کر اسلام کو معزز و سربلند کر دے۔''

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ و انس رضی اللہ عنہ اور حاکمؒ نے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی:

''اے اللہ! عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اسلام کی سربلند غالب کر دے۔'' (آگے واقعہ اگلے صفحہ پر آ رہا ہے)

ایک روایت کے مطابق جب چالیس مرد اور گیارہ عورتیں اسلام قبول کر چکی تھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔ اسلام لانے کا مکہ معظّمہ میں چرچا

ہوا۔ بعمر ۱۷ سال ۶ نبوی میں اسلام لائے۔ عمر کے بارے میں اور بھی روایات ہیں آگے آئیں گی...... اختلاف ہے۔

صحیح بخاری شریف کی ایک روایت کا مفہوم:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''میں ایک بت خانہ میں سویا ہوا تھا آواز آئی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔ یہ آواز سن کر لوگ بھاگے اور میں کھڑا رہا، پھر وہی آواز آئی، پھر ندائے غیبی سے میرے دل میں توحید کا خیال پیدا ہوا۔''

مسند احمد میں ایک اور روایت بزبان عمرؓ کا مفہوم:

''ایک رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ستانے کے لئے خانہ کعبہ میں پہنچا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اونچی قرأت پڑھ رہے تھے میں سنتا رہا جو خیال میرے دل میں آتا اس کا جواب آیات میں ملتا۔ اسلام میرے دل میں گھر کر گیا، مگر میں برسوں پرانے عقائد کو خیر باد نہ کہہ سکا۔ ایک دن پرانے افکار کی عصبیت نے اتنا مشتعل کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کے ارادے سے نکلا۔ راہ میں نعیم رضی اللہ عنہ بن عبداللہ مل گئے۔ کہا پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔ آپ کی بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا اور بہنوئی سعید رضی اللہ عنہ اسلام لا چکے ہیں۔ میں فوراً پلٹا۔ اور بہنوئی کے گھر پہنچا دست و گریبان ہوا۔ بہن بھی لہولہان ہوئیں۔ بولیں'' اے عمر رضی اللہ عنہ جو مرضی کرلو اسلام اب دل سے نہیں نکل سکتا۔'' یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ کے دل پہ اثر ہوگیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کے تقاضے پر سورۃ حدید کے اوراق لا کر سامنے رکھ دیئے...... میں نے کلمہ شہادت پڑھ لیا۔''

بعض روایات کے مطابق سورہ طٰہٰ کے اوراق آپ کو دکھائے گئے۔

شمشیر بکف ہی دار ارقم حاضر ہوئے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ اقدس پر بیعت کر لی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے نعرہ تکبیر بلند فرمایا۔

مشرکین نے کہا ''عمر رضی اللہ عنہ بے دین ہو گیا۔''

بلاشبہ قرآن مجید ایک انقلابی کتاب ہے جس نے بڑے بڑے لوگوں کے دلوں پر اثر کیا۔ بمطابق ابن ماجہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے پر ملائکہ خوش ہوئے اور مبارک باد دی۔

سلام اس پر نبی نے جس کو مانگا تھا دعاؤں سے
سلام اس پر جو افضل ہوا اپنی وفاؤں سے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آنے سے قبل وحی نازل ہو چکی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمان ہونے پر گھر گھر جا کر قریش کے سرداروں کو خود مطلع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا ہم حق پر نہیں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''کیوں نہیں''۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی ''پھر اخفاء درپردہ کیا ہے؟'' چنانچہ اصحاب رضی اللہ عنہم دو صفیں بنا کر نکلے۔ حرم شریف میں داخل ہوئے۔ اس دن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاروق رضی اللہ عنہم کا خطاب مرحمت فرمایا۔ حق و باطل میں فرق ہو گیا۔

حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا تمام ملائکہ مبارکباد دیتے ہیں۔ (بخاری شریف) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے اسلام ہمیشہ ترقی ہی کرتا گیا۔

ابن سعد اور طبرانی:

''عمر رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا اسلام کی فتح تھی۔ عمرؓ کی ہجرت نصرت تھی۔ عمرؓ کی امارت رحمت تھی۔ تمام مسلمان اطمینان کے ساتھ بیت اللہ میں نماز پڑھنے لگے۔ جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی اسلام کے

عروج میں کمی آتی گئی۔"

تیرے دم سے گلشنِ اسلام میں آئی بہار
ہو گئے دشت و جبل انوار حق سے خُلد زار

مشکوٰۃ شریف:

راوی عمر رضی اللہ عنہ۔ "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرا نام فاروق رکھا کیونکہ اللہ نے میری وجہ سے حق و باطل میں فرق ظاہر کر دیا۔"

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو مشرکین مکہ نے اس کا ان الفاظ میں افسوس کیا کہ آج ہماری قوم ہم سے آدھی علیحدہ ہو گئی ہے۔ قریش مکہ معظمہ ان کے وجود کو اپنی پوری قوم کا نصف جانتے تھے.......... ہمارے بعض کرم فرماؤں کو شان و عظمت عمر رضی اللہ عنہ نظر نہیں آتی اور نظر آئے بھی کیوں؟ دوپہر کے وقت بھی سورج کی روشنی چمگادڑ کو نظر نہیں آتی، حالانکہ اس کی آنکھیں ہوتی ہیں۔ (ریاض النظرۃ ج۱)

درج ذیل آیت کریمہ اس وقت نازل ہوئی جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایمان لائے:

يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ (پ۱۰ سورہ مومنون:۶۴، تفسیر نعیمی، روح البیان، مدارج النبوۃ، مواہب لدنیہ ج۱، تفسیر کبیر، خازن، بیضاوی، مدارک، روح المعانی، صادی معارف القرآن، ابن کثیر، تفسیر مظہری وغیرہ)

"اے نبی (مکرم)! آپ کو اللہ اور جو آپ کے فرمانبردار ہیں مومنوں سے یہی کافی ہیں۔"

مذکورہ آیت مکی بھی ہے اور مدنی بھی ہے۔ دو بار نازل ہوئی، تمام

اصحابہ رضی اللہ عنہم طالب اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مطلوب ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاروق رضی اللہ عنہ کو اللہ سے مانگا
عطائے رب سبحان فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں

پس منظر قبولِ اسلام:

ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہیں جا رہے تھے، آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ابوجہل کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا جو آپس میں کوئی راز کی بات کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات دعا مانگتے رہے:

اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ ھٰذَا الدِّیْنَ بِعُمَرَبْنِ الْخَطَّاب اَوْ بِاَبِیْ جَھْلِ بِنِ ھَشَّام۔

دوسرے روز دعا قبول ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں۔ عمر رضی اللہ عنہ لات وعزیٰ کی قسم کھا کر نکلے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کر دیں گے اور سر لے آئیں گے اُدھر حق تعالیٰ نے اپنی ذات کی قسم کھائی ''میں اس وقت تک تجھے بیٹھنے نہ دوں گا جب تک تمہارے سر کو صدیقین اور مقربین کے پاؤں میں نہ ڈال دوں۔''

(معارج النبوۃ ج ۲ تاریخ الخلفاء)

قبولِ اسلام ذوالحجہ ۶ نبوی ۲۶/ ۲۷ سال کی عمر میں ہے۔

(اٹلس سیرۃ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

ابوحفص کنیت اختیار فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو ام المومنین بننے کے شرف کے باعث، ورنہ اور بھی صاحبزادے اور صاحبزادیاں تھیں۔

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام پر چند متفرق جملے

چند جملے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایمان، سحر قریب تھی سورج نکلنے والا تھا۔ دیکھئے

اس بحر کی تہہ سے اُچھلتا ہے کیا؟ مکہ معظمہ میں جب سورۃ الانبیاء کی آیت ۹۸ کا نزول ہوا:

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ ○

''تم اور تمہارے معبود (بت) دوزخ کا ایندھن ہیں اور تم اس میں داخل ہو گے۔''

ابوجہل بے حد چراغ پا ہوا (اعلان کیا) ''سن لو جو انہیں قتل کرے گا اسے سرخ اور سیاہ بال والے سو اونٹ دوں گا اور ایک ہزار اوقیہ چاندی''۔

بنی عدی کا ۲۶ سالہ تُند خُو سردار کھڑا ہوا اور کہا اے ابوالحکم! پکی بات ہے؟ ابوجہل نے بتوں کے سامنے بیت اللہ کے اندر قسم کھائی کہ انعام ضرور دوں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ گلے میں برہنہ شمشیر ڈال کر گھر سے نکلے۔ قدرت ان کے فیصلہ پر خنداں تھی۔

قابل توجہ!

بارہ ربیع الاوّل ۱۱ھ کو یہی شخص تیغ بکف لوگوں سے عالم جذب میں کہہ رہا تھا جو شخص کہے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے یہ شمشیر اس کا سر تن سے جدا کر دے گی۔ (واقعہ متعلقہ قبولِ اسلام پہلے عرض کر چکا ہوں)...... ہیرے کا جگر پھول کی پتی سے کٹ گیا...... ''آیاتِ ربانی آب نیساں کی صورت قلب عمر رضی اللہ عنہ میں گوہر نایاب بن گئے۔''

مرادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کتاب جہل میں علم و ہنر کا باب کھلا...... قافلہ بہاروں کا کسی چمن میں ٹھہرا ہے؟...... دارارقم میں!

زمانہ آیا ہے بے حجابی کا عام دیدار ہوگا
سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہوگا

(اقبال، بانگ درا)

سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہوگا...... شہر کے شہر کو یہاں واقف حال کر دیا۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پہلی بار حرم کعبہ میں مسلمانوں نے علانیہ نماز باجماعت ادا کی...... فاروق کا خطاب زبان وحی ترجمان سے ارشاد ہوا۔ یہ ذی الحجہ کا مہینہ تھا۔ (ماخوذ: سیرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

جناب علامہ جلیل الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ یوں لکھتے ہیں۔

خلاصہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب گھر نکلے تلوار لئے ہوئے تھے راستے میں قبیلہ بنو زہرہ کے ایک آدمی نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے۔ جواب دیا "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قتل کا" (نعوذ باللہ) اس شخص نے کہا تمہاری بہن اور بہنوئی اسلام لا چکے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی بہن کے گھر پہنچے جہاں حضرت خباب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے یہ تینوں حضرات رضی اللہ عنہم سورہ طٰہٰ پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا معلوم ہوا ہے کہ تم نے اپنا آبائی مذہب چھوڑ دیا ہے۔ بہنوئی نے کہا اے عمر رضی اللہ عنہ کیا کہا جائے تمہارے مذہب میں حق نام کوئی نہیں یہ سنتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ غضبناک ہو گئے بہنوئی کو خوب مارا...... بہن خاوند کو چھڑانے کے لئے آئیں تو ان کو بھی مارا بہن کا چہرہ خون آلود ہو گیا بہن نے کہا تمہارے مذہب میں حق و صداقت کا نشان تک نہیں ہے اس لئے کلمہ شہادت پڑھا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ کتاب مجھے دو بہن نے کہا آپ ناپاک ہیں اٹھئے غسل کر لیجئے چنانچہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وضو کر کے قرآن کریم لیا اور سورۃ طٰہٰ پڑھنا شروع کی اور کہنے لگے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جلد تر مجھے ملا دو اس پر حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے نکل کر کہا اے عمر "مبارک ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعرات کو دعا کی تھی" اے اللہ عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام (ابوجہل) کے ذریعے اسلام کو سربلند کر دے۔ یہ اس دعا کا اثر ہے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دارِ ارقم پر پہنچے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے ہی اطلاع دے دی تھی آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ! گمراہی و فساد سے باز آ جاؤ۔ کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ بزاز رحمۃ اللہ علیہ، طبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ، بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی قریباً ایسے ہی لکھا ہے (تاریخ الخفاء)

بمطابق روایت ابن سعد راوی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا "اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام فاروق رکھا۔"

فرشتوں کی مبارک باد:

ابن ماجہ و حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی زبانی لکھا ہے "جبرائیل علیہ السلام نے کہا تمام ملائکہ مبارک بادی دیتے ہیں"۔ اسلام کی فتح ہوئی قبول اسلام عمر رضی اللہ عنہ سے اسلامی عزت میں ترقی ہوتی رہی۔ (تاریخ الخلفاء)

اسلامی عزت میں ترقی ہوتی رہی

آمد آں یارے کہ ماہم خواستیم

ہجرت مدینہ منورہ:

صحیح بخاری میں ہے جن لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت فرمائی ان کی تعداد بیس 20 تھی۔

ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ نے بعضوں کے نام لکھے ہیں۔ زید بن خطاب رضی اللہ عنہ، سعید بن زید بن خطاب رضی اللہ عنہ، خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ، عمرو بن سراقہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ عامر بن بکیر رضی اللہ عنہ، خالد بن بکیر رضی اللہ عنہ، (الفاروق مصنف شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ) مدینہ منورہ کی وسعت کم تھی مہاجرین زیادہ تر قبا میں قیام کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی یہیں رفاعہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ کے مکان پر ٹھہرے قبا کو عوالی بھی لکھا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلامی بھائی عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ تھے آہستہ آہستہ مدینہ شریف میں چلے گئے۔

حضرت عمرؓ کی بہادری:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مجھے کوئی ایسا بہادر معلوم نہیں جس نے ہجرت خفیہ طور پر نہ کی ہو مگر ابن خطاب رضی اللہ عنہ اعلانیہ نکلے پہلے بدن پر ہتھیار سجائے تلوار گلے میں حمائل کی کندھے پر کمان رکھی تیر سنبھالے اور پھر نیزہ بلند کئے ہوئے کعبہ شریف کی طرف گئے گروہ قریش کعبہ کے گرد موجود تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سات بار طواف کیا پھر مقام ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر آ کر اطمینان سے نماز پڑھی پھر ایک ایک دروازہ پر جا کر کہا جو شخص اپنی ماں کو رُلانا اور اپنے بیٹے کو یتیم کرنا اور اپنی بیوی کو رانڈ بنانا پسند کرتا ہو تو وہ ہم سے اس وادی کے پار آ کر ملے............

اور پھر سفر کر کے مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عنقریب تشریف لا رہے ہیں......

خدمات غزوات اور دیگر امور میں

غزوہ بدر:

تمام غزوات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شرکت فرمائی جنگ بدر میں عاص بن ہشام کو تہ تیغ کیا۔ جوان کا رشتہ دار بھی تھا اور کافروں کا سرغنہ بھی تھا۔

غزوہ اُحد:

غزوہ اُحد میں جب مسلمانوں کو ہزیمت اٹھانا پڑی تو ابو لہب نے ''ھُبل'' کا نعرہ مارا یعنی اے ہبل بلند ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فوراً جواب دیا اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ......یعنی خدا بلند و بالا ہے۔

غزوہ احزاب:

غزوہ خندق (احزاب) میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک حفاظتی دستے کے نگران تھے۔

غزوہ حنین:

غزوہ حنین میں آپ رضی اللہ عنہ بڑی ثابت قدمی سے لڑے۔

غزوہ تبوک:

یہ اپنا آدھا مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش فرمایا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر برہم ہو کر کہنے لگے جو کہے گا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔

غزوۂ احد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کلمات کتنے حقیقت افروز اور ایمان پرور ہیں (القرطبی) ترجمہ'' اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں سیدنا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے بددعا کی کہ اے

رب زمین پر کسی کافر کو مہلت نہ دے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے لئے بددعا کرتے تو ہم سب کے سب ہلاک ہو جاتے لیکن (سراپا کرم) آپ کی پشت پاک پر قدم رکھے گئے رخِ پُر نور زخمی کیا گیا دندان مبارک توڑے گئے چنانچہ آپ نے دعائے خیر ہی فرمائی اور یہی عرض کی کہ اے رب! میری قوم بے علمی سے یہ کر رہی ہے تو اس کو معاف فرما دے"

وہی ہے طور جہاں پڑ گئی نگاہ تری
وہی چمن ہے جہاں مسکرا دیا تو نے

(بحوالہ آل عمران آیت ۱۲۹ تفسیر ضیاء القرآن جلد اول)

خدمات:

علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں:

"۶۲۳ھ سے وصال حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واقعات اور حالات در حقیقت سیرۃ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجزاء میں ...... جو لڑائیاں پیش آئیں...... غیر قوموں سے معاہدے ہوئے انتظامات جاری کیے...... اشاعتِ اسلام کے لئے جو تدابیر اختیار کیں ...... ان میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شرکت کے بغیر انجام پایا ہو...... (مثلاً)

۱: بدر میں قریش کے تمام قبائل آئے ...... لیکن بنو عدی (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قبیلہ) سے ایک متنفس بھی شریک جنگ نہیں ہوا (طبری کبیر)۔

۲: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے رعب و ادب کا اثر تھا غزوہ بدر میں مسلمان کی طرف سے آپ رضی اللہ عنہ کے بارہ آدمی شریک جنگ تھے۔

۳: سب سے پہلے جو آدمی شہید ہوا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام مھجع رضی اللہ عنہ تھے۔

۴: قریش مکہ کا ایک مقرر سردار عاصی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ماموں تھا حضرت

عمر رضی اللہ عنہ ہی نے اسے قتل کیا"۔(الفاروق از شبلی نعمانی)

قرآن مجید:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حکم سے ان کے عہد میں جمع کیا گیا مگر یہ تجویز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تھی اور بار بار اصرار کیا تھا۔ بخاری شریف میں مکمل تفصیل ہے۔

حدیث:

حدیث شرف لکھنے کے لئے محدثین کو حکم صادر فرمایا احادیث کو گواہی لے کر لکھا جائے۔

اعلائے کلمہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کس قدر کمال ہے کہ جرأت کے ساتھ کفار قریش میں اس کا اعلان کیا جب اسلام لائے۔

نماز:

نماز تراویح کی جماعت کا (رمضان شریف میں) اہتمام حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے "اللہ عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کو روشن کرے کہ انہوں نے ہماری مساجد کو روشن کیا"۔

اذان:

اذان کے کلمات انہی کی تجویز سے جاری فرمائے گئے تھے۔

زکوۃ:

زکوۃ کی آمدنی کے اندارج کے لئے بیت المال قائم فرمایا۔

حج:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف سے آپ امیر الحج ہوا کرتے تھے۔

مشیر خاص:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد میں وہ مشیر خاص رہے جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وقت وفات قریب آیا تو ان کی نگاہِ انتخاب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہی پر پڑی۔

(ماخوذ مختصراً عشرہ مبشرہ مصنف قاضی حبیب الرحمٰن منصور پوری)

ارشاد عثمان غنی رضی اللہ عنہ بابت امانتِ عمر رضی اللہ عنہ۔

حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص کسی قوی امین کو دیکھنا چاہے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے (تہذیب الاسماء جلد دوم)

اس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا کہ ''آپ نے اپنے بعد خلفاء کا قافیہ تنگ کر دیا ہے اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے کہ ''اگر بیت المال سے ایک بکری کا بچہ بھی گم ہو جائے تو عمر رضی اللہ عنہ سے روز محشر مواخذہ ہو گا''۔

(سیرۃ عمر رضی اللہ عنہ لابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ)

باب دوئم

- انتخاب ....خطبۂ خلافت
- فتوحات
- دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
- اصلاحات وکارنامے، عدل، دینی خدمات
- عوامی خدمات، نظام حکومت
- مناقب
- سیدہ حفصہؓ اور امیر المومنینؓ
- تقویٰ پر ۱۱ واقعات
- سیدہ خولہؓ
- نواب صدیق حسن خان بھوپالی کا خصوصی ونورانی بیان
- بارہ واقعات متعلقہ اخلاقِ حسنہ

خلافت وخطبہ خلافت

عہد خلافت کے اہم واقعات فتوحات، اصطلاحات، کارنامے

دلیلِ خلافت:

(خلافت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہم)

بحوالہ تفسیر ضیاء القرآن از حضرت محمد کرم شاہ جلد ۵ سورۃ التحریم کی آیت ۳

۱: ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد طریقوں سے حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان دونوں حضرات نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو کتاب اللہ میں موجود ہے آیت نمبر ۳ کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کو فرمایا تیرا باپ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا باپ میرے بعد لوگوں کے امیر ہوں گے خبردار یہ راز کسی کو نہ بتانا۔

۲: ابونعیم نے فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم میں ایسے ہی نقل فرمایا ہے۔

۳: ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اس قسم کی روایت نقل کی ہے یہ اہلسنت کی کتب کے حوالے ہیں شیعہ کے جلیل القدر علماء نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے علامہ طبرسی تفسیر مجمع البیان میں زجاج سے ہی روایت نقل کرتے ہیں امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے یہی روایت نقل کی گئی ہے۔

خلافت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانا چاہتے تھے اس بارے میں جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے رائے بھی لی تمام اصحاب رضی اللہ عنہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں تھے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میں اپنے رب کو جواب دوں گا کہ میں

نے تیرے بندوں پر ایک بہترین بندے کو خلیفہ مقرر کیا ہے'' اور اعلان بھی فرمایا دیا پروانہ خلافت بھی سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے لکھوایا اور پڑھ کر بھی جناب ذوالنورین ؓ ہی نے سنایا...... مسجد نبوی شریف میں...... مجمع سے آوازیں آئیں...... سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا۔

اس کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چند وصیتیں اور نصیحتیں فرمائیں اور وصال فرما گئے۔ بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کے احساسات پر پورا اترے...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کارہائے نمایاں نظم وضبط فتوحات اصلاحات ثابت کرتی ہیں کہ یہ انتخاب بالکل صحیح تھا سیدنا صداقت مآب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو نامزد نہ فرمایا بلکہ ایسے شخص (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کو جس کے ساتھ حسب ونسب کے لحاظ سے رشتہ داری نہ تھی۔

خطبۂ خلافت:

اے اللہ میں بڑا سخت گیر ہوں مجھے ان لوگوں کے لئے نرم کر دے سارے کام تیری رضا اور آخرت کی خاطر کروں اے اللہ مجھے توفیق دے کہ میں تیری ذات سے کبھی غافل نہ ہونے پاؤں اور موت کو بھی کبھی فراموش نہ کروں (تم آمین کہو)...... اے اللہ مجھے یقین نیکی اور پرہیز گاری پر ثابت قدم رکھ۔ اور ہمیشہ میں تجھ سے شرم وحیا محسوس کرتا رہوں میں اپنا محاسبہ کرتا رہوں جو کچھ قرآن مجید سے پڑھوں اس پر تدبر کرسکوں معانی ومطالب کو جان سکوں بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (آئینۂ خلافت مصنف جناب پروفیسر سید اختر بحوالہ تاریخ ادب عربی مؤلفہ شیخ احمد الاسکندری)

''عرب کے لوگ باغی اونٹ کی مانند ہیں جس کو ہانکنے کے لئے مہار بلن کی ضرورت ہے...... ربّ کعبہ کی قسم! میں تم کو اس طرح سیدھی راہ پر چلاؤں گا

جس طرح مہار بان اونٹ کو سیدھی راہ پر چلاتا ہے" یہ خطبہ کی عبارت ہے۔

(ایام اسلام جلد امرتضی احمد خان اشاعت ۱۹۴۷ء ۱۳۶۶ ہجری)

لقب امیر المومنین:

جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرما چکے حاضرین میں سے ایک نے کہا آپ ہمارے امیر ہیں اس لقب کو سب نے پسند فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہلے امیر المومنین تاریخ اسلام میں قرار پائے۔

(ایام خلافت ج ا غلام مرتضٰی خان ۱۳۶۶ھ)

فتوحات:

قابل توجہ: امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ مدینہ شریف میں بیٹھے بیٹھے میدانِ جنگ کے نقشے تیار کرتے اور سپہ سالاروں کو بھیجتے گویا کہ وہ آپ خود فوج کی نقل برکت اور جنگ کو دیکھ رہے ہیں ہدایات دیتے ہدایات بھی ایسی جن کی میدان جنگ میں ضرورت ہوتی...... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے انہیں نورِ بصیرت سے نوازا تھا ان کے سامنے درود و نزدیک یکساں ہوتا۔ ہر جگہ کا مشاہدہ فرما لیتے۔(اخبار۔خبریں سنڈے ایڈیشن یکم محرم ۱۴۲۵ھ)

عہد فاروقی رضی اللہ عنہ میں معرکہ آرائیاں اور فتوحات

عراق کی فتح:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے اس وقت شام اور عراق میں جنگ چھڑی ہوئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے متواتر تین دن مسلمانوں کے سامنے فضائل جہاد بیان فرمائے ایران کی ظالم حکومت سے پنجہ آزمائی کے لئے ابھارا چوتھے دن مثنٰی

شیبانی رضی اللہ عنہ اور عبید ثقفی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اعلان کیا "ہم حاضر ہیں" ابو عبید رضی اللہ عنہ کو ایران پر فوج کشی کے لئے سالار اعلیٰ مقرر کیا۔

ادھر ملکہ ایران نے دوبارہ رستم کو بلایا اور وزیر جنگ مقرر کیا اور پھر سارا اختیار دیتے ہوئے تاج اس کے سر پر رکھ دیا۔

رستم نے اپنا لشکر مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے بھیجا جو ابو عبید رضی اللہ عنہ کی افواج سے معرکہ آرا ہوا لیکن شکست کھائی تب رستم نے مردان شاہ کو چنا۔ جس نے مسلمانوں سے دریائے فرات کے کنارے خونریز جنگ لڑی ۔ ابو عبید رضی اللہ عنہ ثقفی رضی اللہ عنہ نے جوش جہاد سے معمور ہو کر دریا کا پل عبور کیا لیکن ایرانیوں کے فوری حملے نے بساط الٹ دی ابو عبید رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے نو ہزار میں سے چھ ہزار مسلمان نے بھی جام شہادت نوش فرمایا۔

جنگ بویب:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر دوبارہ روانہ فرمایا دوبارہ تصادم ہوا مثنیٰ رضی اللہ عنہ نے فوج کو للکارا کہ گھبرانا نہیں مثنیٰ رضی اللہ عنہ کا بھائی رضی اللہ عنہ زخم کھا کر گرا تو مثنیٰ رضی اللہ عنہ نے آواز دی لوگو! میرا بھائی شہید ہوا تو کچھ پروا نہیں...... حتیٰ کہ قبیلہ تغلب کے ایک نوجوان رضی اللہ عنہ نے ایرانیوں کے سالارِ اعلیٰ مہران کو قتل کر کے اعلان کیا" میں ہوں رئیس عجم کا قاتل۔ مہران کے قتل پر لڑائی ختم ہو گئی۔ ایرانی بھاگے مثنیٰ رضی اللہ عنہ نے پُل کے پاس جا کر راستہ روک لیا اور ایرانیوں کو تہ تیغ کیا چاروں طرف انسانی لاشوں اور ہڈیوں کے انبار تھے۔

جنگ قادسیہ:

امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو فتح کا مژدہ پہنچا تو خدا کا شکر ادا کیا اور عراق و ایران

کو مکمل طور پر فتح کرنے کے لئے عربوں کو آمادہ جنگ کیا۔ اب مسلمانوں کے لشکر میں تین ہزار مجاہد رضی اللہ عنہم شامل تھے جن میں بدری اور بیعتِ رضوان میں حصہ لینے والے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سلار اعلیٰ تھے۔ قادسیہ کوفہ سے ۳۵ میل دور ہے۔ اب یزدجرد تخت نشین تھا۔ رستم بھی اس کی فوج کے ساتھ تھا۔

۱۴ھ میں نماز ظہر کے بعد جنگ شروع ہوئی مجاہدین نے ہاتھیوں کے پَرے کے پَرے تیر اندازی اور نیزہ بازی سے پیچھے ہٹا دیئے سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ بوجہ علالت جنگ میں عملاً شریک نہ ہوئے البتہ ایک بلند مقام پر بیٹھ کر ہدایات جاری فرماتے رہے۔

لڑائی کا پہلا دن یوم ارماث کہلاتا ہے۔

دوسرے دن قعقاع رضی اللہ عنہ نے اونٹوں پر جھول اور برقع ڈال کر انہیں اتنا مہیب بنادیا کہ ایرانیوں کے گھوڑے بے قابو ہو گئے قریباً دو ہزار مسلمان شہید ہوئے اور دس ہزار ایرانی ہلاک ہوئے یہ معرکہ اغواث کہلاتا ہے۔

تیرے دن گھسان کا رن پڑا۔ سالارِ ایران کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ رستم بھاگ گیا۔ ہلال رضی اللہ عنہ (مسلمان غلام) نے اسے مار دیا یہ معرکہ یوم العماس کہلاتا ہے۔ بیس ہزار ایرانی مارے گئے۔ قادسیہ فتح ہو گیا یہ فتح سارے ایران و عراق کی فتح کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ اور جلدی ہی مسلمان ایران کے پایہ تخت مدائن پر قابض ہو گئے جنگ قادسیہ میں مسلمان عورتوں اور بچوں نے بڑی بہادری کا ثبوت دیا بیماروں کی تیمارداری کی زخمیوں کی مرہم پٹی کی پانی بلانے کی خدمات سرانجام دیں...... جنگ کے تیسرے روز ابو محجن ثقفی رضی اللہ عنہ نے اتنی بہادری دکھائی کہ دیکھنے والے حیران رہ گئے یہ وہ صحابی رضی اللہ عنہ ہیں جن کو شراب پینے کے جرم میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پکڑ کر اپنے گھر قید کر رکھا تھا یہ بیڑیاں اتار کر جنگ میں شریک ہوئے تھے حضرت

سعد رضی اللہ عنہ کو ان کی بہادری اور جوان مردی کا علم ہوا تو ان کو آزاد کر دیا۔ انہوں نے شراب نوشی سے توبہ کر لی ایک اور صحابی عمرو بن سعد بکرب رضی اللہ عنہ نے بھی خوب کارنامے دکھائے۔

عجیب واقعہ:

اس فتح عظیم کی خوشخبری سنانے کے لئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک قاصد امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا۔ جب سے جنگ قادسیہ شروع ہوئی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ روزانہ مدینہ شریف سے باہر تشریف لے جاتے تھے اور بڑی بے چینی سے خبروں کا انتظار کرتے رہتے تھے۔

قاصد امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو شہر سے باہر ہی ملا قاصد آپ کو پہچانتا نہ تھا۔ وہ سواری پر سے حالات بتاتا جاتا تھا اور امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ساتھ ساتھ دوڑتے چلے جارہے تھے حتیٰ کہ مدینہ منورہ پہنچ گئے اور معلوم ہوا کہ دوڑنے والے امیر المومنین ہی ہیں وہ بڑا نادم ہوا فرمایا کوئی ہرج نہیں تم حالات بتائے جاؤ۔ یہ فیصلہ کن جنگ تھی جس نے سلطنت کسریٰ کی کمر توڑ دی۔

دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے:

ایرانیوں نے دریا کا پل توڑ دیا تھا سپہ سالار حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے بلا تامل اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیا سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی ہمراہ تھے۔ باقی تمام مجاہدین نے بھی اپنے گھوڑے دریا میں ڈال دئے دجلہ طغیانی پر تھا۔ دریا نے راستہ دے دیا جس طرح سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام مع لشکر بنی اسرائیل دریا میں کود پڑے تھے جبکہ دریا نے راستہ دے دیا موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا۔

نوٹ: جب لشکر دریا سے پار جا چکا تو امیرِ لشکر رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا ''کسی سپاہی کی

کوئی شے تو ضائع نہیں ہوئی'' ایک فوجی نے عرض کیا ''میرا پیالہ لکڑی کا بنا ہوا گم ہے'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے دریا کو حکم دیا ''پیالہ واپس کر'' چنانچ دریا نے پیالہ واپس باہر پھینک دیا اب یاد رہے دریا کے پانی سے کسی گھوڑے کا سُم بھی گیلا نہیں ہوا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کرامت اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا۔

ایرانی یہ دیکھ کر چلا اٹھے ''دیواں آمدند، دیواں آمدند''

چنانچہ بلا مزاحمت انہوں نے شہر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا۔

(تاریخ اسلام از پروفیسر بشیر احمد اور جناب غلام احمد حریری)

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

(نظم شکوہ۔اقبال)

ایران کی مکمل فتح:

پورے عراق پر قبضہ ہوا۔ مسلمان ایران کی طرف بڑھے مدائن ۱۶ھ بھی فتح ہوا۔ شاہ ایران یزدگرد نے ڈیڑھ لاکھ کے لشکر سے مسلمانوں کو روکنے کی تدبیر کی تھی نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ نے نہاوند کے میدان میں زبردست جنگ کی مسلمانوں نے اپنے سے پانچ گنی فوج کو عبرت ناک شکست دی اسی فتح کو عرب فتح الفتوح کہتے ہیں۔ کرمان، سبستان، مکران کے علاقے بھی فتح کر لئے یزدگرد خراسان میں بھی چین سے نہ بیٹھا۔ خراسان بھی فتح ہوا مگر یزدگرد خاقانِ چین کے پاس پناہ گزین ہو گیا...... تمام ایرانیوں نے مصالحت کی رہ اختیار کی تب امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا:

''آج مجوسیوں کی سلطنت برباد ہو گئی اب ان کے ملک کی ایک چپہ زمین بھی ان کے قبضہ میں نہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی زمین ملک اور

دولت کا تم کو اس لئے وارث بنایا ہے کہ تم کو آزمائے اس لئے تم اپنی حالت نہ بدلو ورنہ خدا تمہاری جگہ دوسری قوم کو بدل دے گا“

(آئینہ الافت)

تسخیر جلولہ:

یہ شہر ایرانی قلعہ تھا۔ مسلمانوں نے خندق بھی عبور کی ایرانیوں کے کشتوں کے پشتے لگ گئے۔

جب حلوان عراق کا آخری علاقہ فتح ہو چکا تو ۱۷ء میں کوفہ میں جامع مسجد تعمیر کروائی گئی اور قصرِ سعد رضی اللہ عنہ بھی تعمیر ہوا۔ اس کی تفصیل الراقم نے ذکر خیر (۵) میں لکھی ہے۔

الجزیرہ اور خوزستان کی تسخیر کر لی گئی ہرمزان (فرار شدہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا۔

یزدگرد نے 1.5 لاکھ فوج جمع کی تھی اسلامی لشکر تین ہزار تھا۔ اس فتح کو ہی فتح الفتوح کہا جاتا ہے تین ہزار ایرانی مارے گئے تھے (دوارانِ معرکہ نہاوند)

مجاہدین رضی اللہ عنہم نے پہلی نماز **جمعہ ایوانِ کسریٰ** میں ادا کی اللہ اکبر! قصرِ شاہی ہی سے بے شمار مال و دولت، زر، جواہرات، ہیرے، یاقوت، طلائی، نقرئی بُت، قالین اور سامانِ حرب وغیرہ کے انبار مسلمانوں کے ہاتھ آئے جن کا پانچواں حصہ (نادر روزگار تحائف شاہی لباس) امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا گیا۔ ان میں ایک قیمتی فرش بہار تھا حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہ کی رائے کے مطابق اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے تقسیم کر دیا گیا۔ سونا چاندی یکساں ریٹ پر فروخت ہونے لگا۔ ہر فوجی کو دس دس ہزار درہم ملے۔ کل فوجی ۶۰ ہزار تھے۔ (تاریخ اسلام از پرفیسر بشیر احمد و پروفیسر غلام احمد حریری)

شام و فلسطین کی فتح:

شام میں ابتدائی فتوحات عہد صدیقی میں حاصل ہو چکی تھیں۔

۱۴ھ میں حضرت عمر سے رومیوں میں بڑا جوش و خروش پیدا ہوا مدینہ شریف میں بھی جوش پیدا ہو گیا۔ اردن کے علاقہ میں یرموک کا میدان مسلمانوں نے منتخب کیا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی تیس ہزار کی فوج اڑتیس حصوں میں تقسیم کی جبکہ انہیں رومیوں کی دو لاکھ فوج سے سامنا تھا۔ باہان رومیوں کا سالارِ علیٰ تھا۔

یرموک کا معرکہ:

عیسائیوں نے تیروں کا مینہ برسایا...... حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عقب سے آگے بڑھ کر دشمنوں کی فوج میں ابتری پھیلا دی عمر بن طفیل رضی اللہ عنہ خوب لڑے عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابوجہل نے چار سو افراد سے بیعت شہادت لی اور شہید ہو گئے حضرت شرجیل رضی اللہ عنہ دوران لڑائی قرآنی آیات پڑھتے تھے۔ مسلمان عورتیں بھی خیموں سے نکل کر مردوں کو غیرت دلا رہی تھیں۔

قیس بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ نے خوب ڈٹ کر مقابلہ کیا اسی طرح سید بن زید رضی اللہ عنہ بھی خوب لڑے ستر ہزار رومی ہلاک ہوئے بعض مورخین نے رومیوں کے مقتولین کی تعداد ایک لاکھ بیان کی ہے مسلمان صرف تین ہزار شہید ہوئے۔

قیصرِ روم کو شکست کی اطلاع ملی تو قسطنطنیہ کی طرف یہ کہتے ہوئے چل دیا الوداع! اے شام! الوداع!...... چند مہینوں میں پورا شام مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فتح کی خوشخبری سن کر سجدہ ریز ہو گئے۔ اس فتح کے بعد عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں مسلمانوں نے بیت المقدس کا محاصرہ کر لیا...... چند

دن بعد وہ اس شرط پر صلح کے لئے تیار ہو گئے کہ حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ خود تشریف لا کر صلح کا معاہدہ لکھیں۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس شرط کو منظور کر لیا...... شام اور فلسطین دونوں مملکت اسلام کا جزد بن گئے۔...... (بحوالہ آئینہ خلافت)

(بحوالہ تاریخ اسلام مصنف پروفیسر بشیر احمد و تاریخ اسلام از حضرت غلام احمد حریری)

یرموک کے معرکہ میں مسلمانوں کی فوج میں ایک سو بدری صحابی رضی اللہ عنہم بھی تھے ایک ہزار دیگر اصحاب رضی اللہ عنہم ابو سفیان رضی اللہ عنہ جیسے ضعیف بزرگ بھی شامل تھے۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنے چاروں سرداروں ابو عبیدہ، عمرو بن العاص، شرجیل اور یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم سے کہا ساری فوج ایک ہی سالار کے تحت لڑے سب نے تجویز کی تائید کی چنانچہ فوج کو چھتیس دستوں میں تقسیم کیا گیا سولہ دستے درمیان میں ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے ماتحت دس دستے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کی سر گردگی میں...... رجب ۱۵ھ میں پہلا معرکہ ہوا تیس ہزار رومیوں نے اپنے آپ کو آہنی زنجیروں سے باندھ رکھا تھا۔ آندھی کی تاریکی میں تلواریں چل رہی تھے ہر طرف خون ہی خون تھا۔

رومیوں نے بھاگنا چاہا نیچے ندی تھی ڈوب ڈوب کر مرے ساتھ گھاٹی تھی اس میں گرتے رہے گردنیں ٹوٹتی رہیں اسے جنگ واقوصہ (گردن توڑ) بھی کہتے ہیں۔

ایک لاکھ سے زائد لاشیں گھاٹی جنگلوں صحراؤں میں پڑی تھیں چالیس ہزار عیسائی گرفتار ہوئے۔ ہابان مارا گیا۔

فتح بیت المقدس ۱۶ھ:

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فلسطین میں جا پہنچے تھے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی

بیت المقدس کی طرف بڑھے رومی فوجوں نے تنگ آ کر صلح کی درخواست کی کہ امیر المومنین بہ نفسِ نفیس خود آ کر صلح کا معاہدہ کریں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشورے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نائب مقرر کر کے خود جابیہ کے مقام پر تشریف لے گئے راستے میں عمدہ گھوڑا عمدہ لباس پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں رد کر دیے پہلے عیسائیوں کا گرجا گھر دیکھا پھر مقام صخرہ۔ مقام صخرہ پر مسجد بنوانے کی خواہش کا اظہار کیا...... یہ مسجد آج تک مسجد عمر رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہے۔

عمواس کی وبا ۱۸ھ:

مثل طاعون۔ پچیس ہزار مسلمان لقمہ اجل ہوئے حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بھی۔ ۱۸ ہجری میں مدینہ منورہ اور اردگرد قحط پڑا ایک سال کے بعد بارش ہوئی۔

قیساریہ کی فتح عیسائی حمص کے مقام پر تیس ہزار جمع ہوئے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فتح نہ کر سکے یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ بھی وصال کر گئے۔ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے یہ علاقہ فتح کیا۔

(بحوالہ تاریخ اسلام از صاحبزادہ عبدالرسول)

فتح مصر:

مصر کا علاقہ قلعوں، فصیلوں، برجوں سے بھرا پڑا تھا۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے دو سال دو ماہ میں اس علاقہ کو فتح کیا جبکہ ان کے پاس چار ہزار مجاہدین رضی اللہ عنہم تھے۔ مقابل رومیوں اور قبطیوں کے ایک لاکھ سے زائد سپاہی تھے۔

قسطاط کے مقام پر جامع مسجد عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام بنوائی گئی مشہور بندرگاہ اسکندریہ میں رومی لشکر نے پناہ لے رکھی تھی بحری بیڑا بھی تھا پچاس ہزار

عیسائی فوج تھی۔ مسلمانوں نے متفقہ حملہ کیا اور فتح ہوئی ہرقل شاہ روم مر چکا عیسائیوں اور یہودیوں نے جزیہ پر صلح کر لی طرابلس بھی فتح ہوا پورا مصر امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قبضہ میں آ گیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دنیا کے عظیم ترین فاتح:

مختصراً'' عمر فاروق رضی اللہ عنہ وحید العصر اور یکتائے روزگار فاتح تھے دس سال کے قلیل عرصہ میں بے سروسامانی اور مادی وسائل کی قلت کے باوجود بفضل ایزدی ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل کا علاقہ فتح کیا...... ایران روم کی متمدن ترین اور عظیم الشان سلطنتوں کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھر گئیں ہندوستان کی شمالی مغربی سرحدوں سے لے کر شمالی امریکہ کی سرزمین تک پرچم توحید لہرانے لگا بتکدوں سے بانگ اذاں اٹھی مجوسیت کے آتش کدے سرد پڑ گئے نصرانیت کا جاہ و جلال خاک میں مل گیا مٹھی بھر بادیہ نورد چند سالوں میں روئے ارض پر چھا گئے بخت نصر جولی سیرز اور سائیرس کی شہرتِ فتوحات کا آفتاب کوکب فاروقی کے سامنے زرد ہو گیا شان سکندری جلال دارائی حشم فاروقی کے سامنے دم توڑ گئی بعد میں آنے والے فاتح ہلاکو، چنگیز، تیمور، پنولین، جہانگیر کشورستانی کے اس زمرہ کمال تک نہ پہنچ سکے جو صورتِ فاروقی کا مقدر تھی ان فاتحوں کے جلو میں وحشت بربریت سفا کی خونریزی اور ظلم و تشدد کی آندھیاں تھیں جو چمنستانِ انسانیت کو تاراج کر گئیں مگر تسخیرِ فاروقی ابرِ نیساں تھی جس نے یُمن وسعادت کی رحمت فیشانی سے بنی نوع انسان کی کشتِ ویران کو مالا مال کر دیا...... اسلام کے متعصب وبدترین مورخ سے بھی خراج سپاس وصول کیا...... گبن ہتی، ڈیمور، ٹائین بی جیسے دشمن اسلام عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اعظم لکھنے پر مجبور ہوئے۔

(تاریخ اسلام مصنف پروفیسر بشیر احمد تمنا ایم اے بی سی گوجرانوالہ)

قابلِ توجہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایران سے حاصل شدہ مالِ غنیمت کی فراوانی دیکھ کر روئے اور کہا:

''میں ڈرتا ہوں کہ مالِ غنیمت کی یہ فراوانیاں جو اللہ ہمیں عطا کر رہا ہے کہیں مسلمانوں میں دنیا کی محبت اور حسد کے جذبات کو ترقی دینے کا باعث نہ بن جائیں اگر ایسا ہوا تو قوم تباہ ہو جائے گی''

(تاریخ اقوام عالم مصنف مرتضیٰ احمد خان جنوری 1947ء صفر المظفر ۱۳۶۶ھ ''ایام اسلام کی پہلی جلد'')

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کا بیان مختصراً:

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں فتوحات کا تانتا بندھ گیا۔ ۱۴ھ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو اجماعاً نماز تراویح پڑھائی۔

۱۵ھ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کوفہ کا شہر از سر نو بسایا۔

۱۶ھ میں ایوانِ کسریٰ میں جو عراق میں تھا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نماز جمع پڑھائی بمقام تکریت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہ نفسِ نفیس تشریف لے گئے اور بیت المقدس فتح کرنے کے بعد مقام الجابیہ میں خطبہ پڑھا جو مشہور خطبہ ہے سن ہجری کا آغاز حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے ربیع الاول ۱۶ھ میں کیا۔

۱۷ھ میں مملکت حجاز میں قحط پڑا جسے عربی میں عام رماۃ کہتے ہیں۔ جس میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ نے نماز استسقاء پڑھی۔ ابن سعد نے نیاز اسلمی کی زبانی لکھا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز استسقاء کے لئے تشریف لے گئے تو آپ کے کاندھوں پر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک رکھی ہوئی تھی ابن عون رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پکڑ کر آسمان کی

طرف اٹھائے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی ''اے اللہ! ہم تیرے دربار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے وسیلہ لے کر حاضر ہیں، اے اللہ! تنگی و خشک سالی دور کر دے اور پانی برسا دے'' اس دعا کے بعد ابھی روانہ بھی نہ ہوئے تھے کہ بارش ہونے لگی اور کئی دن جھڑی لگی رہی (مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے بھی یہ واقعہ نشر لطیب میں لکھا ہے)۔

۱۸ھ میں شام میں طاعون کا مرض پھیلا۔ ۲۰ھ میں قیصر روم مر گیا اسی سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو خیبر و نجران سے شہر بدر کیا۔

کیونکہ یہ سود خوار تھے ان کی جائدادوں کے عوض باہر جائدادیں زمین وغیرہ بھی دیں اور بے شمار ممالک فتح کیے گئے۔

مزید معلومات متعلقہ فتوحات (ایمان افروز باتیں)

۱) پچیس لاکھ مربع میل کی سلطنت کے مقتدر فرمانبردار ہیں لیکن لباس پھٹا پرانا کبھی مسجد کی سیڑھیوں میں سو جاتے۔ ستو اور کھجور کھا کر اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے۔

۲) قیصرِ روم کا سفیر دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا اور اس کی داد دئے بغیر نہ رہ سکا تھا'' دانشِ عرب و عجم'' کی روایت ہے ایک مرتبہ رومی سفیر مدینہ منورہ میں آیا اور کسی سے پوچھا تمہارے شہنشاہ کا محل کدھر ہے جواب دیا گیا کہ ہمارے ہاں نہ کوئی شہنشاہ ہے اور نہ محل البتہ ایک خادم ضرور ہے جسے ہم خلیفہ کہتے ہیں وہ اس وقت سامنے گلی میں گارا اٹھا رہے ہیں سفیر نے وہاں جا کر دیکھا تو بتانے والے نے کہا دیوار کے سائے میں ریت پر لیٹے ہوئے ہیں سفیر ان کے قریب گیا اور کہنے لگا'' کیا یہ ہے وہ انسان جس کی ہیبت سے دنیا کے فرمانبرواؤں کی نیندیں اڑ چکی ہیں اے

عمر رضی اللہ عنہ! تم نے انصاف کیا اور تمہیں گرم ریت پر نیند آ گئی ہمارے بادشاہوں نے ظلم کیا انہیں سنگین دماروں کے اندر سحور یا کمخواب کے بستر پر نیند نہیں آتی۔"

۲۳ جمادی الآخر ۱۳ھ کو مسند خلافت پر متمکن ہوئے دس برس چھ ماہ اور چار روز خلافت سنبھالی اسلامی حدود مشرق میں ترکستان، افغانستان اور مکران تک شمال میں بحیرہ خزر آذربائیجان مشرقی اناطولیہ اور بحیرہ روم تک مغرب میں مصر ملا دالنوریہ اور سوڈان اور جنوب میں بحیرہ عرب سے جا ملی تھیں۔

دورِ فاروقی میں جو علاقے فتح ہوئے ان علاقوں میں آجکل یہ حکومتیں قائم ہیں لیبیا، مصر، فلسطین، شام، اردن، لبنان، عراق، ایران، افغانستان سعودی عرب، عمان، قطر، امارات متحدہ عربیہ، یمن جنوبی عدن، پاکستان، کویت، بحرین، سوڈان، شمال حصہ...... روسی آذربائیجان، ترکی، تاجکستان، ازبکستان۔

(شانِ صحابہ مصنف علامہ محمود رضوی)

نوٹ: سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بعد عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا شمار مسلمانوں کے بہترین جرنیلوں میں ہوتا ہے۔

بیت المقدس جانے کا عجیب واقعہ:

آپ رضی اللہ عنہ کے سپہ سالار ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس کا رخ کیا مسلمانوں نے محاصرہ کر لیا۔ دشمن نے صلح کی یہ شرط رکھی مسلمانوں کا خلیفہ خود آئے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب بنایا۔ اور خود اونٹنی پر سوار ہوئے زادِ راہ کے لئے دو تھیلے ایک میں کھجور اور دوسرے میں ستو تھے اور ایک مشکیزہ پانی ہمراہ اپنے غلام کے روانہ ہوئے سواری ایک ہی تھی باری باری سوار ہوتے تھے بیت المقدس کے قریب پہنچے اس وقت لباس میں جگہ جگہ پیوند لگے ہوئے تھے جرنیل ابو

عبید رضی اللہ عنہ نے درخوست کی کپڑے اور سواریاں بدل لیں اتفاقیہ وہاں پہنچنے پر غلام سوار تھا اور خود پیدال چل رہے تھے فرمایا ہمیں عزت اسلام سے ملی ہے لباس اور سواری سے نہیں خلاصہ ومفہوم ارشاد مبارک اسلام کے سوا کچھ نہیں۔

ایسی سادگی مساوات اور حسن اخلاق سے دشمن کے دل میں اسلام کے لئے ہمدردی کے جذبات پیدا ہو گئے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے ثابت کر دیا خلاف (راشدہ) بادشاہ بن کر نہیں بلکہ خادم بن کر ہوتی ہے......

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

(حضرت اقبال)

وسعت سلطنت:

22,51,030 بائیس لاکھ اکاون ہزار تیس مربع میل۔

(الفاروق رضی اللہ عنہ علامہ شبلی)

حضرت عمرؓ کا سفر الی القدس 16ھ

اشارۃً چند جملے: سارا سفر صرف ایک غلام کے ہمراہ کیا اپنے غلام کو ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے تھے۔

۱) ایک مقام پر معلوم ہوا کہ ایک شخص نے دو سگی بہنوں کو بیویاں بنا رکھا ہے۔ آپ نے ایک کو طلاق دلائی۔

۲) ایک جگہ آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ کچھ لوگ درختوں سے بندھے ہوئے ہیں پتہ چلا کہ یہ مقروض ہیں قرض خواہ دام وصول کرنے کے لئے آئے

ان پر تشدد کر رہے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں آزاد کرایا حدیث شریف سنائی!

''جو شخص دنیا میں خدا کے بندوں کو عذاب دیتا ہے اسے آخرت میں ویسا ہی عذاب دیا جائے گا۔''

۳) ایک بستی میں معلوم ہوا ایک آقا اور اس کا غلام دونوں ایک ہی عورت سے باری باری تمتع حاصل کرتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے ڈانٹا اور سر قلم کرنے کی دھمکی دی۔

۴) شام کی مملکت میں داخل ہوئے اسلامی فوج کے افسر استقبال کے لئے آئے ان سب نے شام و روم کے لوگوں کی طرح ریشمیں عبائیں پہن رکھی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سخت ناراض ہوئے ان پر کنکریاں پھینکیں ''تم نے اتنی جلدی اپنے آباد اجداد کی سادگی کو ترک کر دیا۔ جاؤ انسانوں کا لباس پہن کر میرے سامنے آؤ''

۵) یروشلم پہنچ کر رات اسلامی فوج کے کیمپ میں گزاری صبح القدس کا لاٹ پادری دوسرے لوگوں کو لے کر حاضر ہوا...... معاہدہ مرتب ہوا جانشین نے دستخط ثبت کئے۔

۶) قُبۃ الصخریٰ کا پتھر جس پر سیدنا یعقوب علیہ السلام نے تکیہ لگا کر خواب دیکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پتھر پر پاؤں رکھ کر براق پر سواری فرمائی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اس پتھر کی صفائی کی کعب نامی یہودی نے فوراً اسلام قبول کرلیا کعب رضی اللہ عنہ مقدس کتب کا مفسر تھا۔

۷) گرجا میں آپ رضی اللہ عنہ نے نماز ادا نہ فرمائی تاکہ مسلمان اسے مسجد نہ بنالیں۔ (بحوالہ ''ایام اسلام'' جلد اوّل مرتضیٰ احمد خان ۱۳۶۶ھ۔ 1947ء)

حضرت عمرؓ کا ایک شاہی فرمان

(بابت معزولی سیدنا خالد بن ولیدؓ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ساری مملکت میں ایک فرمان جاری کیا:

''میں نے خالد رضی اللہ عنہ کو کسی ظلم یا خیانت کی بنا پر معزول نہیں کیا بلکہ ایسا کرنے سے میرا مطلب یہ تھا کہ عام لوگوں کی راہ سے ایک بھاری رکاوٹ دور کردی جائے جو فتح و نصرت دینے والے خدائے پاک کی طرف دیکھنے کی بجائے خالد رضی اللہ عنہ کے زور بازو پر تکیہ کرنے لگے تھے''

(ایام اسلام جلد اوّل)

''حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے دین اسلام کی خاطر ......امیر المومنین کے فیصلے کے سامنے جو محض خدا کے لئے تھا چوں و چرا کئے بغیر محض خدا کے لئے اطاعت کی گردن جھکا دی''

وبائے طاعون میں جو حمص میں اگلے سال پھوٹی حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے چالیس بیٹے فوت ہو گئے خود ۲۱ھ میں وصال فرما گئے (ان کے جسم پر زخموں کے ہزاروں نشان تھے) ان کے ایک صاحبزادے جنگ میں شہید ہوئے جن کے جسم کا دشمن نے قیمہ بنا دیا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے تعزیت فرمائی تھی۔

پچیس ہزار مسلمان مرض طاعون سے فوت ہوئے ۱۸ھ میں اسلامی روایات میں یہ طاعون وبائے عمورس کے نام سے مشہور ہے اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مسلہ وراثت حل کرنے کے لئے دوبارہ شام کا سفر کرنا پڑا ایک پادری کے مکان میں قیام فرمایا جوڑا لباس مرمت طلب تھا

پادری نے نیا جوڑا پیش کیا قبول نہ کیا اپنے جوڑے (لباس) کی مرمت کروالی ہر جگہ انتظامات درست کیے۔

بلالؓ کی اذان:

وصالِ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اذان دنیا ترک کردی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استدعا کی برائے اذان شناسا آواز صحابہ رضی اللہ عنہم کے کانوں سے ٹکرائی سب روئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی دھاڑیں مار مار کر مسلمان روئے (ایام اسلام جلد اول)

نظام حکومت میں اصلاحاتِ فاروقیؓ کے کارنامے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فتوحات کو اتنی وسعت دی کہ قیصر و کسریٰ کی وسیع سلطنتیں شکست کھا کر عرب مملکت کا جزو بن گئیں دوسری طرف انہوں نے حکومت و سلطنت کا وسیع ہمہ گیر اور عظیم الشان ایوان تعمیر کردیا دعائے حضور رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم ''اے خدا عمر ابن الخطاب کی وجہ سے اسلام کو قوت و عزت دے'' کا کماحقہٗ ظہور ہوا مسلمان اور اسلام کو عظمت و شوکت نصیب ہوئی۔

فتوحات کی کثرت:

فاروقی رضی اللہ عنہ دور کا نمایاں پہلو فتوحات کی کثرت اور دورِ خلافت کی غیر معمولی وسعت ہے ایران، روم، عراق، شام، فلسطین اور مصر پر اسلامی پرچم لہرانے لگا۔ ان کے مقابلے میں چنگیز اور ہلاکوں کی فتوحات ہیچ ہیں ان کی فتوحات کے بعد انسانی لاشوں کے انبار، تہذیب و تمدن کے کھنڈرات کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا لیکن فاروقی رضی اللہ عنہ عہد میں مسلمانوں نے خون کا ناحق قطرہ نہیں بہایا نہ کھیتوں کو برباد کیا نہ گلشن اُجاڑے نہ عورتوں بچوں اور بوڑھوں پر تلوار اٹھائی بلکہ مسلمانوں

کے حسن اخلاق سے متاثر ہو کر فتوحہ اقوام کی اکثریت نے اسلام قبول کر لیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قریباً دس لاکھ فوج ہر وقت جہاد کے لئے تیار رہتی تھی فتوحہ علاقوں اور ساحلی علاقوں میں چھاؤنیوں کا جال بچھا کر اور نئے فوجی شہر بسا کر غیر معمولی فوجی بصیرت و فراست کا مظاہرہ کیا...... آج تک کوئی شخص فاروق اعظم کے برابر فاتح اور کشور کشا نہیں گزرا۔

غیر مسلم رعایا کے حقوق کا خیال:

جب کوئی ملک فتح ہو جاتا تو امیر المومنین رضی اللہ عنہ مناسب ہدایات جاری فرماتے ایک موقع پر عمال کو خط لکھا "مسلمانوں کو ظلم سے دور رکھو غریبوں کے بارے میں خدا سے ڈرو...... وفائے عہد کا خیال رکھو حسنِ سلوک سے پیش آؤ اگر تم نے ایسا کیا تو خدا تمہارا حامی و ناصر ہو گا۔"

ایک بار بیت المقدس جانا ہوا۔ عیسائیوں کے مشہور گرجا کی سیر کے دوران نماز کا وقت آ گیا پوپ نے کہا گرجا ہی میں نماز ادا کر لی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اگر میں یہاں نماز پڑھ لیتا تو میرے بعد مسلمان تم سے اس کلیسا کو چھین لیتے۔

عیسائیوں کو یہ امان نامہ لکھوا کر دیا "میں نے ان کی جان و مال عبادت خانوں صلیب بیمار صحت مند اور ان کی ساری ملت کو امن بخشا ہے ﴿۲﴾"

شورائیت کا اہتمام:

ہر کام مجلس شوریٰ کی رہنمائی میں کرتے تھے "مشورہ کئے بغیر خلافت کا نظام نہیں چل سکتا"، مجلسِ شوریٰ باوقار ادارہ تھا۔

حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبد الرحمٰن ... ف، معاذ بن جبل،

ابن ابی کعب، زید بن ثابت طلحہ، زبیر رضی اللہ عنہم مجلس شوریٰ کے سربرآوردہ اراکین میں سے ہیں۔ مہاجرین رضی اللہ عنہ اور انصار رضی اللہ عنہ دونوں کو نمائندگی حاصل تھی......اہم معاملہ پر اجلاس عام طلب ہوتا تھا۔

عُمّال کی تقرری میں احتیاط:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ مردم شناس بھی تھے......جس شخص میں جس قسم کی استعداد ہوتی اسی قسم کا کام اس کے سپرد کرتے نفسیاتِ انسانی کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت ماہر تھے۔ لوگوں کو ایک ہدایت نامہ یا پروانہ تقرری دیا جاتا جس میں اس کے اختیارات فرائض کی وضاحت ہوتی جب کوئی عامل مقرر ہوتا اس وقت اس کی جائداد کی فہرست تیار کر لی جاتی اگر منصب سے علیحدگی کے وقت اس کے پاس غیر معمولی آمدنی ہوتی تو ضبط کر لی جاتی۔ ہر افسر سے عہد لیا جاتا۔

۱) وہ باریک کپڑے نہ پہنے گا۔
۲) چھنا ہوا آٹا نہ کھائے گا۔
۳) دروازے پر دربان نہ رکھے گا۔
۴) لوگوں کے لئے دروازہ کھلا رکھے گا۔

فاروقی افسروں پر نظر ڈالئے:

۱) ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ شام کے والی تھے جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔
۲) یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی شام کے والی تھے جو سیاست اور تدبیر میں ممتاز تھے۔
۳) عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مصر کے فاتح تھے اور والی بھی۔
۴) سعد بن ابی وقاص (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں) کوفہ کے والی تھے

صاحب جلال وشان تھے۔

۵) ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی بصرہ کے والی تھے جن کے اوصاف کتب صحاح بھی ہیں۔

۶) عتاب بن اسید عہد نبوت سے مکہ معظمہ کے والی چلے آتے تھے۔

۷) عثمان بن العاص رضی اللہ عنہ طائف کے والی تھے جنہوں نے فتنۂ ارتداد کو روکنے میں کافی خدمات پر انجام دیں۔

۸) علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ یمن میں عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے عامل مقرر تھے۔

۹) عمر بن سعد رضی اللہ عنہ حمص کے صوبائی حاکم تھے بہت قابل خود تھے۔

۱۰) حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ مدائن کے والی تھے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہ ہی سے تھے

یہ تمام حضرات علم، اخلاق، تقویٰ، حسنِ انتظام کے اوصاف سے مزین تھے۔

عمال کا احتساب:

تمام عمال کو ہر سال حج کے موقع پر حاضر ہونے کی تاکید کردی اور کہا ''اے لوگو! جو عمال مقرر کئے جاتے ہیں اس لئے نہیں کہ وہ تم کو زدوکوب کریں بلکہ اس لئے کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے آگاہ کریں۔ اگر کسی عامل نے میری اس پالیسی کے خلاف قدم اٹھایا تو مجھ سے بیان کرو تاکہ میں اس سے نمٹ سکوں۔

حج کے موقع پر تمام حکام حاضر تھے ایک شخص اٹھا اور عرض کیا ''آپ کے فلاں حاکم نے مجھے بلا قصور سو کوڑے مارے ہیں'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوری تحقیقات کی اس کے بعد سو کوڑے اس شخص کو لگوائے۔

عوام کی شکایات سننے کے لئے ایک شعبہ تحقیقات مستقل طور پر قائم کیا جس کے سربراہ محمد بن مسلمۃ الانصاری رضی اللہ عنہ تھے۔

مورخین کا بیان ہے کہ ماتحت حکام اور امراء فرض شناسی اور خدا ترسی کے جیتے جاگتے نمونہ بن گئے رہن سہن سادہ تھا معاشرت پاکیزہ ہوتی۔

ایک موقعہ پر حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرتِ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ (امینِ امت بمطابق ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بحوالہ بخاری، مسلم کذافی المشکواۃ) کے سامان کا جائزہ لیا سامان کل سرمایہ ایک تلوار ایک ڈھال نظر پڑی فرمایا کچھ سامان بنوا لیا ہوتا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "یہی سامان ہمیں قبر کی خواب گاہ تک پہنچانے کے لئے کافی ہے"۔

عدل گستری:

یہ خلافت فاروقی رضی اللہ عنہ کا امتیازی پہلو ہے عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کیا۔ تاکہ انتظامیہ عدلیہ پر قطعاً اثر انداز نہ ہو سکے علم دین پر ہیزگاری اور دیانت داری میں بے مثل افراد منصب قضاۃ پر مقرر فرمائے۔ قاضیوں کی تنخواہیں مقرر فرمائیں۔

عدلِ فاروقی رضی اللہ عنہ کے اصول:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ گورنر کوفہ کے نام خط کا خلاصہ۔

عدل قضاء ایک اہم فرض ہے "لوگوں کو اپنے حضور میں برابر رکھو تاکہ کمزور انصاف سے مایوس نہ ہو طاقتور کو تمہاری رعایت کی امید نہ ہو" دعویٰ کرنے والے پر بارِ ثبوت جو منکر ہو اس پر قسم ہے "جو شخص ثبوت پیش کرنا چاہے اس کے لئے ایک معیاد مقرر کردو اگر پیش کردے تو اس کا حق دلاؤ ورنہ مقدمہ خارج کردو" جن پر حد جاری ہوئی ہو وہ قابل اعتماد نہیں ہے یا جھوٹے گواہ بھی قابل اعتماد نہیں۔

مثالیں:

شاہ گدا، امیر و غریب سب برابر تھے غسانی بادشاہ جبلہ بن ایہم نے ایک

معمولی عرب کو پیٹ دیا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دوٹوک فیصلہ فرما دیا یا تو تم عرب کو راضی کرو یا وہ تمہاری ٹھیک اسی طرح خبر لے گا جیسے تم نے مارا تھا۔

غسانی جبلہ ریاست کا حاکم تھا اور نیا نیا ایمان لایا تھا شاہ غسان جبلہ نے کہا ''بادشاہ اور گنہگاروں میں آنجناب کے نزدیک کوئی فرق نہیں؟''

امیر المومنین نے فرمایا ''بالکل نہیں اسلامی رشتے نے تم دونوں کو ایک سطح پر لا کھڑا کیا ہے۔''

گورنر مصر عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے ایک مصری کو بلاوجہ کوڑے مارے امیر المومنین رضی اللہ عنہ باپ اور بیٹے دونوں کو دربار خلافت میں طلب کیا اور مصری کو حکم دیا اس گورنر زادے کو کوڑے لگاؤ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ (تاریخی جملہ)

''ان کی ماؤں نے ان کو آزاد جنا تھا تم نے کب سے ان کو اپنا غلام بنا لیا ہے''

خود عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بیٹے ابو شحمہ عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ابو سروعہ کے ساتھ مل کر شراب پی امیر المومنین کو اطلاع ملی تو بیٹے کو طلب فرمایا۔ جب وہ حاضر خدمت ہوئے تو بیمار تھے اس پر حد لگوائی یہاں تک کہ وہ کوڑوں کی تاب نہ لا کر فوت ہو گئے۔

دینی تربیت:

بستی بستی قریہ قریہ قرآن مجید کا درس جاری کیا تنخواہ دار معلم اور قاری مقرر کئے۔ بدوؤں کے لئے قرآن مجید کی تعلیم لازمی قرار دی۔ (سورۃ بقرہ، سورۃ النساء، سورۃ حج، سورۃ مائدہ، سورۃ نور) کا سیکھنا ہر مسلمان کے لئے لازم قرار دیا۔ ان سورتوں میں شریعت مطہرہ کے بنیادی احکام ہیں ایک شخص ابو سفیان رضی اللہ عنہ کو محاسب (انسپکٹر) مقرر فرمایا تاکہ جسے قرآن مجید یاد نہ ہو اسے قرار واقعی سزا دے۔

عوامی تعلیم و تربیت:

تمام اضلاع میں بچوں کو شہسواری، کتاب کی تعلیم کا اہتمام کیا۔ کئی مدرسے شہر میں قائم کئے معلمین کو تنخواہ دی جاتی۔

چار ہزار نئی مساجد تعمیر کی گئیں عبادت گاہ اور تعلیم و تربیت کا گہوارہ تھیں۔

تعلیم و تعلّم میں صحت کا خیال:

احکام قرآن مجید کی تعلیم کے وقت صحتِ الفاظ صحتِ اعراب کی طرف خصوصی توجہ دی جائے عربی ادب کی تدریس لازمی کر دی جو شخص لغت کا عالم نہ ہو وہ قرآن مجید نہ پڑھائے۔

علم حدیث:

علم حدیث کی تعلیم و تدریس پر بڑا زور دیا کوفہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بصرہ میں معقل بن یسار رضی اللہ عنہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ شام میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ہی علم حدیث سکھانے کے مجاز تھے۔

تعلیم فقہ:

تعلیم فقہ پر بھی اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم مامور تھے ہر کوئی حدیث وفقہ کا درس نہ دے سکتا تھا۔ بلاشبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی علمی بصیرت اور تعلیمی نکتہ رسی کے یہ بین ثبوت (گواہ) ہیں۔

معاشی خوشحالی:

عوام کی معاشی خوشحالی بھی تابناک پہلو ہے مدینہ شریف میں ابتدائی دو سالوں ہی میں مالِ غنیمت کے ڈھیر لگ گئے رجسٹر تیار کئے گئے روزینے مقرر کئے

اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہ مہاجرین و انصار اور مسلمان عرب قبائل سب سرکاری وظائف پاتے تھے اور مجاہدانہ کارگزاریوں میں مصروف تھے بچوں، بوڑھوں، مردوں اور عورتوں کے لئے وظیفہ مقرر تھا۔

واقعہ:

ایک دن دورانِ گشت ایک چھوٹے بچے کو روتے پایا ماں سے دریافت کیا رونے کا سبب کیا ہے۔

ماں نے کہا وہ اپنے بچے کا دودھ چھڑا رہی ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وظیفہ بچے کا اس وقت مقرر کرتے ہیں جب وہ دودھ چھوڑ چکا ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبح ہوتے ہیں اعلان فرمادیا ''بچوں کے دودھ چھڑانے میں جلدی نہ کی جائے پیدائش کے دن ہی سے سرکاری روزینہ مقرر کیا جاتا ہے۔

خراج، جزیہ، محاصل عوام کی اپنی ملکیت تھیں۔) تمام مورخین متفق ہیں) خلیفہ صرف حفاظت و انتظام کے ذمہ دار ہیں

ارشاد:

۱) اگر سارے اونٹوں میں سے کوئی بھاگ جائے یا اسے کوئی تکلیف پہنچے تو میں ڈرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھے اس کی بابت باز پرس کرے گا۔

۲) ''اگر میں زندہ رہا تو وہ دن آئے گا جب صنعاء پہاڑ کے چرواہے تک اُس مال کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور پہنچے گا''

بیت المال پر خلیفہ کے حقوق:

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی عظمت و کردار کا اندازہ کیجئے۔

بیت المال سے اپنے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشورے کے مطابق

صرف معمولی قسم کی خوراک اور لباس لیتے تھے۔ کیونکہ منصب خلافت کی ذمہ داریوں کے ساتھ وہ اپنا کاروبار چلا نہ سکتے تھے۔ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیمار پڑے معالج نے علاج میں شہد تجویز کیا آپ نے شہد کو بلا اجازت بیت المال سے نہ لیا مسجد نبوی شریف میں لوگوں کو جمع کر کے اجازت چاہی فرمایا'' تم سب اجازت دو تو بیت المال سے تھوڑا سا شہد لے لوں''

پھٹے پرانے کپڑے پہنتے تھے (تمام مؤرخین مصنفین صحابہ رضی اللہ عنہم تابعین و محدثین رضی اللہ عنہم نے لکھا ہے) زمین پر سوتے تھے مہینوں گیہوں کا آٹا گھر میں نہ پکتا مگر کبھی مقرر وظیفہ سے زیادہ رقم نہ لی یہ زُہد کی سنیاسی یا جوگی کا زُہد نہ تھا بلکہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے زُہد کا پرتو تھا عظیم فرمانروا کی بے نفسی اور سادگی کا مظہر تھا۔

ایرانیوں یہودیوں عیسائیوں کی سوچی سمجھی سازش کے تحت ابولولو فیروز کے ہاتھوں اسلام کے اس عظیم فرزند کو شہید کروا دیا گیا۔

(آئینہ خلافت پروفیسر سید اختر)

سیرت مقدسہ اور کارہائے نمایاں

آپ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ۲۲ لاکھ ۵۵ ہزار مربع میل رقبہ پر اسلامی پرچم لہرایا مزید چند نمایاں باتیں۔

خوراک:

روزانہ گیارہ لقموں سے زیادہ نہ کھاتے تھے۔ راوی ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

احتساب کا ایک عملی نمونہ:

ایک بار مالِ غنیمت میں سے ہر ایک کو ایک ایک چادر ملی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے رضی اللہ عنہ کی چادر بھی ملا کر اپنا کرتہ تیار کروایا اور پہنا ایک شخص نے کہا ایک

چادر آپ کے حصے میں آئی اس سے کرتہ کیسے بنایا فرمایا۔" اس کا جواب میرا بیٹا دے گا" حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا " مجھے بھی ایک چادر ملی تھی میں نے اپنا حصہ اپنے والد گرامی کو دے دیا جس سے آپ کا کُرتہ بنا" کتنا جلیل القدر امیر المومنین! پھر بھی رعایا کو ہر بات پوچھنے کا حق ہے۔

رعایا کی دیکھ بھال:

خفیہ پولیس پر انحصار نہ کیا راتوں کو لباس بدل کر عوام کے حالات معلوم کرتے شہر کی گلیوں میں چکر لگاتے۔ ایک رات ایک خیمے سے ایک عورت کے کراہنے کی آواز سنی دریافت کیا کیا مسلہ ہے؟ عورت کے شوہر نے بتایا میری بیوی کے ہاں ولادت ہونے والی ہے اس کی تیمارداری کرنے والی کوئی عورت نہیں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوراً گھر پلٹے اور اپنی زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا سے کہا " میرے ساتھ چلو ضروری سامان متعلقہ ولادت زچہ بچہ لے لو جنت تمہارے گھر چل کر آ گئی ہے" اہلیہ محترمہ فوراً تیار ہو گئیں ساتھ گئیں بیٹا پیدا ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا " صبح میرے پاس آنا" چنانچہ نوزائیدہ بچے کا والد حاضر ہوا اور وظیفہ لے آیا......

ایک اور واقعہ:

ایک رات آپ رضی اللہ عنہ گشت پر تھے ایک خیمہ سے بچوں کے رونے کی آواز سنی عورت سے رونے کا سبب پوچھا عورت نے بتایا " ایک ہنڈیا آگ پر رکھی ہے تاکہ بچوں کو تسلی رہے کیونکہ کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے" حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ معلوم کر کے فوراً واپس لوٹے بیت المال سے آٹے کا ایک تھیلا گھی کا ایک ڈبہ کچھ کھجوریں اور درہم لے کر غلام سے کہا اس تھیلے کو میرے کندھوں پر رکھ دو خود سامان اٹھا کر اس عورت کے پاس پہنچے خود کھانا تیار کیا، اپنے ہاتھ سے بچوں کو کھلایا

عورت نے کہا خلافت کے لئے امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی نسبت زیادہ مستحق تو تھا فرمایا'' کل امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے پاس آنا میں وظیفہ جاری کرادوں گا۔

عوام کا واقعی سچا ہمدرد:

ایک سال بارش نہ ہوئی قحط پڑا آپ رضی اللہ عنہ عوام کے ساتھ گھی کی بجائے تیل کھاتے رہے پیٹ میں تکلیف (درد) شروع ہوا حکماء نے تیل سے روکا فرمایا ''جب تک لوگ گھی نہ کھائیں گے میں اپنے پیٹ کو تیل ہی کھلاؤں گا۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

(اقبال)

سیدنا فاروق اعظمؓ کے خصوصی کمالات

۱) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علم کے بارے میں فرماتے ہیں ''اگر تمام عرب قبیلوں کا علم ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم دوسرے پلّے میں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پلّہ بھاری رہے گا انہوں نے علوم کی راہیں نکالیں''

۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی میں بیگم کی خصوصیات نہ پیدا ہونے دیں۔گشت کے دوران ایک عورت کے دردِ زہ کا پتہ چلا تو اپنی زوجہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو خدمت (سروس) کے لئے لے گئے۔

۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجتماعی مفاد کی خاطر اپنی محبوب بیوی کو محض اس لئے طلاق دے دی کہ مبادا اس کی محبت وسفارش غلط فیصلہ پر مجبور نہ کرے۔

۴) بلاوجہ حج میں تاخیر کرنے والوں کا اسلام غیر معتبر قرار دیا۔حالات و زمانہ

کی رعایت کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے۔

۵) حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی دو قسمیں ہیں ایک عارضی و جزئی مصلحت کی بنا پر حکم۔ دوسرے حالات زمانہ کے ساتھ بدلنے والے احکام۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حالات کی رعایت سے اپنے عمل کے ذریعے کھڑے ہو کر پانی پینے کی اجازت دی۔

۶) آپ رضی اللہ عنہ نے علمِ ہیئت (نجوم) سیکھنے کا حکم دیا لیکن کہانت سے منع کیا۔

۷) حکام کے لئے سرکاری ؟ آرڈر دیا ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہوں باریک کپڑے نہ پہنیں میدہ کی روٹی نہ کھائیں۔ لوگوں کے لئے اپنے دروازے بند نہ کریں۔ بیماروں کی بیمار پرسی کے لئے جایا کریں۔

۸) حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی غیر شدہ کے لئے ایک سو دورے اور ایک سال کی جلاوطنی کرنے کا حکم دیا ہے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شہر بدر کی سزا منسوخ کر دی۔

۹) حضور رحمت اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے شرابی کو کھجور کی شاخ سے چالیس ضربیں لگوائیں دوسری جگہ جوتوں سے پٹوانے کی سزا منقول ہے:

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگوائے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اَسّی کوڑے لگوائے۔

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ اور علی المرتضٰی کرم اللہ وجہ کے دور میں چالیس چالیس کوڑے لگوائے گئے۔

۱۰) معلموں مؤذنوں اور اماموں کی تنخواہیں مقرر کیں۔

۱۱) چور کی سزا قطع ید (ہاتھ کاٹنا) بھوک وقحط میں منسوخ کر دی حالانکہ اس کا حکم قرآن مجید میں ہے کسی ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے بھی اعتراض نہ کیا۔

۱۲) نماز تراویح باجماعت کا باقاعدہ حکم دیا۔

۱۳) ایک موقع پر چوری میں مال کی دُگنی قیمت کا حکم دیا۔

۱۴) شرابی کی سزا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مقرر نہ تھی لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مقرر کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسّی کوڑے مقرر کی۔

۱۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمینی جائداد رکھنے سے قانوناً منع کر دیا۔

۱۶) سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان عورتوں کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا جنہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر خوشی سے دف بجایا تھا حالانکہ ہر حکم قرآن حکیم میں نہیں ہے۔(دراصل حالات و زمانہ کے مطابق احکام بدلنے پڑتے ہیں)

۱۷) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لُوطی کو آگ میں جلانے کا حکم دیا اور بعض مرتدین کو بھی یہی حکم دیا حالانکہ ہر قرآن حکیم کے خلاف ہے مگر حالات کے مطابق ایسا کرنا پڑا کسی ایک صحابی نے بھی اعتراض نہ فرمایا۔

غیر مسلموں پر احسان عظیم:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر بعد کے خلفاء کے زمانے میں غیر مسلموں کو ایسی سہولتیں مہیا کی گئیں جو اس سے پہلے ان کے اپنے حکمرانوں نے بھی مہیا نہ کیں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زریں عہد سے چند مثالیں (واقعات)

۱) جب ہر سال عراق کا خراج آتا تو دس ثقہ اور معتمد شخص کوفہ سے اور اسی قدر بصرہ سے طلب کیے جاتے تھے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ ان کو چار دفعہ شرعی قسم دلاتے تھے کہ یہ مالگزاری کسی ذمی پر ظلم کر کے تو نہیں لی گئی۔

۲) تمام زمینوں کو جو فتوحات سے پہلے شاہی جاگیر تھیں۔ باشندگان ملک کے حوالے کر دیں مسلمان جرنیلوں اور افسروں کو عنایت نہ کی گئیں بلکہ قانون بنا دیا کہ مسلمان ان کو کبھی خرید بھی نہیں سکتے۔

۳) سرزمین انبیاء علیہم السلام بیت المقدس فتح کرنے کے بعد امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے ایلیا کے کفار کے ساتھ معاہدہ کیا۔

یہ وہ امان ہے جو امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے ایلیا کے لوگوں کو دی یہ امان ان کی جان، مال گرجا، صلیب، تندرست، بیمار اور ان کے تمام مذہب والوں کے لئے ہے ان کے گرجاؤں میں نہ سکونت کی جائے گی نہ وہ ڈھائے جائیں گے اور نہ ان کو اور نہ ان کے احاطہ کو کچھ نقصان پہنچایا جائے گا اور نہ ہی ان کی صلیبوں اور ان کے مال میں کچھ کمی کی جائے گی مذہب کے بارے میں ان پر جبر نہ کیا جائے گا۔ نہ ان میں سے کسی کو نقصان پہنچایا جائے گا۔ ایلیا میں ان کے ساتھ یہودی نہ رہنے پائیں گے ایلیا والوں پر یہ فرض ہے کہ اور شہروں کی طرح جزیہ دیں اور یونانیوں اور چوروں کو نکال دیں ان یونانیوں میں سے جو شہر کو نکلے گا اس کی جان اور مال کو امن ہے تا کہ وہ جائے پناہ میں پہنچ جائے اور جو ایلیا ہی میں رہنا اختیار کرے اس کو بھی امن ہے اور اس کو بھی جزیہ دینا ہوگا۔ اور ایلیا والوں میں سے جو شخص اپنی جان اور مال لے کر یونانیوں کے ساتھ چلا جانا چاہے تو ان کو اور ان کے گرجاؤں اور صلیبوں کو امن ہے یہاں تک کہ وہ اپنی جائے پناہ تک پہنچ جائیں اور جو کچھ اس تحریر میں ہے اس پر خدا کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء اور مسلمان کا ذمہ ہے بشرطیکہ یہ لوگ جزیہ مقرر ادا کرتے رہیں۔

اس تحریر پر گواہ ہیں خالد بن ولید، عمرو بن ابی العاص، عبد الرحمٰن بن عوف، معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم یہ معاہدہ ۱۵ھ میں لکھا۔

تبصرہ : یہ مسلمانوں کے مثالی عدل و انصاف کی منہ بولتی تصویر ہے۔
مسلمانوں نے کفر کو ہر طرح کی آزادی دی۔

آج کل بیت المقدس پر یہود کا قبضہ ہے یہود نے مسلمانوں کے احسانات کو پسِ پشت ڈال کر مسلمانوں پر وہ ظلم ڈھائے کہ تاریخ کا سیاہ باب ہے۔

۴) کوئی مسلمان اگر کسی کافر کو قتل کر ڈالتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوراً اس کے بدلے مسلمان کو قتل کر ڈالتے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے کہ قبیلہ بکر بن وائل کے ایک شخص نے خیرہ کے عیسائی کو مار ڈالا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھ بھیجا کہ قاتل مقتول کے وارثوں کو دے دیا جائے......
قاتل دے دیا گیا اور وارث نے اسے قتل کر دیا۔

۵) شام کے ایک زمیندار نے شکایت کی کہ مسلمان آدمی نے اس کی زراعت کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا ہے امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے بیت المال سے اسے بطور معاوضہ ۶۰ ہزار درہم دلوائے۔

۶) فتح شام کے بعد فرمان نامہ تحریر فرمایا ''مسلمانوں کو منع کرنا کہ ذمیوں پر ظلم نہ کریں۔

۷) مذہبی اور مذہبی امور میں غیر مسلموں کو مکمل آزادی تھی علانیہ ناقوس بجاتے صلیب نکالتے تھے۔

غیر مسلم مورخوں اور سائنس دانوں نے بھی عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اپنا آئیڈیل اور رہبر تسلیم کیا۔

جلال کا پیکر بنا قبا کا ہر پیوند
عمرؓ کے بعد ہوا ہے کہاں عمرؓ پیدا

رہبر عمرؓ آقا عمرؓ مولا عمرؓ
ذات پاک نبی ﷺ پر سو جان سے شیدا عمرؓ

ایمان میں ایقان میں احسان میں یکتا عمرؓ
مابعد ختم المرسلین ﷺ کوئی نبی آنا نہیں

یہ سلسلہ چلتا اگر تو اک نبی ﷺ ہوتا عمرؓ
باد بہاری کی طرح گزرا عراق و روم سے
ابرِ کرم بن کر اٹھا ایران پر برسا عمرؓ

(ماخوذ ماہانہ بنات عائشہ رضی اللہ عنہا کراچی جولائی ۲۰۰۲ء)

سنوارا عدل و حکمت کا چمن فاروق اعظم نے
نکھارا راستی کا بانکپن فاروق اعظم نے
مسائل بے کسوں کے اپنی جان پر کھیل کر تائبؔ
مٹائے قوم کے محن فاروق اعظمؓ نے

(سیرت طالب رحمۃ اللہ علیہ از ڈاکٹر محمد ضیاء اللہ روح الامین نقشبندی جماعتی طالبی)

سوال: مولانا شبلی نعمانی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے نظام حکومت پر کیا تحریر فرماتے ہیں۔

جواب:

حضرت فاروق اعظمؓ کا نظام حکومت

''الفاروق'' بے نظیر و مستند کتاب مصنف مولانا شبلی نعمانی ص ۱۷۰ تا ۱۸۶ کا خلاصہ و مفہوم قارئین و ناظرین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں:

''اسلام میں خلافت یا حکومت کی بنیاد اگرچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں پڑی لیکن حکومت کا دور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد سے شروع ہوتا ہے۔''

اس حکومت کی ترکیب اور ساخت کیا تھی؟ یعنی شخصی تھی یا جمہوری؟...... سلطنت کا میلان ذاتی اختیار پر تھا یا عام رائے پر؟

جمہوری اور شخصی سلطنت کا موازنہ:

حکومت میں جس قدر رعایا کو دخل دینے کا حق حاصل ہوگا اسی قدر اس میں جمہوریت کا عنصر زیادہ ہوگا۔ سلطنت جمہوری کی آخری حد یہ ہے کہ مسند نشین حکومت کے ذاتی اختیارات بالکل فنا ہو جائیں...... شخصی سلطنت میں تمام دارومدار صرف ایک شخص پر ہوتا ہے شخصی حکومت سے نتائج ذیل پیدا ہوتے ہیں۔

صرف اور صرف چند ارکانِ سلطنت کی عقل و تدبیر پر کام چلتا ہے تمام قابل اشخاص کی قابلیتیں کام نہیں آتیں۔

مختلف فرقوں اور جماعتوں کے خاص حقوق کی حفاظت نہیں ہوتی قوم میں ذاتی اغراض کے سوا قومی کارناموں کا مذاق معدوم ہو جاتا ہے جمہوری سلطنت میں اس کے برعکس نتائج ہوں گے۔ عرب میں تین حکومتیں لخمی، حمیری، غسانی شخصی تھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گرد و پیش جو سلطنتیں تھیں وہ جمہوری نہ تھیں ایران۔ روم وغیرہ۔

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی قتال اور نمونے کے جمہوری حکومت کی بنیاد ڈالی جو چیزیں حکومت جمہوری کی روح ہیں وجود میں آ گئیں۔

مجلس شوریٰ (کونسل):

ان میں سب کا اصل الاصول مجلس شوریٰ کا انعقاد تھا...... کوئی امر بغیر

مشورہ اور کثرت رائے کے عمل میں نہیں آسکتا تھا تمام جماعت اسلام میں دو گروہ تھے جو کل قوم کے پیشوا تھے یعنی مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم۔

ارکان اور اس کے انعقاد کا طریقہ:

مجلس شوریٰ میں ہمیشہ لازمی طور پر ان دونوں گروہوں کے ارکان شریک ہوتے تھے چند حضرات کے اسمائے گرامی حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف، حضرت معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم۔

طریقہ:

ایک منادی اعلان کرتا تھا ''الصلوٰۃ جامعۃ'' جب لوگ نماز کے لئے جمع ہو جاتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی شریف میں جا کر دو رکعت نماز پڑھتے تھے نماز کے بعد ممبر پر چڑھ کر خطبہ دیتے تھے اور بحث طلب امر پیش کیا جاتا (تاریخ طبری ص ۲۵۷۴)

مجلس شوریٰ کے جلسے:

جب کوئی امر اہم پیش آتا تھا تو مہاجرین و انصار کا اجلاس عام ہوتا تھا......(مختصراً لکھا جارہا ہے)

۲۱ھ میں عوام الناس کے نزدیک خود خلیفہ وقت کا نہاوند کے سخت معرکہ میں جانا ضروری ٹھہرا۔ تو بہت بڑی مجلس منعقد ہوئی حضرت عثمان، طلحہ بن عبداللہ، زبیر بن العوام، عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم نے بار باری اپنی تقاریر میں جنگ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جانا ''مناسب نہیں'' کہا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور ان بزرگوں کی تائید میں تقریر کی...... فیصلہ ہوا خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنگ پر نہ جائیں......

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان! لاخلافۃ الا عن مشورۃ (کنز العمال

بحوالہ مصنف بن ابی شیبہ جلد سوم)

ایک اور مجلس:

ایک اور مجلس تھی جہاں روزانہ انتظامات اور ضروریات پر گفتگو ہوتی تھی۔ یہ مجلس ہمیشہ مسجد نبوی شریف میں منعقد ہوتی تھی صرف مہاجرین اس میں شریک ہوتے تھے صوبجات اور اضلاع کی روزانہ خبریں جو دربار خلافت میں پہنچتیں تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو اس مجلس میں بیان کرتے تھے۔

عام رعایا کی مداخلت:

مجلس شوریٰ کے ارکان کے علاوہ عام رعایا کو انتظام امور میں مداخلت حاصل تھی صوبوں اور ضلعوں کے حاکم رعایا کی مرضی سے مقرر کیے جاتے تھے قاضی ابو یوسف علیہ الرحمتہ نے بھی یہ ذکر کیا ہے۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فاتح نوشیروانی تخت بہت بڑے صحابی تھے ان کو کوفہ کا گورنر مقرر فرمایا لوگوں کی شکایت پر ان کو معزول کر دیا (یہ صرف ایک مثال ہے) جمہوری حکومت کا ایک بڑا اصول یہ ہے کہ ہر شخص کو ایسے حقوق اور اغراض کی حفاظت کا پورا اختیار اور موقع دیا جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حکومت میں ہر شخص کو آزادی کے ساتھ یہ موقع حاصل تھا۔ ''خلیفہ کا عام حقوق میں سب کے ساتھ مساوی ہونا'' یہ اصول اصل زیور ہے جمہوری حکومت کا (اور اس پر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کما حقہ، عمل کر کے دکھایا)۔

آپؓ کا نظام حکومت:

ملک کی تقسیم صوبجات اور اضلاع عہدیداران حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اس کی ابتداء کی ممالک مقبوضہ کو آٹھ صوبوں میں تقسیم کیا (تمام

مؤرخین) مورخ یعقوبی نے سات لکھے۔(ان کے علاوہ مفتوحہ علاقوں کے صوبے وغیرہ وہی رہنے دیئے جو پہلے موجود تھے۔

عاملوں کے مال واسباب کی فہرست بنالی جاتی زمانہ حج میں تمام عمال کی طلبی ہوتی تحقیقات ہوتیں کمشن مقرر کئے جاتے تحقیقات کے لئے چند آدمی بھیجے جاتے تمام ملک میں مساوات اور جمہوریت کی روح پھینکنا چاہتے تھے جس میں اکمل طور پر کامیاب ہوئے واقعہ مثال ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ گورنر بصرہ کی تین شکایات موصول ہوئیں۔

۱) اسیرانِ جنگ میں سے ۶۰ رئیس زادے چھانٹ کر اپنے لئے رکھ لئے۔

۲) ایک لونڈی کو عمدہ غذا بہم پہنچائی جاتی ہے۔

۳) کاروبار حکومت زیاد بن سمیع رضی اللہ عنہ کو سپرد کر رکھا ہے۔

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے حضور میں بلوا کر خود تحقیقات کیں الزام (۱) غلط ثابت ہوا۔ الزام (۳) بھی زیادد واقعی مدبر با تدبیر تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خود امتحان لیا اور حکم دیا کہ اپنا مشیر بنائیں الزام نمبر (۲) اس کا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جواب نہ دے سکے چنانچہ لونڈی ان سے چھین لی گئی۔

(طبری صفحہ ۲۷۱۰ تا ۲۷۱۲)

بطور مثال دوسرا واقعہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گشت کے دوران سنا عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ حاکم مصر باریک کپڑے پہنتے ہیں اور دروازے پر دربان مقرر ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ کو بلایا اور کہا ''عیاض رضی اللہ عنہ کو جس حالت میں پاؤ ساتھ لے آؤ'' واقعی دروازے پر دربان تھا اور باریک کرتہ پہنے بیٹھے تھے۔اسی لباس میں ساتھ لے کر مدینہ منورہ آئے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کرتہ

اتروا کر کمبل (کمل) کا کرتہ پہنایا۔ بکریوں کا ایک غلہ منگوا کر حکم دیا ''جنگل میں لے جا کر چراؤ''

عیاض رضی اللہ عنہ کو انکار کی مجال نہ تھی مگر کہتے تھے اس سے مرجانا بہتر ہے حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''تجھ کو اس سے عار کیوں ہے تیرے باپ کا نام غنم اسی وجہ سے پڑا تھا کہ وہ بکریاں چراتا تھا'' غرض عیاض رضی اللہ عنہ نے دل سے توبہ کی تادم آخر اپنے فرائض نہایت خوبی سے انجام دیتے رہے۔ (کتاب الخراج ص ٦٦)

ایک اور واقعہ بطور مثال:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں اپنے لئے محل بنوایا تھا جس میں ڈیوڑھی بھی تھی امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو مامور کیا کہ جا کر ڈیوڑھی میں آگ لگا دیں حکم کی پوری تعمیل ہوئی حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ چھپ کے دیکھتے رہے۔

ہر سال مال گزاری کی نسبت رعایا کا اظہار لیا جاتا (ہر ملک میں خراج کا ریٹ الگ تھا) بے مثال عدالتی نظام قائم کیا گیا۔ اسی طرح فوجی نظام نہایت اعلیٰ بنایا گیا۔

دورِ خلافت میں جو لوگ اسلام لائے:

مختصراً عرض ہے ١٦ھ میں جب جلولہ فتح ہوا تو بڑے بڑے روسا اور نواب اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے۔

قادسیہ کے معرکے کے بعد چار ہزار خسرو پرویز کی تربیت یافتہ فوج (شاہی رسالہ) کل کی کل بخوشی مسلمان ہو گئی۔ (فتوح البلدان ص ٢٨٠)

یزدگرد کے تین سو بڑے رئیس اور پہلوان بخوشی کلمہ طیبہ پڑھ لیا۔ ان کو دیکھ کر اور قومیں بھی جو سندھ کی رہنے والی تھیں مسلمان ہوگئیں یہ خسرو پرویز کے عہد میں گرفتار ہو کر آئی تھیں۔

مصر میں اسلام کثرت سے پھیلا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ''لا اکراہ فی الدین'' پر سختی سے ہر جگہ عمل کیا اور کروایا۔ ہزار ہا لوگ مسلمان ہوئے پوری تفصیل مقریزی میں ہے جلد اول مورّخ بلاذری نے بھی تفصیل دی ہے

سیاست و تدبیر عدل وانصاف:

خلافت فاروقی پورے عالم میں کہاں سے کہاں تک پھیلی ہے کس قدر مختلف ملک، مذاہب قومیں اس کے دائرے میں داخل ہیں لیکن اس سرے سے اُس سرے تک ہر طرف امن وامان اور سکون واطمینان چھایا ہوا ہے کبھی بال برابر انصاف سے تجاوز نہ ہوا۔

عمر بوس والوں نے بار بار عہد شکنی کی تو ان کو جلاوطن کیا لیکن ان کی جائیداد مال واسباب کی مفصل فہرست تیار کر کے ایک ایک چیز کی دوگنی قیمت ادا کردی۔

نجران کے عیسائیوں نے خودمختاری اور سرکشی کی تیاریاں کیں ان کو عرب سے نکال کر دوسرے ممالک میں آباد کیا مگر ان کی جائداد کی قیمت دے دی اور چوبیس ماہ تک ان سے جزیہ نہ لینے کا حکم دیا۔

اصول مساوات:

ایک واقعہ بطور مثال یا نمونہ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایک دفعہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کچھ نزاع ہوئی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ہاں مقدمہ پیش ہوا امیر

المومنین رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے تو انہوں نے تعظیم کے لئے جگہ خالی کر دی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ پہلی ناانصافی ہے یہ کہہ کر اپنے فریق کے برابر بیٹھ گئے طرز معاشرت نہایت سادہ اور غریبانہ رکھی تھی تھوڑے ہی عرصہ میں تمام عرب گرویدہ ہو گیا۔

لقب امیر المومنین کیوں اختیار کیا:

اس زمانے تک یہ لقب کوئی فخر کی بات نہ تھی۔اس سے صرف عہدہ اور خدمت کا اظہار ہوتا تھا افسرانِ فوج امیر کے نام سے پکارے جاتے کفار عرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امیر مکہ کہا کرتے تھے سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کو عراق میں لوگوں نے امیر المومنین کہنا شروع کر دیا تھا (مقدمہ ابن خلدون)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس لفظ کا خیال تک نہ تھا ایک دفعہ بعید بن ربیعہ اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہما مدینہ منورہ آئے خدمت اقدس میں حاضر ہونا چاہا قاعدہ کے مطابق اطلاع کرائی کوفہ میں رہ کر امیر المومنین کا لفظ ان کی زبان پر پڑھا ہوا تھا کہا ''امیر المومنین کو ہمارے آنے کی اطلاع دو عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اطلاع کی اور یہی خطاب استعمال کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس خطاب کی وجہ پوچھی۔انہوں نے کیفیتِ واقعہ بیان کی اس لقب کو پسند کیا۔(ادب المفرد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سیاست کے اصول سے خوب واقف تھے عہدہ دارانِ سلطنت کا عمدہ انتخاب فرماتے اور بے لاگ عدل و انصاف فرماتے جس میں دوست دشمن کی کوئی تمیز نہ تھی اپنی اولاد اور عزیز و اقارب کے ساتھ بھی یہی ہوتا تھا فرزند ابو شحم رضی اللہ عنہ نے شراب پی اپنے ہاتھ سے اسی کوڑے مارے وہ وصال فرما گئے (معارف بن قتیبہ) یہی صحیح بات ہے اس کے علاوہ واعظوں نے جو رنگ آمیزی کی وہ غلط ہے۔

قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ جو آپ رضی اللہ عنہ کے سالے اور صحابی رضی اللہ عنہ تھے شراب پی تو اعلانیہ ان کو اسی کوڑے لگوائے۔

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو قدیم سلطنتوں کے حالات و انتظامات سے بے حد واقفیت تھی۔ واقفیت حالات کے لئے پرچہ نویس اور واقعہ نگار مقرر کر رکھے تھے۔ (تاریخ طبری)

بزرگ صحابی سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کو مخفی باتوں کا پتہ لگ جاتا تھا وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محرم راز تھے اور صاحب السِّر کہلاتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن ان سے پوچھا "میرے عمالوں اور عہدہ داروں میں منافقوں کے گروہ میں سے بھی کوئی ہے" کہا ہاں ایک شخص ہے مگر انہوں نے نام نہ بتایا مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ذرائع سے پتہ لگا کر اس شخص کو معزول کر دیا۔ (اسد الغابہ)

دورِ فاروقیؓ کی نہریں:

۱) نہر ابی موسیٰ نو (۹) میل لمبی تھی بصرہ کے لوگ آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر ایک سے معمول کے مطابق حالات پوچھے حنیف بن قیس رضی اللہ عنہ نے نہایت پر اثر تقریر کی اور شکایت کی کہ بصرہ والوں کو پانی چھ میل سے لانا پڑتا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی وقت حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام تحریری حکم بھیجا کہ اہل بصرہ کے لئے نہر کھدوائی جائے چنانچہ دجلہ سے نہر بصرہ میں لائی گئی گھر گھر پانی پہنچا۔

۲) نہر معقل: اس کی تیاری کا کام معقل بن یسارؓ کے سپرد کیا گیا۔

۳) نہر سعد: انبار والوں کے لئے سعد بن عمر رضی اللہ عنہ نے کام کروایا آگے پہاڑ آ گیا وہیں چھوڑ دی گئی حجاج نے اپنے زمانے میں پہاڑ کاٹ کر بقیہ کام

پورا کیا۔

۴) نہر امیر المومنین: یہ سب سے بڑی اور فائدہ رساں نہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خاص حکم سے بنی اس کے ذریعے دریائے نیل کو بحر قلزم سے ملا دیا گیا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے سپرد کام ہوا اس کی لمبائی ۶۹ میل تھی تعجب یہ ہے کہ چھ ماہ میں تیار ہوئی ۱۰۵ ہجری میں منصور عباسی نے ایک ذاتی مصلحت سے اس کو بند کر دیا لیکن بعد میں پھر جاری ہوگئی مدتوں تک جاری رہی اس کی تفصیل حسن المحافرہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور مقریزی جلد اوّل جلد دوم میں ہے۔

ایک غلط روایت جو مشہور ہے:

جب فارس فتح ہوا تو یزدگرد شہنشاہ فارس کی بیٹیاں گرفتار ہو کر مدینہ منورہ میں آئیں عام لونڈیوں کی طرح ان کو بازار میں بیچنے کا حکم دیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منع کیا۔ اسے صرف اور صرف نہ زمخشری نے لکھا جس کو تاریخ سے واسطہ نہیں ابن خلکان نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حال میں یہ روایت درج کر دی یہ محض غلط ہے طبری ابن الاثیر یعقولی ابن قتیبہ بلاذری نے اس واقعہ کو نہیں لکھا حالانکہ یزدگرد کا قتل عہد عثمانی رضی اللہ عنہ میں ہوا۔ (الفاروق از شبلی نعمانی)

امیر المومنین رضی اللہ عنہ کا دورۂ شام:

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے شام کا دورہ فرمایا حمص تشریف لائے وہاں کے افسرِ خزانہ سے غرباء اور محتاجوں کی فہرست طلب فرمائی فہرست میں یہ نام دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ چونک اٹھے حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کا پوچھا یہ کون ہے؟ بتایا گیا یہ ہمارے گورنر ہیں ان پر ایسا دن بھی آتا ہے کہ گھر میں آگ نہیں جلتی فرمایا گورنری کا وظیفہ ملتا ہے اسے کیا کرتے ہیں؟

بتایا گیا وہ حاجت مندوں میں تقسیم فرما دیتے ہیں۔

سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی قناعت اور دنیا سے بے رغبتی بہت مشہور تھی مگر سعید رضی اللہ عنہ تو ان سے بھی بازی لے گئے!

یہ حال سن کر امیر المومنین رضی اللہ عنہ رونے لگے ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی آپ رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار دینار کی تھیلی حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجی اور کہلوایا یہ مال آپ رضی اللہ عنہ کی ضرورت کے لئے ہے جب سعید رضی اللہ عنہ نے تھیلی دیکھی تو انا للہ...... پڑھا گویا گورنر رضی اللہ عنہ پر بڑی مصیبت نازل ہوگئی۔ اہلیہ رضی اللہ عنہا نے خوف زدہ ہو کر پوچھا کیا امیر المومنین رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے؟ کہا اس سے بھی بڑی مصیبت آپڑی ہے اہلیہ رضی اللہ عنہا نے کہا "کیا دشمن سے شکست ہوگئی ہے؟" کہا بلکہ اس سے بھی بڑی مصیبت نے آلیا ہے اہلیہ رضی اللہ عنہا نے حیرت سے پوچھا "کیا مصیبت؟" کہا "دنیا میری عاقبت تباہ کرنے کے لئے میرے پاس آگئی ہے"۔ اہلیہ رضی اللہ عنہا نے کہا اس سے نجات حاصل کر لیں حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے تھیلی ایک کونے میں پھینک دی خود عبادت میں وقت گزارا اسلامی فوج کو وہاں سے گزرتے پایا تھیلی فوج کے حوالے کر دی۔

ایسے صالح حضرات چُن چُن کر امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے گورنر بنائے تھے۔

گورنروں کی جوابطلبی (حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کی مثال)

- حمص کے لوگ اہل کوفہ کی مانند تھے حمص چھوٹا کوفہ کہلاتا تھا یہاں کے چند لوگوں نے آکر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اپنے گورنر کے متعلق شکایات کہیں۔

۱) جب تک کافی دن نہیں چڑھ آتا وہ گھر سے نہیں نکلتے۔

۲) رات کے وقت کسی کو جواب نہیں دیتے۔

۳) مہینے میں ایک دن گھر سے باہر نہیں نکلتے۔

۴) کبھی انہیں جنوں کے دورے پڑتے ہیں۔

چونکہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ اپنے گورنروں پر کڑی نظر رکھتے تھے معمولی شکایت پر بھی جواب طلبی فرماتے تھے چنانچہ گورنر حمص حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو آپ نے مدینہ منورہ طلب فرمالیا۔

جب حضرت سعید رضی اللہ عنہ مدینہ شریف حاضر ہوئے تو ان کے ہاتھ میں عصا تھا اور ایک پیالہ کاندھے پر لٹکا رکھا تھا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ انہیں اس حالت میں دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئے پوچھا'' بس یہی سروسامان آپ کے پاس ہے؟'' سیدنا سعید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا'' امیر المومنین! اس سے زیادہ ضرورت بھی کیا ہے پیالے میں کھاتا ہوں عصا پر زادِ راہ لٹکا لیتا ہوں'' سیدنا سعید رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پوچھنے پر مذکورہ شکایت کا یہ جواب دیا۔

۱) میرے گھر والوں کے پاس کوئی خادم نہیں ہر صبح اٹھتا ہوں آٹا گوندھتا ہوں آٹے میں خمیر اٹھنے کا انتظار کرتا ہوں روٹی پکاتا ہوں پھر باہر آتا ہوں۔

۲) دن لوگوں کے لئے اور رات اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

۳) صرف ایک ہی جوڑا (لباس) ہے۔ مہینے میں ایک بار انہیں دھوتا ہوں پھر خشک ہونے کا انتظار کرتا ہوں اور دن کے اختتام پر باہر نکلتا ہوں۔

۴) جنون کی شکایت نہیں کبھی غشی کا دورہ پڑتا ہے وہ یہ ہے ''سیدنا خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کو قتل ہوتے دیکھا تو ان دنوں میں مُشرک تھا (مکہ معظمہ میں) قریش حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے جسم کے ٹکڑے کاٹتے تھے اور کہتے تھے'' کیا تمہارا جی نہیں چاہتا تمہاری جگہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے سیدنا خبیب کا یہ جواب تھا اللہ کی قسم مجھے پسند نہیں میں امن سے رہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

کانٹا چبھ جائے۔"

سعید رضی اللہ عنہ نے کہا " بخدا وہ بات (واقعہ) مجھے آج بھی یاد آتی ہے اور سوچتا ہوں کہ خُبیب رضی اللہ عنہ کی مدد کیوں نہ کی اور مجھ پر غشی طاری ہو جاتی ہے"
(اخبار پاکستان سنڈے ایڈیشن ۱۲ تا ۱۸ اپریل اور ماہانہ ضیائے حرم اگست ۱۹۸۱ء)

منقبت (خلاصہ حیاتِ طیبہ) ضرور پڑھیے:

اے امیر المومنین اے فاتح ایران و شام
ہے میری توصیف سے تیرا بہت اعلیٰ مقام

کفر کی تاریکیوں سے نکلا جب تو بن کے نور
مسلموں نے کی ادا مل کر نمازِ باحضور

سجدہ مستور تو نے آشکارا کر دیا
وا پے اسلام یعنی باب کعبہ کر دیا

مسلموں کو تقویت دی وہ ترے اسلام نے
سادہ لی چپ دیکھ کر یہ دَیر میں اَصنام نے

تیرے دم سے گلشن اسلام میں آئی بہار
ہو گئے وشت وجبل انوارِ حق سے خلد زار

فاتح قیصر بھی تو غار گر کسریٰ بھی تو
دین و دنیا میں امیر ملتِ بیضا بھی تو

مجتہد بھی اور فقیہہ بھی مرشدِ کامل بھی تو
مخزنِ حکمت بھی تو شہنشاہِ عادل بھی تو

سادگی تو ، مہر تو ، اخلاق تو ، انصاف تو
ہے بجا کہدوں اگر تھا پیکر اوصاف تو

قربِ حق بخشا تجھے یہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہ نے
تیری صائب رائے کا فرمایا پاس اللہ نے

اس قدر معمورا تیرا ورہٗ ایمان تھا
لرزہ براندام تیرے نام سے شیطان تھا

سرنگوں ہیبت سے تیرے کسریٰ و قیصر رہے
دم بخود عظمت سے تیری اسود و احمر رہے

سادگی تیری یہ قرباں بادشاہوں کا وقار
تا اَبد ہوتا رہے گا اے امیر نامدار

تو نے اے فاروقِ اعظم عدل کچھ ایسا کیا
دودھ سے الگ اک دم میں کر کے رکھدیا

اپنا نورِ چشم کیا انصاف پر قربان کیا
شرع کی احیا سے پیر چرخ کو حیران کیا

بزمِ انجم دیکھتی تھی تجھ کو بامِ چرخ سے
پھرتا تھا راتوں کو تو جب دادبخشی کے لئے

ہے مساوات و اخوت میں بھی یہ تیرا مقام
ہم نوالہ تیرا دستر خوان پر تیرا غلام

ساتھ لے کر اس کو جب کرتا تھا تو عزمِ سفر
چلتا تھا اس کی زمامِ ناقہ تو خود تھام کر

گر جنابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے نہ ختم المرسلین
بعد ان کے تو نبی ہوتا باندازِ یقیں

بات جو اک بار بھی تیرے تدبر نے کہی
اہل دانش کے لئے وہ قول فیصل ہو گئی

جب تلک بزم جہاں میں مہر عالم تاب ہے
ابرِ نیساں سے صدف جس وقت تک دُریاب ہے
نام تیرا اے دعائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تابندہ ہے
قربِ صدیقؓ و نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں زندہ و پائندہ ہے

فاروق اعظمؓ ان کا لقب نام ہے عمرؓ
جن سے ہمیشہ خوش ہی رہے سید البشر
(مولانا شاکر صدیقی)

عظمتِ عمر فاروقؓ:

۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مسلمان ہونا اسلام ہجرت نُصرتِ الٰہی اور خلافت اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

۲) محبوبِ خدا تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کی غرض سے نکلے اور محبوبِ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بن کر واپس آئے۔ (اخبار خبریں یکم محرم ۱۴۲۵ھ)

کشف المحجوب شریف میں حضرت داتا گنج بخش عثمان علی ہجویری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اہل احسان کے شیخ اور اہل حقیقت کے امام ہیں حق آپ کی زبان کے ذریعے کلام کرتا ہے۔

(اہل احسان کون ہیں؟ جواب جنہیں مشاہدۂ ذاتِ الٰہی حاصل ہو اور مرتبہ احسان میں اکمل ہوں حدیث جبریل (حدیث احسان) میں یہ بیان ہے)

کامیابی کا نسخہ حضرت عمرؓ اور ایک رومی:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ (سورۃ نور آیت ۵۲)

''اور جو شخص اطاعت کرتا ہے اللہ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ڈرتا رہتا ہے اللہ سے اور بچتا رہتا ہے اس کی (نافرمانی) سے تو یہی لوگ کامیاب ہیں''۔

ایک روز امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی شریف میں کھڑے تھے ایک رومی دہقان حاضر ہوا اور کلمہ شہادت پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''تم نے دینِ اسلام کیوں قبول کیا؟''۔

رومی دہقان نے کہا میں نے تورات انجیل زبور اور دیگر کتب انبیاء کا مطالعہ کیا میں نے ایک مسلمان قیدی کو ایک ایسی آیت پڑھتے سنا جس میں وہ تمام خبریں جمع کردی گئی ہیں جو آسمانی کتب سابقہ میں موجود ہیں مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کتاب قرآن حکیم مُنَزَّل مِنَ اللّٰه ہے حضرت رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا ''وہ کونسی آیت ہے''؟ اس نے یہی آیت نمبر ۵۲ سورۃ نور تلاوت کی یہ سن کر امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ترجمہ عبارت جو شخص فرائض میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے اور سنتوں میں اس کے رسول کی پیروی کرتا اور گزری ہوئی زندگی میں جو غلطیاں اس سے ہوئیں ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور آنے والی زندگی میں تقویٰ اختیار کرتا ہے یہی لوگ کامیاب ہیں اور کامیاب وہ شخص ہے جسے آتشِ جہنم سے نجات مل گئی اور جنت میں دخل کر دیا گیا۔

(تفسیر ضیاء القرآن جلد سوم مصنف حضرت محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ)

مکالمہ مابین ام المومنین سیدہ حفصہؓ و حضرت عمرؓ:

(بیٹی اور باپ کے مابین)

متعلقہ مسکینی، زُہد، تقویٰ، سادگی، اور اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اپنے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتی ہیں کہ ''جب دیار و احصار سے مالِ غنیمت آیا کرے تو اس سے بہتر لباس زیب تن کیا کیجیے اور اس کھانے سے عمدہ کھانا تناول فرمایا کیجئے''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں جواب دے رہے ہیں حفصہ رضی اللہ عنہ شوہر کا حال بیوی سے زیادہ کوئی نہیں جانتا تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حال خوب جانتی ہو تمہیں خدا کی قسم ہے بیان تو کرو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کتنے برس ایسے گزرے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت رضی اللہ عنہم اگر صبح کو سیر ہو کر کھانا کھاتے تو رات کو بھوکے رہتے اور اگر رات کو کو آسودہ ہو کر کھاتے تو دن کو بھوکے رہتے تمہیں قسم ہے خدا کی تم جانتی ہو کہ فتح خیبر کے دن تک کئی برس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیٹ بھر کر چھوارے بھی نصیب نہیں ہوئے تھے اور تمہیں قسم ہے خدا کی تم جانتی ہو کہ ایک دن خوان میں آپ کے سامنے کھانا رکھا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ امر ایسا غیر مستحسن (ناپسندیدہ) معلوم ہوا کہ چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کھانا زمین پر رکھ دیا گیا اور تمہیں قسم ہے خدا کی تم جانتی ہو کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کو کمل کے دو تہ کر کے سوتے تھے ایک دن چار تہہ کر کے کمل بچھا دی گئی وہ زیادہ نرم ہو گئی تو دوسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو اس کی نرمی نے مجھے نماز شب سے باز رکھا دو سے زیادہ تہی نہ بچھایا کرو اور تم جانتی ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کپڑے دھونے ہی میں مصروف رہتے یہاں تک کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان کہہ دیتے لیکن جب تک وہ کپڑا خشک نہ ہو جاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نہ نکل سکتے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

دوسرا کوئی کپڑا نہ تھا۔ ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہاں میں یہ سب جانتی ہوں اور پھر دونوں زار و قطار روتے ہیں اور روتے روتے بیہوش ہو جاتے ہیں۔

(ماہنامہ ترجمان القرآن اپریل ۱۹۹۴ء مضمون "جبینِ شوق" مصنف محترمہ رئیسہ عزیز)

فرائض کا احساس:

ایک بار اُونٹ کی تلاش میں سخت گرمی میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مارے مارے پھر رہے تھے۔ سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے دور سے دیکھا اور حیران ہوئے کہ شدید گرمی اور دھوپ میں یہ کون ہے؟ قریب آنے پر حیرانی میں اضافہ ہوا جب پتہ چلا کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ بیت المال کے ایک اونٹ کی تلاش میں سرگرداں پھر رہے ہیں۔

(بحوالہ: ایام خلافت از عبد الرؤف رحمانی جھنڈانگری)

رباعی بابت منقبت:

دے جس کو زبان رازِ خدائی کی خبر

ہے جس کی جبیں مطلعٔ انوارِ سحر

کیا شان سے کیا عزت و عظمت اس کی

لَوْ کَانَ نَبِیٌّ بَعْدِیْ کَانَ عُمَرْ

(عبد العزیز خالد ماہنامہ نور الطیب بصیر پور شریف محرم ۱۴۲۶ھ)

اولیاتِ عمرؓ:

۱) جن لونڈیوں سے اولاد ہو جائے ان کی خرید و فروخت کی ممانعت فرمائی۔

۲) سب سے زیادہ فتوحات حاصل فرمائیں۔

۳) صدقہ کا مال اسلامی کاموں میں خرچ کرنے سے روکا۔

۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ''اطال اللہ بقاءك'' اور ''ایدك اللہ'' فرمایا۔

۵) سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہا ہی نے درّہ ایجاد کیا۔ (امام نووی رحمۃ اللہ علیہ)

۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ماہ رمضان میں مساجد میں چراغاں دیکھ کر فرمایا ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جس طرح ہماری مساجد کو جگمگایا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو درخشاں کرے۔

۷) مقامِ ابراہیم پہلے بیت اللہ سے متصل تھا حضرت فاروق اعظمؓ نے اس مقام پر قائم فرمایا جہاں آجکل ہے۔

۸) متعہ کو کسی فرد کے لئے بھی جائز نہ رکھا۔

۹) آبپاشی کا نظام قائم فرمایا۔

۱۰) شہروں میں مہمان خانے اور فوجی چھاؤنیاں بنوائیں۔

۱۱) تمام اہل مدینہ کے وظائف مقرر فرمائے۔

۱۲) سرکاری کاغذات پر تاریخ و سال کا اندراج شروع فرمایا۔

۱۳) نماز جنازہ میں چار تکبیروں پر اتفاق کیا گیا۔

۱۴) سب سے پہلے لقب امیر المومنین آپ رضی اللہ عنہ ہی نے اختیار فرمایا:۔

۱۵) حرمین شریف کی توسیع فرمائی۔

۱۶) مساجد میں چراغ روشن کرنے اور چٹائیاں بچھانے کا اہتمام فرمایا۔

۱۷) ہر مسجد میں امام اور موذن مقرر کئے۔

۱۸) جیل خانے بنوائے۔

۱۹) جلاوطنی کی سزا بھی ان کی ایجاد ہے۔

۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے سن ہجری جاری کیا گیا۔

۲۱) پہلی مرتبہ مردم شماری کرائی گئی۔

۲۲) اذان میں کلمات الصلوٰۃ خیر من النوم کا اضافہ کیا گیا۔

۲۳) نماز تراویح بیس رکعات کا باقاعدہ اہتمام فرمایا گیا۔

نوٹ: مذکورہ اوّلیات مشتے نمونہ ازخروارے کے مصداق تاریخ الخلفاء از علامہ سیوطی علیہ الرحمتہ سے لیں)

بیادِ سیدنا حضرت عمرؓ:

امیرِ جیش حرم پیشوائے اہل یقیں
دعائے شاہِ اُمم مدعائے سرورِ دیں

دُوُم خلیفہ راشد وہ جانشینِ عتیقؓ
وہ سادگی کا مرقع وہ پیکرِ تمکین

عمرؓ کی بات کی تائید وحی حق نے بھی کی
کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ کی زبان کو حق آگیں

وہ جس نے قوتِ ایمان و زورِ بازو سے
کچل دیا سر شرو فساد و فتنہ و کین

بلند مرتبہ ہیں سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء
مگر عتیقؓ و عمرؓ ان میں ہیں بزرگ ترین

(محمد عبدالقیوم طارق سلطان پوری بحوالہ نورالجیب نصیر پور شریف)

بدعقیدہ بدخیال کی اصلاح فرمائی:

ایک شخص صبیح تمیمی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا بتلاؤ...... ذاریات حاملات، جاریات، مقسمات۔ (یہ کلمات سورۃ الذاریات ۵۱ پارہ ۲۶ خــــمٓ کے ہیں الراقم) سے کیا مراد ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے صحیح مطالب بیان

فرمائے اور حکم دیا اسے سو ۱۰۰ کوڑے لگائے جائیں چنانچہ کوڑے مارے گئے اسے ایک مکان میں رکھا گیا جب زخم اچھے ہو گئے تو بلوا کر پھر سو ۱۰۰ کوڑے پٹوائے اور سواری پر سوار کرا کر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا کہ یہ شخص کسی مجلس میں بیٹھنے نہ پائے اس شخص نے بعد ازاں بڑی سخت تاکیدی قسمیں کھا کر ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو یقین دلایا کہ اب میرے خیالات کی پوری اصلاح ہو چکی ہے دل میں بدعقیدگی نہیں رہی جو پہلے تھی۔

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اطلاع دی اور لکھا میرا خیال اب وہ واقعی ٹھیک ہو گیا ہے۔

دربار خلافت سے فرمان پہنچا پھر اسے مجلس میں بیٹھنے کی اجازت دی گئی (تفسیر ابن کثیر از راس المفسرین عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ مولانا محمد جونا گڑھی اشاعت ۲۰۰۱ء جلد دوم)

☆ صحابہ رضی اللہ عنہ کا دفاع عرش والا کرتا ہے بحوالہ تفسیر مذکور جلد دوم۔

☆ اصحاب رضی اللہ عنہم سے بُغض رکھنا کُفر ہے بحوالہ تفسیر مذکور جلد پنجم۔

☆ ''سب صحابہ رضی اللہ عنہم عظیم ہیں'' بحوالہ تفسیر مذکور جلد پنجم۔

واقعہ رعایا پروری اور ایک لڑکی کا تقویٰ اور خوفِ خدا تعالیٰ:

دورانِ گشت ایک عورت کی آواز سُنی کہ بیٹی دودھ میں پانی ملا دو۔ لڑکی بولی اماں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کام منع کیا ہے والدہ نے کہا ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہاں نہیں دیکھ رہے''۔

لڑکی نے کہا! ''عمر رضی اللہ عنہ کا ربّ العزت تو دیکھ رہا ہے''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھر آ کر اپنے بیٹے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سے فرمایا

''فلاں گھر جاؤ، وہاں فلاں لڑکی سے شادی کرلو اس کے پیٹ سے مبارک روح ملے گی۔''

چنانچہ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے نکاح کرلیا اس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام عاصم رکھا گیا۔اس سے عبدالعزیز بن مروان نے نکاح کیا جن سے حضرت عمر بن عبدالعزیز پیدا ہوئے جو کہ خلیفہ راشد کہلاتے ہیں۔

(مرآۃ شرح مشکوۃ جلد ہشتم)

بے مثال تقویٰ اور امانت کا واقعہ:

۱) ایک علاقہ کا تحصیلدار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔آپ رضی اللہ عنہ نے بیت المال کے غلہ سے ان کے کھانے کے لئے کچھ کھجوریں پیش فرمائیں اس کھانا شروع کیا اور عرض کیا امیر المومنین!''آپ بھی کھایئے''۔آپؓ نے انکار فرمایا اور فرمایا تم وصولی صدقات میں محنت کرتے ہو۔فائدہ اٹھاؤ، میں بیٹھے بٹھائے کیا حق رکھتا ہوں۔

۲) **سادگی کا حال:** جمعہ شریف کے دن بھی ممبر شریف پر جن کپڑوں میں دیکھے جاتے ان میں بارہ بھی چودہ پیوند لگے ہوتے (تاریخ الخلفاء)

۳) کچھ سرمایاہ تجارتی قافلہ میں شام کی طرف بھیجنا چاہا تو چار ہزار رہم بطور قرض عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے طلب فرمائے مگر قرض نہ لیا کہ قرض ادا کرنے سے پہلے موت واقع نہ ہو جائے اور یہ امانت میرے ذمہ باقی نہ رہ جائے اور قیامت میں میری گرفت ہو (کنز العمال)

۴) **خوف خداندی اور خدمت حیوانات:** حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر اونٹ کی دُبر میں کوئی زخم ہو جاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ ڈال کر زخم خود صاف کرتے اور دوا لگاتے اور

فرماتے ''مجھے خطرہ ہے تیری تکلیف کے بارے میں مجھ سے مواخذہ ہو گا۔(تاریخ الخلفاء)

۵) ایک بار آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آپ رضی اللہ عنہ کے خسر رضی اللہ عنہ آئے کہ بیت المال سے ان کی کچھ مدد کردی جائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ناراض ہو کر فرمایا ''کیا بیت المال کسی کی شخصی ملکیت ہے اور اعزہ و اقربا کو دیا جائے۔ کہنے کے بعد دس ہزار درہم اپنے ذاتی مال سے بطور امداد دیئے۔(تاریخ الخلفاء)

٦) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اولین کا چار چار ہزار درہم وظیفہ مقرر کیا اور اپنے بیٹے حضرت عبداللہ کا ساڑھے تین ہزار کسی کے سوال کرنے پر جواب دیا کہ اپنوں نے اپنے ماں باپ کے ساتھ ہجرت کی تھی (بخاری شریف پارہ ۱۵ باب ہجرت) خود ہجرت نہ کی تھی۔

۷) فارس کا اہم شہر مدائن فتح ہوا شاہی خزانہ میں ایک غالیچہ ملا جس کا نام بہار کسریٰ تھا تانا بانا سونے کے تاروں کا تھا نقش نگار قیمتی پتھروں کے تھے پتیاں ریشم کی پھل پھول جواہرات دیاقوت کے تھے حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کمانڈر افواج نے مجاہدین رضی اللہ عنہ کے مشورہ پر اسے بطور ہدیہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیج دیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تنہا استعمال نہیں کرسکتا برابر ٹکڑے کر کے باہر تقسیم کئے گئے ایک ایک ٹکڑا ہزار ہا درہم میں فروخت ہوا۔

۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے جلولا کی جنگ میں (ایران میں) مالِ غنیمت کی بکریاں چالیس ہزار درہم میں خرید لیں مدینہ منورہ پہنچے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بکریاں تمہیں امیر المومنین کے بیٹے سمجھ کر

رعایت دی گئیں از سر نو نیلام ہوں گی تمہیں وہی نفع ملے گا جو قریش کے دوسرے تاجروں نے جلولاء کے مال غنیمت سے اٹھایا ہو چار لاکھ درہم نیلام سے حاصل ہوئے عمر رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار درہم اصل لاگت اور چالیس ہزار درہم منافع ادا کر دیا۔ تین لاکھ بیس ہزار کی رقم بیت المال میں جمع کرا دی (قریشی تاجروں کو دگنا منافع ہوا تھا)۔ (کنز العمال)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین بار قسم کھا کر فرمایا مسلمانوں کا ایک ایک فرد بیت المال میں یکساں حقدار ہے۔ (مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت عمرؓ کی صدقہ کے دودھ سے قَے:

بعنوان۔ صحابہ کرامؓ کے تقویٰ کا بیان:

۱) حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ دودھ نوش فرمایا۔ مزہ عجیب سا لگا جن صاحب نے پلایا تھا ان سے دریافت فرمایا۔ یہ دودھ کیسا ہے کہاں سے آیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا فلاں جنگل میں صدقہ کے اونٹ چر رہے تھے میں وہاں گیا۔ ان لوگوں نے دودھ نکالا جس میں سے مجھے بھی دیا۔ حضرت عمر فاروق اعظمؓ نے منہ میں ہاتھ ڈالا اور سارے کا سارا قے فرما دیا۔ (موطا شریف امام مالک) (تا کہ مُشتبہ مال بدن کا جز نہ بنے) (بحوالہ حکایات صحابہ رضی اللہ عنہم مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ)

۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بیت المال سے وظیفہ جب خلیفہ بنے تو بیت المال سے وظیفہ مقرر ہوا پہلے تجارت کیا کرتے تھے لوگوں نے مختلف مقداریں تجویز کیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا توسط کے ساتھ جو تمہیں مع اہل و عیال کافی ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قبول فرمالیا۔

اس کے بعد ایک مجلس میں ذکر آیا جس میں حضرت عثمان، حضرت

علی، زبیر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے یہ ذکر آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وظیفہ میں اضافہ کرنا چاہیے گزر تنگی سے ہوتی ہے مگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس عرض کرنے کی ہمت نہ پڑی۔ سیدہ حفصہؓ کے پاس گئے اور ان کے ذریعے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے معلوم کرنے کی کوشش کی۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جب یہ تذکرہ کیا تو چہرہ پر غصہ کے آثار ظاہر ہوئے نام دریافت کیے عرض کیا پہلے آپ کی رائے معلوم ہو جائے فرمایا مجھے ان کے نام معلوم ہو جاتے تو ان کے چہرے بدل دیتا (سخت سزائیں دیتا) تو ہی بتا کہ حضور چودہ طبقوں کے والی صلی اللہ علیہ وسلم کا عمدہ لباس تیرے گھر میں کیا تھا؟ عرض کیا دو کپڑے گیروی رنگ کے جن کو جمعہ کے یا کسی وفد کی آمد پر پہنتے تھے۔ فرمایا: کون سا کھانا تیرے ہاں عمدہ سے عمدہ پکتا؟ عرض کیا...... جو کی روٹی...... روٹی پر گھی کے ڈبے کی تلچھٹ اُلٹ کر اس کو چوپڑ دیا...... اور کھالیا، فرمایا کوئی بستر عمدہ تھا؟ عرض کیا ایک موٹا سا کپڑا تھا، سردی میں آدھے کو بچھا لیتے اور آدھا اوپر لیتے...... گرمی میں چوہرا کر کے بچھا لیتے۔ فرمایا...... حفصہؓ ان لوگوں تک یہ بات پہنچا دے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرزِ عمل سے ایک اندازہ مقرر فرما دیا اور امیدِ آخرت پر کفایت فرمائی۔ میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کروں گا، اگر عمرؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبرؓ کے طریقہ پر چلے گا تو ان کے ساتھ مل جائے گا۔ (اشہر)

ایسے سینکڑوں واقعات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہیں، ہزاروں بلکہ لاکھوں واقعات ہیں۔ ان حضرات کو اللہ نے برداشت کی قوتیں عطا فرمائی تھیں اتباع کی خواہش ضرور رکھنی چاہئے۔ (حکایاتِ صحابہؓ از حضرت محمد زکریا شیخ الحدیث)

نوٹ: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گئی تھیں۔

(احیاء العلوم کنز العمال)

اخلاقی اصلاح

(۱) واقعہ:

راوی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ: امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں! لوگوں کو اپنی ہجو سے ستاتا تھا سرکاری طور پر بلایا گیا: عرض کیا مجھ کو معاف کریں میں اپنے والدین (اپنی بیوی اور خود اپنی بھی کہی سے فرمایا: کیا کہا ہے؟ حطیئہ نے اشعار سنادیئے (الراقم اشعار نہ لکھ سکا)۔ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے حکم دیا: اس کو قید کر دو! حطیئہ نے اشعار لکھے اور آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجے۔ فرمایا: اسے حاضر کرو! آپ رضی اللہ عنہ نے توبہ کرائی اور چھوڑ دیا...... یہ واقعہ ہے مخلوق کی اخلاقی اصلاح پر۔

(۲) واقعہ:

''امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: دورانِ گشت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے سُنا عواتق اپنے ایک عاشق کے ساتھ ہتف (عشقیہ اشعار کہتی تھیں) کرتیں۔ نصر بن حجاج کا نام عورت عاتکہ نے اشعار میں لیا، امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے حکم دیا نصر بن حجاج کو حاضر کرو! دیکھا وہ نہایت خوبصورت خوش موئے ہے، حکم دیا سر کے بال منڈا ڈال، اس نے ایسا ہی کیا، اس کے رخسار (نصر بن حجاج کے) ایسے تھے جیسے چاند کے ٹکڑے، کہا تو عمامہ باندھ! لوگ اس کی آنکھوں پر مفتون ہوتے۔ فرمایا اس شہر میں نہ رہ! کہا میرا کیا قصور ہے؟ فرمایا ''جو میں نے کہا وہی کر'' بطرف بصرہ روانہ کر دیا، وہ عورت ڈری کہ دیکھئے میرے ساتھ کیا ہوتا ہے، اس نے اشعار لکھ کر بھیجے، آپ رضی اللہ عنہ نے پڑھ کر فرمایا الحمدللہ اس نے توبہ کر لی ہے۔ نصر کی ماں امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی اور کہا ''آپ کے بیٹے آپ کے ساتھ ہوں اور میرا بیٹا مجھ سے جدا کیا'' فرمایا: میرے بیٹوں نے عواتق (حسین عورتیں) کو

عشقیہ شعر لکھ کر نہیں بھیجے۔ کیا یہ فتنہ نہیں ہیں؟ اس طرح کئی طریقوں اور تدابیر سے ہر ایک کی اصلاح فرماتے تھے۔

(۳) ازواج سے حُسنِ سلوک:

اگر بیوی زبان دراز ہو تو تحمل کرو کیونکہ وہ روٹی پکاتی ہے کپڑے دھوتی ہے، اولاد کو دودھ پلاتی ہے، گھر کا سارا کام کاج کرتی ہے۔ ازواج کے معاملے میں درگزر سے کام لیتے رہو!۔

(۴) خیرات وسخاوت:

(۱) امامِ اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کی قدرت میں تھا ۲۲ ہزار درہم آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجلس سے نہ اُٹھے جب تک سارے تقسیم نہ کر لیے۔

(۲) جب کوئی چیز ان کو اپنے مال سے پسند آتی تو اس کو خیرات کر دیتے، اکثر شکر دیا کرتے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

''ہرگز نہ پاسکو گے کامل نیکی (کا رتبہ) جب تک نہ خرچ کرو (راہِ خدا میں) اُن چیزوں سے جن کو تم عزیز رکھتے ہو'' (ال عمران پ۴ آیت ۲۹ ترجمہ ضیاء القرآن)

(۳) ایک دن آپ رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار غلام آزاد کیے، آپ رضی اللہ عنہ جب کسی غلام کو دیکھتے کہ نماز پڑھ رہا ہے آزاد فرما دیتے۔

(۴) ایک موقع پر جناب امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ مسجدِ نبوی شریف سے باہر نکلے (یہ ایک خاص واقعہ ہے الراقم اسے کتاب الشّھامۃُ العنبریہ من مولد

خیر البریۃ ۱۳۰۵ھ مصنف نواب محمد صدیق حسن خان بھوپالی کی بجائے تفسیر ضیاء القرآن ج پنجم سے نقل کرے گا)۔

اظہار کا بیان:

اسلام سے پہلے عرب میں یہ رواج تھا اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہتا ''اَنْتِ عَلَیَّ کَظُھرِ اُمِّیْ'' تو مجھ پر اس طرح ہے جس طرح میری ماں کی پشت'' تو نکاح ٹوٹ جاتا۔

اسلام میں سب سے پہلے جو ظہار کا واقعہ پیش آیا وہ یہ ہے:

اوس ابنِ صامت رضی اللہ عنہ اپنی بیوی حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت ثعلبہ (جو کہ بوڑھی تھیں) غصہ سے کہہ بیٹھے، انتِ کظہر امّی۔

حضرت خولہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرنے لگیں (واقعہ مذکورہ) ...... کیا ہمارے لئے گنجائش ہے کہ ہم ایک ساتھ رہ سکیں فرمایا'' تیرے بارے میں ابھی تک مجھے کوئی حکم نہیں ملا''۔

وہ بار بار کہتی رہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے بار بار آسما کی طرف منہ اٹھاتیں اور عرض کرتیں۔ جبریل امین علیہ السلام پارہ ۲۸ کی ابتدائی آیات (سورۃ المجادلۃ کی ابتدائی آیات) لے کر نازل ہوئے۔

قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِھَا وَتَشْتَکِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ق وَاللّٰہُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَکُمَا ط اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ O

''بے شک اللہ تعالیٰ نے سن لی اس کی بات جو تکرار کر رہی تھی اپنے خاوند کے بارے میں اور ساتھ ہی شکوہ کئے جاتی تھی اللہ سے (اپنے رنج وغم کا) اور اللہ سن رہا تھا تم دونوں کی گفتگو بے شک اللہ (سب کی باتیں) سننے والا (سب کچھ) دیکھنے والا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یا خولۃ البشری۔ اے خولہ مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تیرے بارے میں حکم نازل فرما دیا'' اوس رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے فرمایا ''غلام آزاد کرو'' عرض کیا ''میرے پاس کوئی غلام نہیں'' فرمایا ''دو ماہ متواتر روزے رکھو'' عرض کیا'' اگر میں تین مرتبہ دن میں نہ کھاؤں تو میری بینائی جواب دینے لگتی ہے۔ فرمایا'' پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ'' عرض کی'' آقا میں بہت غریب ہوں''۔

اس غریب پرور آقا کریم و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پندرہ صاع اپنے پاس سے عطا فرمائے انہوں نے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلایا اس طرح حضرت خولہ رضی اللہ عنہا اپنے گھر میں آباد ہو گئیں۔

تعظیم بزرگان:

ایک دفعہ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو روک لیا اور نصیحت کرنے لگیں کہا اے عمر رضی اللہ عنہ آپ کو ایک طفولیت و جوانی کے دن یاد ہیں؟۔ پھر تمہیں عمر کہا جانے لگا اور اب تمہیں لوگ امیر المومنین رضی اللہ عنہ کہنے لگے ہیں پس اے عمر! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو جو شخص موت پر یقین رکھتا ہے اسے اندیشہ ہوتا ہے کوئی ضروری چیز رہ نہ جائے جسے حساب کا یقین ہوتا ہے وہ عذاب سے ڈرتا رہتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ بڑے صبر و تحمل سے کھڑے اُن کی نصیحت کو سنتے رہے جب کافی وقت گزر گیا تو لوگوں نے عرض کیا اے امیر المومنین اس بڑھیا کے لئے آپ اتنی دیر کھڑے رہیں گے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا اگر یہ مجھے صبح سے شام تک روکے تو میں کھڑا رہوں گا صرف نماز کے اوقات میں رخصت لوں گا۔ کیا تم نہیں جانتے یہ بوڑھی کون ہے؟ یہ خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا ہے جس کی فریاد کو اللہ تعالیٰ ساتھ آسمانوں کے اوپر سنا کیا یہ ہو سکتا ہے ربّ العالمین اس کی بات سنے اور عمر نہ سنے؟

متعلقہ سیدنا شہید المحراب رضی اللہ عنہ

(نورانی بیان از نواب صدیق حسن خان آف بھوپال)

۱) اضبط: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اضبط تھے...... اضبط وہ ہوتا ہے جو دونوں ہاتھوں سے یکساں کام کرے، سرخی آمیز سفید رنگ تھے مگر تیل کھاتے کھاتے گندم گوں پڑ گئے تھے۔

۲) ''محدّث'' والی حدیث متفق علیہ ہے۔

۳) حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موت پر اسلام روئے گا'' (حدیث مبارکہ)

۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ شریف کے بچوں کو اکٹھا فرما کر فرماتے کہ ''بچو! اللہ کے حضور دعا کرو کہ عمر رضی اللہ عنہ کی بخشش ہو جائے۔

(ماہنامہ دین فطرت فیصل آباد محرم الحرام ۱۴۲۶ھ)

۵) خوفِ خداوندی غرباء کی فریادرسی۔

تلخیص:

بیت المقدس شریف سے واپسی پر امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک بڑھیا کی جھونپڑی پر ہوا۔ بڑھیا نے کہا عمر رضی اللہ عنہ کا کیا حال ہے؟ جب سے وہ والی ہوئے ہیں تب سے مجھ کو ایک دینار ایک درہم بھی نہ پہنچا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا'' عمر رضی اللہ عنہ کو تیرا حال کیا معلوم! جبکہ تو دور رہتی ہے اس نے کہا'' سبحان اللہ!..... واللہ مجھ کو گمان نہ تھا کہ کوئی شخص حکمران ہو اور وہ نہ جانے کہ مشرق و مغرب کے مابین کیا ہوتا ہے۔''

امیر المومنین رضی اللہ عنہ روئے اور کہا'' اے عمر رضی اللہ عنہ تجھ سے تو بڑھیا بہتر جانتی

ہے'' فرمایا تو اپنا مظلمہ (واحد ہے مظالم کا بمعنی جو تجھ پر ظلم ہوا) یعنی وظیفہ نہ پہنچا) عمر رضی اللہ عنہ سے کس قیمت پر فراخت کرتی ہے؟ بڑھیا نے کہا مذاق نہ کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں مذاق کرنے والا نہیں یہ لے پچیس ہزار دینار میں نے تمہارا مظلمہ خرید لیا اسی دوران حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور کہا ''السلام علیک یا امیر المومنین'' بڑھیا نے سُنا سہم گئی اور ہاتھ اپنے سر پر مارا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''مت گھبرا'' بڑھیا بولی......

''ہائے افسوس! میں نے امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو ان کے روبرو گالیاں دیں'' فرمایا ''تجھ پر خوف نہیں اللہ تجھ پر رحم کرے''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوست کا ٹکڑا طلب فرمایا نہ ملا ایک پارہ اپنی مرقع میں سے لیا اور لکھا:

یہ وہ (چِٹ) ہے جو عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں عورت سے اس کا مظلمہ خریدا جب سے والی ہوا خدمت اس دن سے اس دن تک بدلے پچیس ہزار دینار کے اس سے کہ دعویٰ کرے اس پر محشر میں کھڑے ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے پس عمر رضی اللہ عنہ اس سے بری ہے اس پر علی رضی اللہ عنہ وابن مسعود رضی اللہ عنہ گواہ ہیں''

یہ رقعہ اپنے فرزند رضی اللہ عنہ کو دیا کہ جب مروں کفن میں رکھ دینا قبر میں تاکہ اپنے رب سے ملنے پر بری الذمہ ہو جاؤں یعنی مجھ سے جو کوتاہی ہوئی اس کا کفارہ ادا کر دیا چنانچہ وصیت پر عمل کیا گیا۔

خلیفوں سے لڑتی تھی ایک ایک بڑھیا

(خطبات ثنائی)

قبر اور کفن میں تبرک رکھنا (ایک اور نفیس ترین واقعہ)

ایک مرتبہ باہر سے مال آیا تقسیم کیا امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو زیادہ حصہ دیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا کہ میرا حق زیادہ ہے فرمایا: ان کا باپ تیرے باپ جیسا نہیں اور ان کے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم تیرے نانا کی مثل نہیں۔ امامین رضی اللہ عنہما نے یہ قصہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے فرمایا تم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان کو خوش کرو میں نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، حسنینؓ نے جا کر یہ حدیث سنائی۔ فرمایا: لکھوالاؤ۔ چنانچہ امامینؓ لکھوالائے۔

عن جبریل من اللہ عزو جل ان عمر سراج الاهل الجنته۔

نصیحت فرمائی (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) اپنے فرزند کو یہ تحریر میری قبر کفن میں دکھ دینا چنانچہ وصیت پر عمل کیا گیا۔

ایک اور آخری حکایت متعلقہ رعایا کی خبر گیری کرنا اور سادگی کی تعلیم دینے پر۔ آپ رضی اللہ عنہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) بازار جاتے قصاب خانہ میں جو شخص دو دن گوشت خریدتا ہے اس کے درّے مارتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دستر خوان پر ہمیشہ ایک ہی سالن ہوتا۔

شیخینؓ کو گالی دینے والے کا عبرت ناک حشر:

نواب صدیق حسن خان بھوپالی لکھتے ہیں ایک شخص ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیا کرتا تھا اس کی بیوی اور بیٹے منع کرتے وہ باز نہ آتا۔

اللہ تعالیٰ نے اسے مسخ کر دیا خنزیر کی شکل کر دی آواز بھی مثل آواز خنزیر اس کے گلے میں رسی ڈالی گئی اس کا بیٹا کھینچ کر باہر لے جاتا لوگوں کے پاس لوگ بغور دیکھتے پھر وہ مر گیا بیٹے نے اسے مزبلہ (کوڑا اسٹینڈ) میں پھینک دیا۔

(بحوالہ تکریم المومنین بتقویم مناقب خلفائے الراشدین ۱۳۰۰ھ تصنیف نواب والا جاہ سید محمد صدیق حسن خان مرحوم مغفور)

بے مثل تقویٰ:

۱: امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس بحرین سے مُشک و عنبر آیا فرمایا کوئی عورت چاہیے وزن کرنے والی تاکہ برابر برابر حصہ تقسیم ہو جائے آپ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا بولیں میں بخوبی وزن کروں گی۔ فرمایا تمہیں اجازت نہیں عرض کی کیا وجہ؟ فرمایا تمہاری انگلیوں میں خوشبو لگے گی تم اسے اپنی کنپٹی اور گردن پر ملو گی اس طرح خوشبو کا تم کو زیادہ حصہ مل جائے گا۔ (ایّام خلافتِ راشدہ)

۲: ایک بار کچھ عود آیا مقدار بہت کم تھی اس لئے تقسیم دشوار تھی کسی عزیز کو نہ دیا بلکہ کعبہ شریف میں بھیج دیا کہ بیت اللہ کو خوشبو سے بسایا جائے اب دنیا میں ایسے امین چشم فلک کو دیکھنے کہاں نصیب ہوں گے؟

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

''امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ اصحاب رضی اللہ عنہم پر اس طرح شفقت فرماتے جس طرح آدمی اپنے بال بچوں پر'' (ایام خلافت راشدہ از کنز العمال)

سادگی:

سادہ زندگی گزاری معمول کھانا کھاتے جب سفرِ شام میں بیت المقدس پہنچے پادری نے کہا ''ہماری کتب میں فاتح بیت المقدس کا جو حلیہ تھا وہی حلیہ اس خلیفہ کا ہے لباس میں بارہ پیوند ہیں''۔

میں پانی نہیں پی سکتا پھر خوبصورت برتین میں پانی منگوایا اسے اپنے قتل کا فکر تھا کیونکہ کئی بار بدعہدی کر چکا تھا اس لئے ڈر رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے جان بخشی فرمائی وہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

مولانا الطاف حسین حالی نے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی سادگی کا نقشہ مسدس میں کھینچا۔

نہ کھانوں میں تھی واں تکلیف کی گلفت
نہ پوشش سے مقصود تھی زیب و زینت
امیر اور لشکر کی تھی ایک صورت
فقیر اور غنی سب کی تھی ایک حالت
لگایا تھا مالی نے ایک باغ ایسا
نہ تھا جس میں چھوٹا بڑا کوئی پودا

قحط سالی کے دوران رعایا پروری کا بے نظیر نمونہ:

امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے قحط عام الرمادۃ میں ہزاروں اونٹوں پر گیہوں زیتون وغیرہ منگوا کر اہل حاجت میں تقسیم فرمایا یہ سن ۱۸ھ کا واقعہ ہے اس میں لوگ گھاس پھوس درختوں کے پتے اور ہڈیوں کو ستو بنا کر کھانے لگے تھے تمام صوبوں سے مرکز میں غلہ منگوایا سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شام سے غلہ کے چار ہزار اونٹ بھیجے (ازالۃ الخفاء مصنف شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ)

مصر کے گورنر عمر بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس قدر غلہ بھیجا کہ مصر سے مدینہ منورہ تک اونٹوں کی قطاریں بندھ گئی ایک لاکھ اردب غلہ تھا اردب قریباً دو من کا ہوتا ہے۔

امیر المومنین نے ایک لنگر خانہ جاری کیا جس میں سینکڑوں اونٹ ذبح ہو کر روزانہ گوشت پکتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اوپر گھی کا کھانا حرام ٹھہرالیا تھا صرف زیتون استعمال فرماتے قحط کا زمانہ نو ماہ رہا پورے نو ۹ ماہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ کھایا امام عبد الوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گوشت گھی اور دودھ اپنے نفس پر حرام ٹھہرایا تھا نہ ایک گھونٹ دودھ کا پیا اور نہ ہی ایک بوٹی تک کھائی پورے ۹ ماہ حتیٰ کہ چہرے کا رنگ بھی بگڑ گیا تھا گوراچٹا شگفتہ چہرہ بالکل سیاہ نظر آنے لگا (طبقات ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ سیرۃ عمر رضی اللہ عنہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ تہذیب الاسماء اشہر مشاہیر اسلام اصابہ لابن حجر رحمۃ اللہ علیہ)

واقعہ:

۱) ایک بار آپ کے غلام رضی اللہ عنہ کی نظر بازارِ مدینہ منورہ میں گھی پر پڑی چالیس درہم کا خرید لیا عرض کیا اب گرانی اور قحط کا اثر ختم ہے فرمایا اسے فقراء میں تقسیم کر دو جب تک یہ چیزیں عام طور پر نہ ملیں میرے اور میرے اہل وعیال پر حلال نہیں۔

۲) اسی دوران ایک شخص نے شہد کا شربت پیش کیا فرمایا جب تک عوام کی زندگی معمول پر نہ آئے اس وقت تک میرے لئے استعمال جائز نہیں ہے۔

۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام رضی اللہ عنہ نے اونٹ کی کوہان اور کلیجی کا گوشت پیش کیا اور بتایا آج عام لوگوں نے بھی اونٹ ہی ذبح کیا ہے کھالیں۔ فرمایا'' میں بُرا حاکم ہوں گا کہ اونٹ کے بہترین مقام کا گوشت کھاؤں اور لوگوں کو سردی رڈی کھلاؤں پیالہ اٹھوادیا خشک روٹی اور سرکہ سے پیٹ کو آسودہ فرمالیا۔ (ایام خلافت)

تجھے صاف کیوں نہ کہہ دوں جو ہے فرق مجھ میں تجھ میں
تیرا درد دردِ تنہا میرا غم غمِ زمانہ (جگر)

دس ہزار افراد مدینہ منورہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے اور چالیس ہزار افراد جو دور تھے ان کو کھانا بھجوا دیا جاتا تھا۔

موجودہ دور میں:

بھارت کی وزیر اعظم آندھرا پردیش قحط زدہ عوام کو دیکھنے گئیں ان کے دورے پر صرف دس لاکھ روپے خرچ ہوئے ایک بنگلہ میں پونے دو گھنٹے قیام کیا بنگلہ کی آرائش پر صرف ایک لاکھ روپے صرف کیے گئے دس منٹ کیے لئے تفریحی پروگرام بنایا گیا جس پر فقط چوبیس ہزار روپیہ خرچ کیا گیا۔
(ایام خلافت راشدہ بحوالہ روزنامہ دعوت دہلی سہ روزہ ایڈیشن ۹ جولائی ۱۹۶۶ء)

پاکستانی حکمرانوں کی عیاشی مذکورہ حال سے بدا جہا افزوں ترین ہے گاندھی جی نے صحیح مشورہ دیا تھا کہ حکمرانوں کو ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے نمونہ کو سامنے رکھنا چاہیے۔

گر زمانہ یاد ہے حضرت عمر فاروق ؓ کا
حاکمانِ وقتِ ھذا کی جہانبانی بھی دیکھ

احتساب کا ایک عجیب واقعہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بحرین کے حاکم تھے قلیل مدت کے بعد معزول کر دئے گئے واپس بلا لئے امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے تم نے سولہ سو ۱۶۰۰ دینار کے گھوڑے خریدے ہیں جواباً کہا میرے پاس گھوڑے تھے جن کے بچے پیدا ہوئے مجھے عطیات بھی ملے تھے۔

امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری روزی کے لئے وظیفہ مقرر تھا جو کچھ

تمہارے پاس ہے فالتو ہے واپس کر دو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس پر آپ کا حق نہیں ہے امیر المومنین رضی اللہ عنہ جلال میں آ گئے دُرّہ ہاتھ میں پکڑ کر اس قدر پیٹا کہ لہو لہان ہو گئے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میں یہ معاملہ اللہ پر چھوڑتا ہوں''۔ اور خاموش ہو گئے۔ (سیرۃ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ از جناب محمد الیاس عادل)

باب سوئم

- فاروق اعظمؓ بمطابق مولانا بدیع الزمان مترجم ترمذی شریف
- موافقاتِ قرآنی
- فضائل بحوالہ مسلم شریف و مشکوٰۃ شریف و تاریخ الخلفاء
- اقوالِ صحابہؓ و تابعینؒ و محققین و غیر مسلم مصنفین
- حلیہ مبارک
- قاری محمد طیب ناظم اعلیٰ دارالعلوم دیوبند کا خصوصی بیان
- اقوال متعلقہ شانِ شہید المحراب از مشاہیرِ اسلام

فضائل و مناقب

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بمطابق جامع ترمذی شریف جلد دوم
مناقب اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَبْنِ الخطّابِ رَضَیْ اللّٰہ تعَالیٰ عَنْہُ
فضائل میں سولہ احادیث ہیں ''اترا قرآن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق'' راوی ابن عمر رضی اللہ عنہ ''میری امت میں محدث ہے تو عمر بن الخطاب ہے'' راوی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حدیث حسن اور صحیح بمطابق امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ۔

محدث کون ہے؟

۱) بمعنی صادق بمطابق قاموس۔

۲) جو کمال فراست سے بات کرے۔

۳) جس کا ظن صحیح نکلے۔

۴) جس سے فرشتے بات کریں۔

۵) محدث ہے جس کی زبان پر حق ہو (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) حدیث سے ثابت ہے ''حق جاری ہوتا ہے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل میں'' حدیث ترمذی۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''رب نے میری رائے سے موافقت کی''۔

۶) جس کی رائے اقرب ترین آراء ہو حق سے ایسے تمام حضرات کے سردار حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب میں بھی حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بہت یاد فرماتے غیب بمعنی غائبانہ عدم موجودگی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو نبی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو صدیق اور حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما کو شہید فرمایا۔ (تین پہاڑوں پر ایسا فرمایا گیا) حدیث حسن ہے صحیح امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ۔

بیان از مترجم مآثر جمیلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بھی بہت ہیں مآثر بمعنی اچھے کام بعض باتیں اشارۃً مراد تھے نہ کہ مرد ید مُخلَصْ تھے نہ کہ مخلص۔

خواب:

قبول اسلام سے قبل ایک خواب دیکھا کہ ایک شخص نے گوسالہ ذبح کیا اور چیخ کر کہا...... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھبرا کر اٹھے ان کی بہن کا نام فاطمہ رضی اللہ عنہا اور بہنوئی کا نام فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر سعید بن زید رضی اللہ عنہ قبول اسلام کے بعد کفار آپ سے لڑتے رہے ایذا دیتے رہے جب ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما میں تکرار ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تعریف فرمائی۔ (بخاری شریف) (جامع ترمذی شریف جلد دوم ص ۶۶۸ مترجم مولانا بدیع الزمان رحمۃ اللہ علیہ)

ایک مغربی مؤرخ لکھتا ہے:

''اگر ایک اور عمر رضی اللہ عنہ پیدا ہو جاتا تو روئے زمین پر اسلام ہی کا پرچم لہراتا'' (اٹلس سیرۃ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تالیف از ڈاکٹر شوقی ابو خلیل ترجمہ از شیخ الحدیث حافظ محمد امین توضیح اضافہ از محسن فارانی ناشر عبد المالک مجاہد مدیر دار السلام الریاض لاہور فروری ۲۰۰۴ء)

حضرت عمرؓ سے مواخقتِ قرآنی:

امام الحفاظ، مفسر، محدث، مورخِ یگانہ، پانچ سو ضخیم کتب کے مصنف، بحالت بیداری حضور نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے کئی بار مشرف ہونے والے علامہ جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی قدس سرہ العزیز تاریخ الخلفاء میں رقم طراز میں:۔

''کسی اہم مسلے میں جو رائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیتے تھے اللہ تعالیٰ کا حکم

قرآن مجید میں اسی کے مطابق نازل ہوتا تھا قرآن شریف میں آپ رضی اللہ عنہ کی رائیں موجود ہیں جس طرح اپنی رائے یا تجویز کا اظہار فرماتے بالکل اسی طرح وحی نازل ہو جاتی''

آپ رضی اللہ عنہ کی رائے تائیدِ ربانی سے قیامت تک کے لئے شریعت و قانون و قرآنی آیت بن جاتی تھی آپ رضی اللہ عنہ کا لقب فاروق اور قرآن حکیم کے لئے فرقان استعمال ہوا فاروق اور فرقان (بمعنی حق و باطل میں امتیاز کرنے والے) کا مفہوم ایک ہی ہے۔

پہلا موقع اسیرانِ بدر کے بارے میں:

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ (پارہ ۱۰ سورۃ الانفال آیت ۶۷، ۶۸)

''نہیں مناسب نبی کے لئے کہ ہوں اس کے پاس جنگی قیدی یہاں تک کہ غلبہ حاصل کرے زمین میں تم چاہتے ہو دنیا کا سامان اور اللہ چاہتا ہے (تمہارے لئے) آخرت اور اللہ تعالیٰ بڑا غالب اور دانا ہے اگر نہ ہوتا حکم الٰہی پہلے سے (کہ خطا اجتہادی معاف ہے) تو ضرور پہنچتی تمہیں بوجہ اس کے جو تم نے کیا ہے بری سزا۔''

یہ آیات غزدہ بدر کے روز نازل ہوئیں مسلمان مالِ غنیمت اکٹھا کرنے اور قیدیوں کو پکڑنے میں لگ گئے دراصل اس سے قبل سورۂ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جنگی قیدیوں سے فدیہ وصول کرنے کی اجازت دے دی تھی لیکن شرط یہ تھی کہ پہلے دشمن کو اچھی طرح کچل لیا جائے۔

(تفسیر ضیاء القرآن، تفسیر تفہیم القرآن)

اہل مکہ نے فدیہ روانہ کیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں مسلمان ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چونکہ بدر میں آئے ہو فدیہ ادا کرنا پڑے گا عرض کی کہاں سے لاؤں؟ آنجناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" وہ مال کہاں گیا جو تم نے اور تمہاری بیوی نے فلاں جگہ دفن کیا تھا؟ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سراپا تصویرِ حیرت بن کر رہ گئے عرض کی میں مان گیا آپ اللہ کے سچے رسول ہیں جو خبر آپ نے دی اس کا علم سوائے میرے اور ام الفضل کے اور کسی کو نہ تھا۔ سیدنا صدیق اکبر یارِ غار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آخر یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم قوم ہیں ممکن ہے آگے چل کر مسلمان ہو جائیں فدیہ کا روپیہ آیندہ جہاد میں کام آئے گا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا یہ لوگ کفر کی جڑ ہیں ان سب کو قتل کیا جائے ہم میں سے ہر شخص اپنے عزیز کافر کو قتل کرے" جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" بعض کے دل نرم مثل دودھ کے ہیں اور بعض کے مثل پہاڑ سخت اے ابو بکر رضی اللہ عنہ تم ابراہیم علیہ السلام کی طرح ہو اور اے عمر رضی اللہ عنہ تم نوح علیہ السلام کی طرح ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے کو ترجیح دی۔

یہ دونوں آیات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق نازل ہوئیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فدیہ لے کر قیدیوں کو چھوڑ دیا تو ان آیات کا نزول ہوا۔

حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا تو تم میں سے اگلے جہاد میں ستر آدمی شہید ہوں گے غزوہ اُحد ۳ھ میں ایسا ہی ہوا وحی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق نازل ہوئی اور جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ کا فرمان بھی دوست ثابت ہوا جن سے فدیہ لیا گیا وہ خود بھی مسلمان ہو گئے تھے اور ان کی اولادیں بھی۔ (تفسیر نعیمی تاریخ الخلفاء تفسیر کبیر، تفسیر خازن، تفسیر روح المعانی، مسلم

شریف و دیگر بے شمار کتب معتبرہ)

دوسرا موقع عبداللہ بن اُبی (رئیس المنافقین) کا جنازہ:

مدینہ منورہ میں عبداللہ بن ابی ابن سلول منافقین مدینہ کا سردار تھا اس کے مرنے پر عبداللہ رضی اللہ عنہ (اس کا بیٹا) جو صحابی رضی اللہ عنہ تھا نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ کا جنازہ پڑھائیں اگر آپ نے نہ پڑھایا تو پھر اور کوئی مسلمان نہیں پڑھائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ پڑھانے کے لئے اٹھے تو حضرت عمر کھڑے ہو گئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور قبلہ کے درمیان حائل ہو کر فرمانِ خداوندی یاد دلایا جو منافقین کے کہنے پر آپ رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے بخشش کی دعا فرمائی تھی تو ارشاد ہوا تھا۔

(پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۸۰)

''اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ان منافقین کے لئے آپ بخشش کی دعا کریں یا نہ کریں اور اگر آپ ستر بار بھی دعا کریں گے تو میں ان کو معاف نہیں کروں گا اس لئے کہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اللہ منافقین کو ہدایت نہیں دیتا آپ نے فرمایا میں دعا کروں گا کہ مجھے اللہ نے کُلّی اختیار دے دیا ہوا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ تھا کہ آپ اسلام کے دشمن اور باغی کا جنازہ نہ پڑھائیں۔ (تفسیر کبیر ج ۴ ص ۴۸۴ مسلم شریف ج ۲ ص ۲۷۶) جبرائیل علیہ السلام فوراً یہ آیت لے کر حاضر ہوئے۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ۔

(سورہ توبہ آیت نمبر ۸۴)

''اے محبوب ان منافقین کے مرنے پر ان کا جنازہ نہ پڑھائیں اور نہ ہی ان کے قبر پر کھڑے ہوں''

اس سے پہلے جب ابن سلول بیمار ہوا تھا تو اس نے نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر عرض کیا تھا میرا جنازہ بھی پڑھانا میری قبر پر بھی کھڑے ہونا جسے رحمۃ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شانِ رحمت کے پیشِ نظر منظور فرمالیا تھا۔

عبد اللہ بن اُبی نے مرنے سے قبل بدن مبارک سے لگی ہوئی قمیص بھی طلب کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی قمیص نجس العین خبیث منافق کو کیوں دی ہے۔ فرمایا میری قمیص اس منافق کو کوئی فائدہ نہ دے گی لیکن مجھے امید ہے کہ اس قمیص کی برکت سے ہزار کافر مسلمان ہو جائیں گے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا...... قمیص کیوں دی؟

جواب نمبر ۱: حضرت عباس رضی اللہ عنہ بدر میں قیدی ہوئے ان کے بدن پر قمیص نہ تھی ابن سلول نے اپنی قمیص دے دی تھی اس احسان کو اتارا گیا۔

جواب نمبر ۲: ابن سلول کا بیٹا نیک اور صالح صحابی تھا قمیص لینے وہی آیا تھا جس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت عزت فرمایا کرتے تھے۔

جواب نمبر ۳: اللہ تعالیٰ نے بتا دیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ کے طفیل ایک ہزار منافقین خلوص کے ساتھ اسلام میں داخل ہوں گے

جواب نمبر ۴: آپ رحمۃ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم تھے کسی کو محروم نہ فرماتے۔

جواب نمبر ۵: خدا تعالیٰ کا حکم تھا واما السّائل فلا تنہر (سورۃ والضُّحٰی)

آیت نمبر ۷۹ سورۃ التوبہ نازل ہوئی جب منافقین نے شانِ صحابہ رضی اللہ عنہ اور اس سے قبل شانِ رسالت میں بے ادبی کی تو منافقین آئے اور دعائے مغفرت کی درخواست کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرنی چاہی تو آیت ۸۰ نازل ہوئی ابنِ سلول کے بیٹے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی درخواست پر دعا فرمائی تھی جب جنازہ پڑھا گیا تو آیت نمبر ۸۴ نازل ہوئی جس کا مفہوم یہ ہے کہ چونکہ منافقوں کا

طرزِ عمل وسلوک نہایت برا اور ناروا ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ بھی پہلے کی طرح نرمی نہ برتیں۔ (تفسیر ضیاء القرآن ج ۲ تفسیر نعیمی پارہ ۱۰ بخاری شریف تفسیر خازن کبیر، تفسیر روح المعانی، مسلم شریف خزائن العرفان، تفسیر نور العرفان)

تیسرا موقع پردہ کے بارے میں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کرتے کہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے پردہ کروایئے یارسول اللہ ﷺ حضور سراجاً منیرا ﷺ خاموش رہتے ایک دن سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا قضائے حاجت کے لئے باہر نکلیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھ کر کہا سودہ رضی اللہ عنہا میں نے تمہیں دیکھ لیا ہے مطلب یہ تھا کہ پردہ کا حکم نازل ہو جائے اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تمنا کے مطابق سورۃ احزاب کی آیت ۳۰ تا ۳۲، ۵۹ نازل فرمائیں۔

تلاوت وترجمہ قران مجید مترجم سے ازراہِ کرم ضرور دیکھ لیں اراقم صرف سورہ احزاب آیت نمبر ۵۹ کا ترجمہ لکھتا ہے)

''اے نبی مکرم! آپ فرمایئے اپنی ازواج مطہرات کو اپنی صاحزادیوں کو اور جملہ اہل ایماں کی عورتوں کو کہ (جب وہ باہر نکلیں تو) ڈال لیا کریں اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو۔''

چوتھا موقع شراب سے متعلقہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ شراب نوشی تمام برائیوں کی جڑا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے حضور رسالت مآب ﷺ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس بارے میں عرض کیا۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۱۹ پارہ دوسرا نازل ہوئی)

جس میں شراب کی مکمل طور پر ممانعت نہ فرمائی گئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

نے پھر درخواست کی تو سورۃ النساء کی آیت ۴۳ پارہ پانچواں نازل ہوئی اس میں بھی شراب پوری طرح حرام نہ ہوئی تھی تب ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک انصاری رضی اللہ عنہ اور ایک مہاجر رضی اللہ عنہ کو لڑتے دیکھا جو کہ نشے میں بھی تھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا اللہ !شراب کے بارے میں مفصل ہدایات عنایت فرما تو پارہ ساتواں سورۃ المائدہ آیت کریم ۹۰ نازل ہوئی (نوٹ آیات و ترجمہ قرآن حکیم سے دیکھ لیں) تو شراب مکمل طور پر حرام قرار پائی یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عالم اسلام کے لئے اور پوری نسلِ انسانی پر بھی عظیم احسان ہے اس وقت صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایمان پختہ تھے اسلامی تعلیم قلب و روح کی گہرائی میں بس گئی تو شراب کے حرام کا حکم آ گیا اور مسلمانوں نے فوراً ترک کر دی شراب نوشی میں بے شمار برائیاں ہیں، اسی لئے اس کو اُمّ الخبائث کہا جاتا ہے۔

اہل مدینہ منورہ نے اپنے گھروں میں رکھی ہوئی شراب گرائی تو مدینہ شریف کی گلیوں میں شراب بارش کے پانی کی طرح بہتی تھی جہاں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا مکان تھا اور شراب کا دور چل رہا تھا اس آیت کریمہ کا اعلان ہوا ان حضرات رضی اللہ عنہ نے شراب فوراً انڈیل دی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے جنتی ہونے کی بشارت دی اب اس جگہ مسجد ہے جسے مسجد فضیح کہتے ہیں قابلِ زیارت جگہ ہے مسجد کے صحن میں اب بھی چھوٹا سا کنواں ہے جس میں شراب ڈال دی گئی تھی الراقم نے اس مسجد کی زیارت کی ہے۔

نوٹ: امریکہ نے کئی سال شراب کی جدوجہد پر چھ کروڑ ڈالر خرچ کئے پچیس کروڑ پونڈ کا خسارہ برداشت کیا تین سو افراد کو تختہ دار پر لٹکایا پانچ لاکھ سے زائد افراد کو قید و بند کی سزائیں دیں، جرمانے کئے، جائیدادیں ضبط کیں، لیکن یہ سب کچھ بیکار ثابت ہوا اور بالآخر ۱۹۳۳ء میں شراب کو قانوناً جائز قرار دے دیا۔

(تفسیر ضیاء القرآن جلد اوّل ص ۵۰۸)

یہ اسلام کی قوتِ قاہرہ تھی جس نے اپنے ایک فرمان سے ساری قوم کو اس بلا سے رہائی دلادی فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیرا ذکر تو جوئے اور انصاب (پتھر جن کے لئے کفار جانور ذبح کرتے) ازلام تیر جن سے فال نکالتے کے ساتھ ملا کر کیا گیا ہے تیرا ستیا ناس ہو شراب جوا، شطرنج، تاش رام جبکہ تاش وغیرہ میں اس قدر انہماک ہو کہ نماز کی ہوش تک نہ رہے (تفسیر نعیمی پارہ ہفتم)

اسی طرح آجکل اکثر گھروں میں ٹی۔وی کا حال ہے اس پر فلموں، ڈراموں میچوں، گانوں وغیرہ میں اکثر افراد اسقدر مگن ہوتے ہیں کہ نماز تک کی پرواہ نہیں ہوتی غفلت کے پردے دلوں پر پڑتے ہیں اور بے شمار گناہ نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں فحش قسم کے ناچ گانوں سے بچے بچیوں کے اخلاقِ حسنہ برباد ہوتے جاتے ہیں عریاں لباس اور بے پردہ لڑکیوں کے ٹی وی پر آنے سے نوجوان نسل دین اسلام سے دور ہوتی جارہی ہے ہندوؤں کے تہوار بسنت اور یورپین فیشن کے مطابق ریس وغیرہ سرکاری طور پر منائے جاتے ہیں جس میں لڑکیاں بھی بے پردہ ہو کر حصہ لیتی ہیں۔

پانچواں موقع:

رسولِ معظم سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو نہ قبول کرنے والے منافق کی گردن اڑادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے۔

پارہ ۵ النساء آیت ۶۰ از ضیاء القرآن جلد ا ص ۳۵۶:

"کیا نہیں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی طرف جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ وہ ایمان لائے اس کتاب کے ساتھ جو اُتاری گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور جو اتارا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے (اس کے باوجود) چاہتے ہیں کہ فیصلہ

کرانے کے لئے (اپنے مقدمات) طاغوت کے پاس لے جائیں
حالانکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ انکار کریں طاغوت کا اور چاہتا ہے شیطان
کہ بہکا دے انہیں بہت دور تک۔"

علمائے تفسیر و حدیث نے اس آیت کریمہ کے شانِ نزول کے بارے میں یہ واقعہ ذکر کیا ہے۔

(بحوالہ ص ۳۵۷ تفسیر ضیاء القرآن ج اول اور دیگر بے شمار تفاسیر)

ایک یہودی اور ایک منافق کے درمیان تنازعہ ہوگیا، یہودی حق پر تھا اس نے اس بظاہر مسلمان (منافق) کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ کرانے کے لیے کہا، منافق نے کہا تمہارے عالم کعب بن اشرف کے پاس چلتے ہیں، یہودی رضامند نہ ہوا، چنانچہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دونوں پہنچے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ یہودی کے حق میں فرمایا، منافق کو پسند نہ آیا تو وہ یہودی کو لے کر جناب صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، وہاں سے بھی وہی حکم ملا۔

پھر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے، یہودی نے بتا دیا کہ آنجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب صداقت مآب رضی اللہ عنہ میرے حق میں فیصلہ کر چکے ہیں۔ جناب فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہاں میرے واپس آنے تک ٹھہرو! آپ رضی اللہ عنہ اندر گئے اور تلوار بے نیام کئے واپس آئے اور منافق کا سر قلم کر دیا...... اس پر مذکورہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو فاروق کے لقب سے سرفراز فرمایا۔ (تفسیر کبیر خازن)

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جو کہہ دیا وہ فرش پر بھی ہوگیا اور عرش پر بھی، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حق و باطل کے درمیان فرق کر دیا۔ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر نعیمی ج ۵ ص ۲۰۲ پر لکھتے ہیں: منافق

کے رشتہ دار بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شکایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا، پوچھا عرض کی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ نہ مانے اس کا فیصلہ میرے پاس یہی ہے اسی دم سیدنا جبریل علیہ السلام آیت کریمہ ۶۰ سورۃ النساء لائے۔ اس میں کعب بن اشرف یہودی کو طاغوت فرمایا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بمطابق حدیث شریف وقرآنِ حکیم خون سے بری فرمایا گیا۔

(تفسیر کبیر، خازن، بیضاوی، مدارک، روح المعانی، جلالین وغیرہ)

چھٹا موقع:

امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے بارے میں جو الفاظ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے وہی قرآنِ حکیم میں ربّ کائنات نے فرمائے۔

جب ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نان ونفقہ کی تنگی کے سلسلہ میں غیرت دلانے پر متحد ہوگئیں تو رب تعالیٰ نے فرمایا:

''کچھ بعید نہیں اگر نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم تم سب کو طلاق دے دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب تمہارے عوض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی بیبیاں عطا فرمادے جو تم سے بہتر ہونگی......'' (آیتِ مبارکہ ۵ سورہ تحریم)

جو الفاظ قرآن شریف میں آئے وہی بعینہٖ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمائے تھے۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

ساتواں موقع:

بحوالہ صحیحین شریف، راوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقامِ ابراہیم علیہ السلام

''جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کاش ہم مقامِ ابراہیم کو اپنی نماز کی جگہ بناتے تو اس کے بعد ہی یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ط

''ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ''

پتھر کا نام مقامِ ابراہیم ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہ اتنا عظیم ہے تو ہم اسے مصلیٰ نہ بنالیں۔ شاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس کا حکم نہیں دیا گیا۔ تب سورج ڈوبنے سے قبل ہی یہ آیتِ کریمہ آ گئی۔

یہ جنتی پتھر ہے جس پر سیدنا خلیل اللہ علیہ السلام تین بار کھڑے ہوئے:

(۱) جب آپ کی بیوی سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کی زوجہ محترمہ نے عرض کیا کہ میں آپ کا سر مبارک دھلا دوں؟ آپ گھوڑے سے اترے پتھر پر قدم رکھا۔

(۲) کعبہ شریف کی دیواریں اونچی ہوئیں، اسمٰعیل علیہ السلام تلاشِ پتھر کے لیے ابوقبیس پہاڑ پر گئے، جبرائیل علیہ السلام نے یہ پتھر بتایا جو سیدنا آدم علیہ السلام کے ساتھ دنیا میں آیا۔ جس قدر عمارت بلند ہوتی پتھر بھی اونچا ہوتا جاتا۔

(۳) بعد از تکمیلِ بیت اللہ شریف یہی پتھر ابوقبیس پر رکھا گیا، سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہو کر اعلان فرمایا اللہ کے بندو! حج کے لیے آؤ یہ آواز قیامت تک پیدا ہونے والی روحوں نے سُنی، جو روح خاموش رہی اُسے حج نصیب نہ ہوگا اس وقت آپ علیہ السلام کے قدم کا نشان اس پر نمودار ہوا۔

آٹھواں موقع:

علامہ شبلی نعمانی ''الفاروق رضی اللہ عنہ'' میں لکھتے ہیں:

اذان جو نماز کا دیباچہ اور اسلام کا بڑا شعار ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق وموافق قائم ہوا۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ الخلفاء میں یوں رقم طراز ہیں:

''پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان میں اشہد ان لاالٰہ الاّ اللہ کے بعد حیّ علی الصلوٰۃ کہتے...... جناب فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے تجویز پیش کی کہ کلمہ توحید کے بعد اشہد انّ محمد الرسول اللہ بھی کہنا چاہئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جس طرح عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کرو۔''

نواں موقع:

غزوۂ احد میں ابوسفیان کی پکار بحوالہ تاریخ الخلفاء

غزوۂ احد میں جب ابوسفیان نے کہا: اَفِی الْقَوْمِ فلاں......تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اس کا جواب نہ دو'' اور سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قول سے موافقت فرمائی، اس واقعہ کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند شریف میں بیان کیا ہے اور کہا ہے اس کے ساتھ یہ قصہ بھی ہے۔ عثمان بن سعید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ایک روز کعب احبار رضی اللہ عنہ نے کہا آسمان کا بادشاہ زمین کے بادشاہ سے افسوس کرتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سُن کر فرمایا مگر اس بادشاہ پر افسوس نہیں کرتا جس نے اپنے نفس کو قابو میں رکھا یہ سن کر کعب احبار رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ توریت شریف میں یہی الفاظ ہیں۔ یہ سن کر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سجدے میں گر گئے۔

دسواں موقع:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سو رہے تھے، آپ رضی اللہ عنہ کا ایک غلام بے دھڑک اندر چلا آیا اس وقت آپ رضی اللہ عنہ نے دعا فرمائی: الٰہی بغیر اجازت داخل ہونا حرام فرما دے۔ پس آیت استیذان (حصولِ اذن) نازل ہوئی، آیت نمبر ۲۷، ۲۸ النور)

''اے ایمان والو! نہ داخل ہوا کرو دوسروں کے گھروں میں اپنے گھروں

کے سوا جب تک تم اجازت نہ لے لو اور سلام نہ کر لو۔'' (تاریخ الخلفاء)

سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی دعا سے اسلامی طرزِ معاشرت کے قاعدے سکھائے گئے، بلا اجازت کسی کے گھر میں جھانکنا ممنوع ہے۔

''جو دوسروں کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانکے ان کے لیے جائز ہے کہ وہ اس کی آنکھ نکال دیں'' (صحیح مسلم شریف)

گیارھواں موقع:

ایک یہودی فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا جبریل علیہ السلام فرشتہ بھی ہمارا دشمن ہے، یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ O

آیت ۹۸ البقرۃ کے کلماتِ طیبہ دیکھئے ہو بہو یہی ہیں۔ جو کلمات زبانِ عمر رضی اللہ عنہ سے نکلے وہی اللہ تعالیٰ کی زبان سے یعنی انہیں الفاظ میں آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تاریخ الخلفاء) جلد ششم علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ نے بھی شرح مسلم شریف میں مناقبِ عمر رضی اللہ عنہ کے باب میں ان تمام مقامات کا ذکر کیا ہے حدیث کی تمام کتب میں بھی موجود ہیں۔

''رمضان شریف کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال ہوا''

بارھواں مقام:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائیں اور تمنائیں قیامت تک زندہ جاوید کرامتیں ہیں۔ بمطابق شریعت سابقہ شروع اسلام میں بھی بعد از نماز عشاء رات میں عورتوں سے جماع حرام تھا ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عشاء کی

نماز کے بعد اپنی بیویوں سے جماع کر لیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب غسل کیا تو رونے لگے اور اپنے آپ کو ملامت کرنے لگے پھر حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ کی اور آپ کی بارگاہ میں اپنے خطا کار نفس کی معذرت کرتا ہوں میں نے عشاء کے بعد اپنی بیوی سے جماع کر لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ تمہارا یہ کام نہ تھا دوسرے حضرات بھی معذرت کرنے لگے کہ ہم سے بھی خطا ہوگئی تب آیت کریمہ اُتری جس سے گذشتہ خطا کی معافی اور آئیندہ کے لئے صبح تک جماع کی اجازت دی گئی۔

(تفسیر کسیر در منشور)

بڑوں کی خطا چھوٹوں کے لئے عطا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خطاءً جماع ہوا اس کی برکت سے تا قیامت مسلمانوں کو آسانی حاصل ہوئی۔

نوٹ: علامہ سیوطی نے صرف بیس مقامات کا ذکر کیا ہے جہاں جہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق آیات قرآنی نازل ہوئی میں ایسی آیات کے راوی حضرت مجاہد ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور کئی محدثین ہیں، خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی راوی ہیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بھی امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ ابو عبداللہ شیبانی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور کئی محدثین رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں بعض بزرگوں نے بائیس مقامات بیان کئے ہیں۔

تیرھواں مقام:

صدیقہ کائنات پر تہمت لگی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مشورہ طلب فرمایا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ بخدا یہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر عظیم بہتان ہے۔ آیت ۱۶ سورہ نور میں بھی رب نے فرمایا!

سُبْحَانَکَ ھٰذَا بُھْتَانٌ عَظِیْمٌ

چودھواں مقام:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کلمات کہے وہی کلمات رب نے فرما دیئے۔ آیت ۱۳ سورۃ المومنون نازل ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا!

فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ۔

''پس بڑا بابرکت ہے اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے۔''

بعینہٖ یہی کلماتِ قدسیہ آیت ۱۴ المومنین میں حق تعالیٰ نے نازل فرمائے۔

پندرھواں مقام:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غزوۂ بدر کے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باہر نکلنے ہی کا مشورہ دیا تھا انفال آیت ۵ بھی اسی طرح نازل ہوئی۔ (تاریخ الخلفاء)

فضائل و کمالات:

ابنِ ابی الحدید (متوفی ۶۵۶ھ) شیعہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل میں احادیث۔

شرح نہج البلاغت ج ۱۲ ص ۱۷۷ مطبوعہ مؤستہ مطبوعاتی اسماعیلیان ایران مسانید صحیحہ اور دوسری مسانید میں احادیث مذکور ہیں۔ صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت ہے:

(۱) پچھلی امتوں میں محدث ہوتے تھے اس میں اگر کوئی محدث ہے تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (حدیث مبارکہ)

(۲) عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر وقار اور رحمت کلام کرتی ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور قلب پر حق کو جاری کر دیا ہے۔

(۴) عمر رضی اللہ عنہ کی دو آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے جو اس کو سیدھے راستہ پر قائم رکھتا ہے۔

(۵) اگر میں تم میں مبعوث نہ ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ مبعوث ہوتے۔

(٦) اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ہوتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں بہت زیادہ احادیث وارد ہیں، ہم نے صرف احادیث مشہورہ کے ذکر پر اکتفا کی ہے۔

اعتراض:

اگر عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر حق جاری تھا تو وہ صلح حدیبیہ میں مضطرب کیوں ہوئے؟ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے متفق کیوں نہیں تھے؟

جواب:

ہر بارے میں ان پر الہام نہیں ہوتا تھا، اکثر اوقات ان کی رائے صائب ہوتی تھی۔

اعتراض:

متعہ کو حرام کیوں کیا؟

جواب:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ شریعت کو تنسیخ کرنے کے مدعی نہیں تھے، ان کا مؤقف یہ تھا پہلے متعہ جائز تھا پھر حرام کر دیا گیا اور جس نے اب متعہ کیا میں اس کو سزا دوں گا۔''

ایسے اور بھی کئی اعتراض و جواب مندرج ہیں۔

(شرح مسلم شریف ج ٦ ص ٩٢٩، ٩٣٠ مصنف علامہ غلام رسول سعیدی)

فضیلتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر احادیث

لفظ ''عمر'' کا مصدر ''عمران'' بمعنی ''آبادی''۔ ''عمر'' بمعنی آباد رکھنے والا۔ (مراۃ ج ہشتم شرح مشکوٰۃ)

(۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا محل۔ (مشکوٰۃ شریف بحوالہ بخاری، مسلم راوی سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ)

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں جنت کا مشاہدہ کیا، دیکھا کہ اس میں ایک عورت جنتی گھر کی طرف بیٹھی وضو کر رہی ہے میں نے پوچھا یہ گھر کس کا ہے؟ ملائکہ نے کہا: یہ عمر رضی اللہ عنہ کا ہے، فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ! میں نے تمہاری غیرت کے پیشِ نظر اس گھر میں قدم نہیں رکھا اور واپس آ گیا''۔

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا: کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے غیرت کروں؟

تاریخ الخلفاء میں بھی یہ حدیث درج ہے۔

جامع ترمذی شریف میں یوں ہے:

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داخل ہوا جنت میں یعنی عالمِ رؤیا میں سو دیکھا میں نے ایک محل سونے کا، سو میں نے کہا یہ کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا ایک جوان کا کہ قریش میں ہے، میں نے خیال کیا کہ میں ہی ہوں پھر کہا میں نے کون ہے وہ؟ فرشتوں نے کہا وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں''۔

امام ترمذی علیہ الرحمتہ نے کہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم نے کہا اس حدیث سے مُبَشَّرٌ بِالْجَنَّۃِ ہونا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اور کمال قُرب ان کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے محل کو اپنا ہی خیال کیا۔

ترمذی شریف میں اگلی حدیث شریف کے راوی حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ ہیں اس کا بھی مضمون مذکورہ ہے اور ساتھ کمال حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں داخل ہونے سے بلال رضی اللہ عنہ کے نعلین کی آواز سنی جو کہ بوجہ ہمیشہ باوضو رہنے کے بلال رضی اللہ عنہ کو ملا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے محل کے بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱) مشکوٰۃ شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے بحوالہ بخاری و مسلم امام سیوطی علیہ الرحمتہ نے یہ الفاظ بھی روایت کیے ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ''اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے یہ بلندی بخشی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے صدقہ سے ہدایت دی۔ میرے مائی باپ ہیں آپ پر کیا غیرت''۔

(مراۃ جلد ہشتم شرح مشکوٰۃ)

۲) عرفہ (۹ ذوالحجہ) میں تمام مسلمانوں پر عمومی تجلی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر خصوصی تجلی (نظرِ کرم) منجانب اللہ ہوتی ہے۔

(حدیث شریف بحوالہ تاریخ الخلفاء)

۳) راوی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ۔ مشکوٰۃ شریف بحوالہ (مسلم و بخاری)

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ جب ہم سو رہے تھے تو ہمارے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے پی لیا حتیٰ کہ میں نے دیکھا

کہ سیرابی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ
عمر بن الخطاب کو دے دیا'' لوگوں نے عرض کیا'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعبیر کیا دی فرمایا علم۔

تشریح: دودھ لانے والا فرشتہ تھا اور دودھ علم دین تھا دودھ بہت زیادہ تھا رگ رگ میں سرایت کر گیا ناخنوں سے نکل کر بہنے لگا دودھ انسان کی پہلی غذا ہے اور علم پہلی روحانی غذا صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے تھے علم کے دس حصے کئے گئے تو (۹) حصے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دے گئے (مرقاۃ شرح مشکوۃ)

جامع ترمذی شریف جلد دوم میں بھی یہ حدیث ہے مترجم لکھتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا قوت علمیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کامل درجہ پر ہے اور انبیاء کے علوم کا قوی نمونہ ہے۔

۴) ایک اور خواب حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم راوی ابی سعید رضی اللہ عنہ مشکوۃ شریف بحوالہ مسلم شریف و بخاری شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں سو رہا تھا تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ مجھ پر پیش کئے جا رہے جن پر قمیصیں ہیں بعض سینے تک ہیں اور بعض اس سے بھی کم اور مجھ پر عمر بن خطاب پیش کئے گئے ان پر قمیض ہے وہ کھینچ رہے ہیں لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا تعبیر لی فرمایا دین۔

دوسری روایت میں بعض کی قمیض ناف تک بعض کے گھٹنے تک بعض کی آدھی پنڈلی تک اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قمیص ان کے قدموں کے پنجے تک ہے جو چلنے پر گھسٹ رہی تھی نبی کا خواب وحی ہوتا ہے معلوم ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ قوی دین والے ہیں اور کامل الایمان ہیں (مراۃ ج ۸ شرح مشکوۃ)

۵) راوی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مشکوۃ شریف بحوالہ مُتّفقٌ علَیہِ۔

ترجمہ حدیث از مراۃ روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے:

''فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ جب ہم سو رہے تھے کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنوئیں کے کنارے پر دیکھا جس پر ڈول تھا تو میں نے جیسا اللہ نے چاہا نکالا پھر اسے ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کے فرزند (صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) نے لے لیا تو اوس سے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے کھینچے میں کچھ ضعف تھا۔ اللہ ان کے ضعف کو بخشے پھر وہ چرسا بن گیا تو اسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لے لیا اور ان کے ہاتھ میں چرسا بن گیا حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو گئے اور داڑہ اختیار کرلیا۔

تشریح: بغیر من والا کنواں تھا (رکاوٹ کی دیوار کے بغیر)

یہاں ضُعف سے مراد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی مدت کی کمی کی طرف اشارہ ہے۔ ضعف سے مراد سستی یا کمزوری نہیں، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فطرتاً نرم دل تھے جو آپ رضی اللہ عنہ کو دعا دی گئی وہ کرم کے اظہار کے لیے ہے۔

ڈول کے چرسا بن جانے سے مراد یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اسلامی سرحدیں بہت دور تک پہنچیں گی۔ فتوحات بہت زیادہ ہونگی ان کا انتظام بھی آپ سنبھال لیں گے، اسلام پھیلائیں گے۔

<u>واڑہ:</u>

جہاں جانوروں کو کھلایا پلایا جاتا ہے باندھا جاتا ہے، باڑا سیرابی کی ابتداء حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہوگی اور تکمیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر۔

(مراۃ بحوالہ مرقاۃ)

۶) بخاری و مسلم، راوی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ،

''اے عمر رضی اللہ عنہ جس راستہ سے تم گزرو گے اس راستہ سے شیطان نہیں گزرے گا بلکہ وہ دوسرے راستہ سے جائے گا''

مشکواۃ شریف میں بھی طویل حدیث موجود ہے۔

۷) عمر رضی اللہ عنہ امت کے محدث (صاحبِ الہام) ہیں۔ بخاری و مسلم، راوی حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ جامع ترمذی شریف ج ۲ میں بھی اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا سے حسن صحیح روایت ہے۔ (بمطابق قاموس تلفظ مُحَدَّث ہے)۔

۸) بحوالہ ترمذی شریف، عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر اور قلب پر اللہ تعالیٰ نے حق جاری کر دیا ہے۔ راوی ابن عمر رضی اللہ عنہ مناقبِ عمر رضی اللہ عنہ میں دوسری حدیث۔

۹) قرآنِ مجید اُترا حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق۔ (راوی ابنِ عمر رضی اللہ عنہ، ترمذی شریف ج۲)

۱۰) میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔ (طبرانی، مشکواۃ، ترمذی) ترمذی شریف میں راوی عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (نبوت کی تمام صفات حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں پائی جاتی ہیں، اس حدیث سے ثابت ہے۔

۱۱) جن و انس اور شیطان حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھاگتے ہیں۔ ترمذی، راوی حضرتِ عائشہ سیدہ مجتہدہ، محدثہ، مفسرہ، عالمہ، فاضلہ، ولیہ صحابیہ صابرہ شاکرہ زاہدہ صائمہ روا کعہ ساجدہ طیبہ و طاہرہ رضی اللہ عنہا۔

۱۲) قیامت کے دن جس سے خدا تعالیٰ سب سے پہلے مصافحہ کرے گا اور سلام بھیجے گا اور ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کرے گا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (تاریخ الخلفاء بحوالہ ابنِ ماجہ رحمۃ اللہ علیہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ)

۱۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنت کے چشم و چراغ ہیں۔

(راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ، نزہۃ المجالس ج ۲)

۱۴) یہی وہ عظیم ہستی ہے کہ جس کے باعث فتنہ و فساد کے دروازے بند ہیں۔(حدیث)

۱۵) حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا سلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچا دیجئے اور فرمایئے ان کا غضب پسند اور عزیز ہے۔شب عرفہ کو رب تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو محبت کی نگاہ سے دیکھا۔

(نزہۃ المجالس ج ۲)

۱۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ عمر رضی اللہ عنہ کا دل ہر قسم کے کینے سے پاک فرمادے۔

۱۷) زین والوں سے میرے وزیر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

۱۸) اسلام عمر رضی اللہ عنہ کی موت پر روئے گا۔(طبرانی، راوی ابن کعب رضی اللہ عنہ)

۱۹) جس نے عمر رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھا۔ (طبرانی)

۲۰) راوی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا: آسمان کے ستاروں کے برابر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نیکیاں ہیں۔(مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں احادیث

(۱) شیخین (امامِ بخاری، امامِ مسلم) رحمہما اللہ نے سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کی زبانی لکھا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے خود سنا ہے:

"ایک چرواہا بکریں چرا رہا تھا کہ ایک بھیڑیے نے آکر اس کی ایک بکری پکڑلی، چرواہے نے جب اس سے بکری چھڑالی تو بھیڑیے نے

کہا اس پہاڑ کھانے والے دن کیا ہوگا جبکہ میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ اتنے میں ایک آدمی باربردار بیل ادھر سے لے کر گزرا، بیل نے میری طرف دیکھ کر کہا ''میں سامان لادنے کے لیے پیدا نہیں ہوا بلکہ میری تخلیق کاشتکاری کے لیے ہوئی'' یہ دیکھ کر لوگوں نے کہا سبحان اللہ بیل بھی باتیں کرتا ہے، اس پر ارشاد فرمایا میرے اس بیان کی تصدیق ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ کریں گے'' اگرچہ شیخین رحمۃ اللہ علیہ اس مجلس میں موجود نہ تھے لیکن سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے مکمل ایمان کو مدِ نظر رکھ کر تصدیق کرنے کو بیان فرمایا۔'' (مسلم و بخاری)

(۲) امامِ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوسعید خُدری رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد تحریر کیا ہے:

خلاصہ: ''میرے دو آسمانی وزیر، جبریل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام ہیں اور زمینی وزیر ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ۔''

دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہ...... ابوبکر و عمر، عثمان و علی اور عشرہ مبشرہ جنتی ہیں۔

(۳) ترمذی شریف، راوی انس رضی اللہ عنہ۔

''جب مہاجرین و انصار کی مجلس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لے جاتے تو مجلس کا کوئی فرد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نظر اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا البتہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نظریں بھر کر دیکھتے اور مسرت سے مسکراتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان دونوں کو دیکھ کر مسکراتے''

(۴) طبرانی رحمۃ اللہ علیہ، حاکم رحمۃ اللہ علیہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے:

''ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اس شان سے تشریف فرما ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں

کے ہاتھ پکڑ کر فرمایا روزِ محشر ہم اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔

(۵) ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، حاکم رحمۃ اللہ علیہ، طبرانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ:

''قیامت میں سب سے پہلے میں اُٹھوں گا اس کے بعد ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ۔ یہ دونوں میرے آنکھ کان ہیں''

(۶) بزاز رحمۃ اللہ علیہ، حاکم رحمۃ اللہ علیہ، راوی ابو اروی الدوسی رحمۃ اللہ علیہ ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ آئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا لاکھ لاکھ احسان ہے جس نے تم دونوں کو میرا معاون و مددگار بنایا ہے'' یہی راویت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے۔

(۷) ابو یعلی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد لکھا ہے جبریل کی آمد پر میں نے ان سے عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کرنے کو کہا۔ انہوں نے جواباً کہا فضائل عمر رضی اللہ عنہ بیان کرنے کے لئے عمر نوح علیہ السلام درکار ہے اور تب بھی بیان فضائل عمر رضی اللہ عنہ ختم نہ ہوگا اور واقعہ یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مناقب و فضائل کا ایک جزو ہیں۔

(۸) امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ''اگر تم مشورہ پر متفق الرائے ہو جاتے تو میں ہرگز تمہاری رائے سے اختلاف نہ کرتا۔

(۹) طبرانی رحمۃ اللہ علیہ و سعد رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کسی نے دریافت کیا عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں مفتی کون تھا؟ جس پر براء ابن عمر نے جواب دیا کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم۔

ابو القاسم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان بیان ہے عہد رسالت میں چاروں خلفاء فتویٰ دیا

کرتے تھے۔

۱۰) طبرانی رحمۃ اللہ علیہ، راوی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ "ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ خصوصی امتی ہوتے ہیں اور میری امت کے مخصوص صحابی ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم ہیں۔

۱۱) ابنِ عساکر رحمۃ اللہ علیہ راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ پر اللہ اور مہربانیاں کرے انہوں نے اپنی بیٹی کی مجھ سے شادی کی دار ہجرت مدینہ منورہ تک مجھے پہنچایا اور بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کیا...... اور عمر رضی اللہ عنہ پر بھی مہربانیاں کرے اللہ عثمان رضی اللہ عنہ پر بھی مہربانی کرے اور اے اللہ! علی رضی اللہ عنہ جہاں کہیں ہوں ان کے ساتھ حق قائم رکھ"۔

۱۲) امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع سے واپسی پر برسرِ ممبر حمد و ثنا کے بعد فرمایا" لوگو! ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے کبھی رنجیدہ نہیں کیا اس لئے یاد رکھو میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے راضی اور خوش ہوں نیز یاد رکھو عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم اور ابتدائی مہاجروں سے بھی خوش ہوں"۔

۱۳) ابن عساکر رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم سے محبت رکھنا ایمان ہے اور ان سے بغض و عداوت رکھنا کفر ہے۔

۱۴) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم کی محبت و معرفت دراصل عین سنت اور سنت کی پیروی ہے۔

۱۵) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے مجھے اپنی امت سے امید ہے کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم سے ویسی ہی محبت رکھے گی جیسی کلمہ طیبہ کو عزیز رکھے گی" ارشاد فرمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم (تاریخ الخلفاء مترجم علامہ اقبال الدین احمد اور مصنف علامہ حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

بحوالہ جامع ترمذی جلد دوم باب صحابہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت میں

۱) راوی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ''دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی لگے گی اس مسلمان کو جس نے دیکھا مجھ کو یا دیکھا اس کو جس نے دیکھا مجھ کو''

۲) باب بیعت رضوان والوں کی فضیلت بحوالہ ترمذی شریف جلد دوم راوی جابر رضی اللہ عنہ ''دوزخ میں داخل نہ ہوگا جس نے بیعت کی درخت کے نیچے'' یہ حدیث حسن صحیح نے بحوالہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ)

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

۳) باب اصحاب رضی اللہ عنہم کی خدمت میں جو بے ادبی کرے (چھ احادیث)

۱) اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے اصحاب کے بارے میں اور ان کو ہدف ملامت نہ ٹھہراؤ میرے بعد۔

۲) راوی بریدہ رضی اللہ عنہ ''میرا کوئی صحابی ایسا نہیں کہ کسی زمین میں مرجائے مگر وہ قیامت کے دن ان کا پیشوا اور نور ہو کر آئے گا۔

۳) راوی ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''جب تم ان لوگوں کو دیکھو کہ میرے اصحاب رضی اللہ عنہم کو برا کہیں تو کہو اللہ کی لعنت ہے تمہارے فساد پر'' (بحوالہ مشکوٰۃ شریف فضائل و مناقب)

ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم میں غالباً (۹) احادیث ہیں چند ایک کا خلاصہ یا مفہوم یا مکمل ترجمہ:

۱) راوی ابن عباس رضی اللہ عنہ: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ برائے غسل تختے پر رکھے گئے (کیونکہ شہادت حقیقی نہ تھی شہادت حقیقی وہ ہے کہ زخمی ہوتے ہی فوراً وفات پا جائے) شہید حقیقی کے لئے نہ غسل ہے نہ کفن حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخم کھا کر کئی دن زندہ رہے اس لئے آپ کو غسل دیا گیا بحوالہ مراۃ جلد

ہشتم) ایک شخص میرے پیچھے آئے اور کہنی میرے کندھے پر رکھی کہنے لگا (نعش کو مخاطب کر کے) اللہ تعالیٰ تم پر رحمت کرے میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تم کو اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے بہت سنتا رہا میں اور ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہم وہاں تھے میں اور ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہم نے یہ کیا اور میں اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم چلے اور میں اور ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہم داخل ہوئے اور میں اور ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہ نکلے میں نے مڑ کر دیکھا وہ تو علی ابن طالب تھے مسلم و بخاری)

۲) علیین (جنت میں سب سے اونچا مقام) والے جنتیوں کو ایسے نظر آئیں گے جیسے اہل زمین کو ستارے حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہم سارے علییّن والون سے افضل واعلیٰ ہوں گے جب یہ جنت کے نیچے درجوں میں جھانکیں گے تو ان میں ایسی چاندنی پھیلے گی جیسے چودھویں کے چاند کی زمین پر (شرح ستہ) راوی ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ)

۳) ''میرے بعد ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرو'' راوی حذیفہ رضی اللہ عنہ۔

(مشکوٰۃ بحوالہ ترمذی)

اقوال صحابہؓ وسلف صالحین سیدنا حضرت عمرؓ کے بارے میں :

۱) تمام روئے زمین پر مجھے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی اور عزیز نہیں ہے اور میں نے تمام انسانوں میں سے بہتر شخص کو اپنا خلیفہ بنایا۔

(ابو بکر صدیقؓ از ابن سعدؓ)

۲) جب تم صالحین رضی اللہ عنہ کا ذکر کرو تو تم عمر رضی اللہ عنہ کو کبھی فراموش نہ کرو۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

۳) علم کے دس حصوں میں سے نو حصے علم عمر رضی اللہ عنہ کو دیا گیا۔

(ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

۴) قیامت میں سب سے پہلے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ملے گا۔ (طبرانی رحمۃ اللہ علیہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ)

۵) جو مجھے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم پر فضیلت دے گا میں اسے اَسّی دُرّے ماروں گا۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ) اس روایت کے اَسّی راوی اور بے شمار اسانید ہیں۔

۶) انہوں نے دین کو مضبوط کیا خود بھی اس پر مضبوط رہے یہاں تک کہ دین کمال کو پہنچ گیا۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ایک گھڑی بیٹھنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے ہم غالب ہوتے چلے گئے۔

(عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

۹) اگر تمام عرب کا علم ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوسرے میں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری رہے گا۔ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

۱۰) ہم اس غرض سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہتے تھے کہ ان سے پرہیزگاری و تقویٰ سیکھیں۔ (میسور بن مخزومہ رضی اللہ عنہ)

(آئینہ خلافت مصنف جناب پروفیسر سعید اختر)

حضرت عمرؓ ائمہ اہل بیت اطہارؓ کی نظر میں:

۱) امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ کو کس قدر تقرب حاصل تھا؟ آپ نے بڑی

متانت سے جواب دیا جس قدر اب تم مزار شریف سے اُن کا قرب دیکھتے ہو۔

۲) حضرت عبداللہ بن حسن (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے پوتے فرماتے ہیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کیلئے طلبِ رحمت نہ کرے اللہ اس پر رحمت نہ کرے۔

۳) امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ کی ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم کے بارے میں کیا رائے ہے؟ فرمایا وہ دونوں امام تھے عادل تھے ہم اُن سے محبت رکھتے ہیں اور ان کے دشمنوں سے بے زاری کا اظہار کرتے ہیں''۔

۴) حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں'' جس نے فضائلِ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو نہ جانا وہ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جاہل ہے اور وہ بے دین ہے جو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کو برا کہے۔''

۵) حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ ہی کا ارشاد ہے کہ ان دونوں سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

۶) سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے جنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فراق محسوس نہ کیا ہوا گر ایسے کوئی ہوں تو وہ برے گھر والے ہیں۔

۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما حق و ہدایت کے امام تھے ہدایت یافتہ تھے راہِ حق پر چلنے والے تھے، کامیاب تھے، دنیا سے خالی پیٹ رحلت کرنے والے تھے۔

۸) جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما داخل ہوں گے۔ (راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ ازالۃ الخفاء)

۹) حضرت علی، حضرت حسن، حضرت حسین، رضی اللہ عنہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے کے عدل و انصاف کی بار بار گواہی دی پھر بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے

جاتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا!

''میرے بھتیجو! کیا تم میرے عدل و انصاف کی گواہی خدا کے سامنے دو گے؟'' اس پر دونوں اپنے والد رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنے لگے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''تم بھی گواہ ہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔'' (ازالۃ الخفاء مصنف شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ)

۱۰) حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں۔

(ارشاد امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ (ازالۃ الخفاء)

۱۱) ان کو سَبّ (لعن طعن) کرنے والے بے دین ہیں۔ (امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ)

غیر مسلموں کی نظر میں

سرولیم میور:

سرولیم میور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں بیان کرتا ہے۔

''عدل و انصاف بدرجہ کمال تھا...... سلطنت کو عمدگی سے سنبھالے رکھا''

پروفیسر تور آندرے:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دنیا بھر کے حکمرانوں میں نہایت امتیازی شان حاصل ہے اعظم کا لقب ان کے سوا کسی حکمران کو زیب نہیں دیتا دنیا کی طاقتور ترین سلطنت کے مالک تھے۔ تمام زندگی سادہ تھی لباس میں پیوند لگے ہوتے۔''

موسیولیبان رقم طراز ہے:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ جس قدر عمدہ منتظم تھے اسی قدر عمدہ سپہ سالار بھی تھے انصاف ضرب المثل ہے۔''

توضیح و مطلب ارشاد حضرت عمرؓ بابت چومنے حجرِ اسود کے:

آپ رضی اللہ عنہ نے بوسہ دیتے وقت فرمایا تھا میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے۔ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بوسہ نہ دیا ہوتا میں بھی نہ چومتا علامہ غلام رسول سعیدی شارح مسلم شریف لکھتے ہیں اس ارشاد سے حضرت عمر کی رضی اللہ عنہ کی غرض نو مسلموں کو توحید پر مستقیم کرنا تھا کیونکہ نو مسلم پتھروں سے محبت کرتے۔ دوسرے آپ رضی اللہ عنہ کی غرض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی تعلیم دینا تھا تاکہ بعض لوگ تعظیم اس طرح نہ کریں جیسے دورِ جاہلیت میں بتوں کی کرتے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا اسی وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا تھا۔

''یہ نفع بھی دیتا ہے اور نقصان بھی'' اور قرآن مجید سے علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہ سے ثبوت بھی دیا۔ ص ۴۹۸ ص ۴۹۹ پر ہے یہ جنتی پتھر ہے راوی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ: ''زمین پر اللہ کا ہاتھ ہے'' ''دایاں ہاتھ''۔ ''رب بندوں سے مصافحہ کرتا ہے۔''

رب کے ہاتھ کے قائم مقام جب کوئی بادشاہ کی خدمت میں جائے تو اس کی دست بوسی کرتا ہے یہ بیت اللہ ہے گھر والا گھر میں ہوتا ہے۔

ایک مضمون سیدنا عمر فاروق اعظمؓ:

اسم گرامی:

نام: عمر رضی اللہ عنہ، کنیت: ابو حفص۔

لقب:

فاروق اعظم قریش کے قبیلہ بنو عدی سے۔

دورِ خلافت:

۱۰ سال ۶ ماہ ۱۰ دن

عمر مبارک:

آپ کی عمر مبارک ۶۳ سال تھی۔

عمر انتخاب خدا تعالیٰ مرادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دعائے مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام عطائے خدا تعالیٰ التجائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ندائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ندائے خدا تعالیٰ عمر رضی اللہ عنہ عظیم ترین تحفہ خدا کا اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو دین اسلام کو عمر رضی اللہ عنہ کیا آئے اسلام کی عمر بڑھ گئی دارِ ارقم رضی اللہ عنہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی نعرہ تکبیر بلند فرمایا۔

صحن چمن کو اپنی بہاروں پہ ناز تھا
وہ آئے تو ساری بہاروں پہ چھا گئے

ایمان لائے تو اللہ کی بڑائی کھلے بندوں بیان ہونے لگی فرشتوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی جبرائیل نے مبارک باد دی اعلانیہ عبادت ہونے لگی کعبہ کا دروازہ کھلگیا مشرکین بدحواس ہو گئے دبدبۂ اسلام چھا گیا انقلابی دور شروع ہوا لات وعزیٰ کے پجاریوں میں صف ماتم بچھ گئی کعبے کو توحید پرستوں کی زیارت ہونے لگی مشن معمار کعبہ شروع ہوا۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا لقب پایا امیر المومنین کا اعزاز پایا آپ رضی اللہ عنہ کا خمیر بہشتِ بریں کی مٹی سے اٹھایا گیا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ہوتے۔ (حدیث) رائے سے مطابقت رکھنے والی آیات نازل ہوئیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حکومت، سیاست عدالتی نظام، دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا ملجاء وماویٰ قرار دیا آپ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو مولا علی رضی اللہ عنہ نے جند اللہ (خدائی لشکر) کا

لقب عطا فرمایا عیسائیوں نے کہا اگر دنیا میں ایک عمر رضی اللہ عنہ اور ہوتا تو دنیا میں کفر کا نام ونشان تک نہ ہوتا۔

آپ رضی اللہ عنہ رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر بھی کہلائے۔

خواہش عمرؓ:

شہادت اور شہادت بھی مدینہ منورہ میں خواہش پوری ہوئی روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دفن ہونا رب تعالیٰ نے نصیب فرمایا یارِ روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہلائے۔

اقوال عمرؓ:

۱) اگر غیب دانی کے دعویٰ کا خطرہ نہ ہوتا تو میں اعلان کرتا کہ پانچ اشخاص جنتی ہیں:

(الف) وہ محتاج جو صاحب عیال ہو اور صبر کرتا ہو۔

(ب) وہ عورت جس کا شوہر اس سے راضی اور خوش ہو۔

(ج) وہ عورت جس نے اپنے خاوند کو مہر معاف کر دیا ہو۔

(د) وہ جس پر اس کے والدین راضی ہوں۔

(ر) جو اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرے۔

۲) ایمان انسان خدا تعالیٰ کو دل سے پہچان کر زبان سے اقرار کرے اور حکم شرع پر چلے۔

۳) توبہ بُرے فعل سے ایسی توبہ کرے کہ پھر کبھی اس کا ارتکاب نہ ہو۔

۴) کسی شخص کی دیانتداری پر اس وقت تک اعتماد نہ کرو جب تک بوقت طمع اسے آزمانہ لو۔

۵) تین چیزوں سے محبت بڑھتی ہے:

الف) سلام کرنے سے۔

ب) مجلس میں جگہ خالی کرنے سے۔

ج) بہترین نام پکارنے سے۔

(ماخوذ ماہنامہ زادِ راہ فیصل آباد محرم الحرام ۱۴۲۵ھ صفر المظفر)

ایک واقعہ خوفِ خداوندی:

ایک دن فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اونٹ پر سوار ایک کوچہ میں سے گزر رہے تھے کہ کسی قاری نے اس آیت کو پڑھا..........

انَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ مَالَهُ مِنْ دَافِعٍ۔

"بے شک تیرے رب کا عذاب آنے والا ہے اس کو کوئی ٹالنے والا نہیں"

اس کو سنتے ہی آپ رضی اللہ عنہ کے ہوش جاتے رہے اور اونٹ سے بیخود ہو کر زمین پر گر پڑے وہاں سے اٹھا کر آپ رضی اللہ عنہ کو گھر لے گئے اور مدت تک اسی طرح سے بیمار رہے اور لوگ (اصحاب رضی اللہ عنہم) ان کی بیمار پرسی کو آتے رہے۔

حضرت عمرؓ کا تقویٰ:

خواہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

۱) ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور نماز کا دوبارہ اعادہ فرمایا چونکہ دورانِ نماز مجھے خیال آیا ہے کہ دشمن کے مقابلے میں صفیں درست کر رہا ہوں اس لئے دوسری طرف خیال جانے کی وجہ سے پھر نماز پڑھائی ہے جہاد فی سبیل اللہ بھی عبادت ہے، لیکن ایک عبادت میں دوسری عبادت کا طرف ہونا نقصان سمجھ کر دوبارہ نماز ادا کی۔

نگاہِ فاروقی:

۲) ایک بار آپ رضی اللہ عنہ نے زہر پی لیا اور انہیں یقین تھا کہ ابھی اثر نہیں

کرے گی کیونکہ ان کی نگاہ لوح محفوظ پر تھی اسی طرح امام حسین رضی اللہ عنہ کی نظر لوح محفوظ پر تھی آپ رضی اللہ عنہ روکنے کے باوجود کوفہ کی طرف گئے۔

(''انوارِ قمریہ'' ملفوظ شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی قدس سرہ)

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے!

یار دوجا فاروق عمرؓ سی عدل کیتا جس چھڑ کے
ایہ شیطان رجیم اُلایا پہنچے اندر پھڑ کے

فرماتے ہیں:

عمر خطابؓ خلیفہ ثانی اوہ فاروقؓ پیارا
جس دی تیغِ عدالت والی کیتا قتل کفّارا

(مولانا غلام رسولؒ)

جنات اور حضرت فاروق اعظمؓ:

(الفاروق 15 اگست 1957ء مدیر مسئول جناب احمد شاہ بخاری عربیہ دار الھدیٰ چوکیرہ سرگودھا۔)

کرہ ارض پر جنّات کا غلبہ اور تسلط طویل رہا۔ تخلیق آدمؑ سے پہلے بھی رہا تھا۔ جنّات میں نیک و بد ہر قسم کے لوگ میں ہر پیکر اور ہر شکل میں ظاہر ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

لاریب تاریخ انسانیت میں حضرت عمرؓ کی ذات بابرکات یگانۂ صفات تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ اللہ کے سوا کسی خوف کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ نیک جن دل وجان سے آپ رضی اللہ عنہ پر فدا تھے شیاطین آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر اس طرح خوف زدہ ہوتے تھے جیسا کہ شیر کو دیکھ کر بھیڑ بکریاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کئی احادیث میں اس امر کا اظہار فرمایا ہے:

۱) راوی امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا ...... "شیطان حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خوف کھاتا ہے۔"

۲) امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:
"اے عمر رضی اللہ عنہ! تحقیق شیطان تم سے ڈرتا ہے۔" (حدیث شریف)

۳) شیخین (امام بخاری وامام مسلمؒ) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: "اے ابن خطاب رضی اللہ عنہ! اس خدا کی قسم جس کے قبضے میں سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، جس راستے سے تم چلو گے شیطان اس راستہ سے کبھی نہیں گذرے گا۔" (حدیث شریف)

۴) امام محمد بن عیسےٰ ترمذی: حضرت سیّدہ صدّیقہ کائنات عائشہ رضی اللہ عنہا سے: "تحقیق میں شیطانِ جن انس کو دیکھتا ہوں کہ عمر رضی اللہ عنہ سے بھاگے جاتے ہیں۔ (حدیث شریف)

۵) علامہ ابنِ عساکرؒ سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے: "آسمان پر کوئی فرشتہ ایسا نہیں جو عمر رضی اللہ عنہ کی عزت نہ کرتا ہو۔ اور زمین پر کوئی ایسا شیطان نہیں جو عمر رضی اللہ عنہ سے ڈرتا نہ ہو۔" (حدیث شریف)

۶) معجم طبرانی اور مسند دارقطنی میں ہے: راوی سیّدہ امّ المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا
"جب سے عمر رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں تب سے شیطان جب ان کا سامنا کرتا ہے تو منہ کے بَل گر پڑتا ہے۔" (حدیث شریف)

۷) راوی سالم رضی اللہ عنہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ: ابو موسےٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس مدت تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حال کی خیریت کی خبر نہ پہنچی۔ انہوں نے ایک کاہنہ کے پاس جا کر آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا" وہ بولی آپ ٹھہر جایئے میں شیطان سے پوچھ لوں۔ جب شیطان آیا تو اس نے بتایا کہ میں نے

آپ رضی اللہ عنہ کو صوف کی چادر اوڑھے ہوئے اور صدقہ کے اونٹوں کو قطران ملتے دیکھا ہے۔ (علامہ سیوطی)

۸) امام مالکؒ نے مؤطا میں واقعہ لکھا ہے جو جناتی دنیا سے ہے۔ یہ واقعہ الراقم نے لکھا ہے آگے آئے گا۔

۹) جن اعمال سے شیطان بھاگتا ہے ان کا تعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات سے ہوتا ہے۔ مثلاً اذان۔ جسے احتلام کی شکایت ہو وہ سینے پر انگشت شہادت سے عمر رضی اللہ عنہ لکھ لے۔ یہ احتلام کا موثر ترین علاج ہے۔

۱۰) آپ رضی اللہ عنہ کے عہد تک شیطان مقہور و مغلوب رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت سے شیاطین کو کھُل کر موقع مل گیا۔

شہادتِ عمرؓ پر جنون کا نُوحہ مشہور ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آخری حج اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کو ساتھ لے کر کیا ہر طرف سے وصال اور شہادت کی خبریں ملتی رہیں زمین میں روپوش ہوتے ہی انسانی عظمت کا آفتاب گہنا گیا اندھیرے میں شیطان کے نصیب جاگتے ہیں۔ جناب محمد الیاس عادل سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں لکھتے ہیں۔ بلاشہ آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں یہ بات شامل ہے کہ شیطان لعین آپ سے ڈرتا تھا ایک واقعہ مختصراً۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی غزوہ سے تشریف لائے تو ایک عورت خدمت میں حاضر ہوئی عرض کیا نذر مانی تھی کہ جب آپ واپس تشریف لائیں گے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دف بجا کر اور گا کر اپنی خوشی کا اظہار کروں گی فرمایا اگر تم نے نذر مانی تھی تو پھر اجازت ہے ورنہ یہ ٹھیک نہیں عورت نے عرض کی بلاشبہ میں نے نذر مانی تھی اجازت پر دف بجانا شروع کر دی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ دف بجاتی رہی اچانک حضرت عمر رضی اللہ عنہ

بھی تشریف لے آئے عورت نے دف اپنی رانوں کے نیچے چھپا کر اس پر خود بیٹھ گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ! میری موجودگی میں تو یہ دف بجاتی رہی تمہیں دیکھ کر دف بجانا چھوڑ دیا "بے شک شیطان تم سے ڈرتا ہے" بحوالہ مشکوٰۃ شریف اس حدیث کے راوی حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ ہیں وہ عورت سیاہ فام لونڈی تھی یہاں نذر بمعنی نذرانہ عقیدت ہے۔ (مراۃ جلد ششم)

حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی آئے تو وہ عورت دف بجاتی رہی مشکوٰۃ میں بحوالہ ترمذی شریف ہے اس میں اس عورت کے فعل کو شیطانی نہیں کہا گیا اور نہ وہ عورت شیطان تھی بلکہ فرمایا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہیبت کا یہ عالم ہے کہ ان سے شیطان بھی ڈرتا ہے اور یہ عورت کیوں نہ ڈرتی ۔ ابو بکر و عثمان رضی اللہ عنہم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاروں ہستیوں سے عورت نہ گھبرائی ان میں رحم و کرم کا غلبہ تھا اس حدیث سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سلامتی اور تشریف آوری کی خوشی منانا عبادت مستحبہ ہے لونڈی پر پردہ نہیں۔ لونڈی کی آواز اجنبی سُن سکتا، دف بجانا مطلقاً منع نہیں، لہو ولعب کے لئے ہو تو منع ہے۔

(مرآۃ جلد ہشتم مصنف حضرت احمد یار خان گجراتی)

سیرت خلفائے راشدینؓ:

(مولانا عبد الشکور لکھنوی کے طویل مضمون سے صرف ایک روایت "الفاروق" ۱۵ اگست ۱۹۵۷ء) راوی ابوذر رضی اللہ عنہ ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تنہا بیٹھے تھے میں حاضر ہوا بیٹھ گیا۔ مختصراً ابو بکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سات کنکریاں تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی میں ان کو رکھا تسبیح پڑھنے لگیں میں نے گنگناہٹ سُنی جیسے شہد کی مکھیوں کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر رکھ دیں وہ خاموش ہو گئیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھا

کنکریاں تسبیح پڑھنے لگیں پھر عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھا انہوں نے تسبیح پڑھی پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پڑھی فرمایا یہ خلافتِ نبوت ہے۔

(مسند بزاز اوسط طبرانی بیہقی)

یہ روایت ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد جس قدر صحابہ رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے یکے بعد دیگرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک ہاتھ میں کنکریاں رکھیں کسی کے ہاتھ میں انہوں نے تسبیح نہ پڑھی۔

منقبت

ہیں درج نبوت کے گوہر صدیق، عمر، عثمان و علی رضی اللہ عنہم
ہیں تاجِ رسالت کے جوہر صدیق، عمر، عثمان، اور علی رضی اللہ عنہم
ان کے پاک وجودوں کے دم سے قائم ہے نظامِ ہر دو جہان
ہیں کشورِ دیں کے خاص افسر صدیق، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم
نادان ہے وہ مجہول ہے جو قائل بغض عداوت ہے
تھے آپس میں یہ شیر و شکر صدیق، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم
آسکتا نہیں شیطانِ لعین پاس ایسے مردِ مُجاہد کے
جو کرے وظیفہ شام و سحر صدیق، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم

(الفاروق ۱۵ اگست ۱۹۵۹ء)

عظمت و شانِ عمر رضی اللہ عنہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسی جامعیت کا کوئی آدمی دنیا میں نہیں ہوا شیخ الاسلام عظیم ترین محدث امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "آسمان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مثل

نہیں دیکھا۔" حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سینہ بے کینہ کو مکان کے مصداق تصور کرو جس کے مختلف دروازے ہیں ہر دروازے پر کئی اصحابِ کمال بیٹھے ہیں مثلاً ایک دروازے پر سکندر ذوالقرنین رضی اللہ عنہ جس کا ذکر خیر کو سورۃ الکہف کے دو رکوعوں میں تلاوت فرمایئے)

دوسرے دروازے پر شیروان عادل ہے (رعیت پروری دادگستری کے اوصاف والا) تیسرے دروازے پر سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سیدنا اما م مالک رحمۃ اللہ علیہ (علوم کے سرچشمہ والے) چوتھے پر سیدنا عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ۔ پانچویں دروازے پر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جیسے محدث چھٹے پر قرآن مجید کے قاری مثل نافع رضی اللہ عنہ اور عاصم رضی اللہ عنہ ساتویں پر حکماء و علماء مثل حضرت جلال الدین رومی شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ۔

اس مکان کے گرداگرد عوام و خواص کھڑے ہیں ہر درخواست دہندہ اپنی درخواست متعلق ہستی کو پیش کرتا ہے اور کامیاب ہوتا ہے۔

نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے" ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم تمام پیرانِ اہل جنت کے سردار ہیں اگلوں اور پچھلوں سب کے سوا انبیاء کے۔

حافظ ابن عبد البر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں یہ اعلان فرمایا" جو شخص مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم پر فضیلت دے گا میں اس کو مفتری کی سزا دوں گا" یہ اعلان اتنی تعداد میں ہوا کہ اس کے مخالف بھی اسے نہ چھپا سکے بحوالہ شرح نہج البلاغت شارح ابن بحرانی نے بھی نقل کیا ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے وزیر اعظم رہے (تاریخ الخلفاء)

حضرت عمر نے رضی اللہ عنہ ایک ہزار چھتیس شہر فتح کیے۔ سادگی کا یہ عالم کہ کمل کا کرتہ پہنتے جس میں ٹاٹ کے پیوند لگے ہوتے سوکھی روٹی پانی میں بھگو کر نمک

چھڑک کر کھالیتے اپنے ہی بیٹے پر حد جاری کردی۔

قرآن مجید کی تعلیم ہر مسلمان کے لئے جبری لازمی قائم کی تھی ابو سفیان رضی اللہ عنہ دورہ کرتے اور بچوں کی امتحان لیتے جسے قرآن یاد نہ ہوتا (بالکل ہی) اسے سزادی جاتی جو قرآن مجید پڑھ لیتا وظیفہ جاری کردیا جاتا قرآن شریف کے معانی مطالب و مسائل بھی تعلیم دئے جاتے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کوفہ میں گئے کوفہ کو علم سے بھر دیا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لے گئے تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے چار ہزار شاگردوں سے ان کا استقبال فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تم نے اس بستی کو علم سے لبریز کردیا۔"

نماز تراویح کی تجویز حفظِ قرآن کے لئے ایسی کامیاب ہوئی آج تک اس کی بدولت حفظِ قرآن مجید کا سلسلہ اور روایت قرآن حکیم کا تواتر قائم ہے۔

حمص میں عبادت بن صامت رضی اللہ عنہ دمشق میں ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس ایک وقت میں طلباء سولہ سو (۱۶۰۰) سے زائد ہوتے فلسطین میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو تعلیم کے لئے بھیجا سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب تراویح کے لئے گھر سے چلتے تو دعا دیتے یااللہ! جس نے ہماری مساجد کو روشن کیا تو اس کی قبر کو روشن کر دے (شروح اربع ترمذی)

علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو اسلامی ممالک میں قرآن مجید کے نسخے ایک لاکھ سے کم نہ تھے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ۲۸ ذوالحجہ کو زخمی ہوئے یکم محرم ۲۴ھ کو وصال فرما گئے قبہ خضرا میں دفن ہوئے۔

ہمسر ہے فلک کا اسے گردش بھی ہے لازم
آنکھوں میں پھرے قبۂ خضرائے مدینہ

زخمی حالت میں بے ہوش ہو گئے کسی نے کہا نماز فجر کا وقت جاتا ہے فوراً آنکھ کھول دی فرمایا ''مجھے جلدی نماز پڑھاؤ'' لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا صَلٰوۃَ لَہٗ ''جس کی نماز جاتی رہی اس کا ایمان جاتا رہا''...... بوقت جنازہ مدینہ منورہ میں قیامت برپا تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظر تازہ ہو گیا علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے ''رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم کا ذکر ہمیشہ اپنے ذکر کے ساتھ کرتے تھے ارشاد علی رضی اللہ عنہ جو نئے اعمالِ صالحہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایجاد کئے ان کا ثواب تا قیامت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا رہے گا۔

اقبال مسلم سو گیا شرکتِ اسلام کو زوال شروع ہوا
مال و زر گھر میں اوروں کے لئے اپنا یہ حال ہے کہ چولہا بجھا ہوا

(الفاروق ۱۵ مئی ۱۹۵۹ء)

محققین اور مورخین کی آراء بابت حضرت عمرؓ:

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شخصیت اتنی تابناک اور رفیع المرتبت ہے کہ جدید مورخین اور مستشرقین بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ سید امیر علی (جو کہ شیعہ ہیں) آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔ ترجمہ انگریزی عبارت ''وہ سخت مگر منصف مزاج تھے...... غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک تھے'' وفات پر اس طرح تبصرہ کیا ہے The death of Hazrat Umar was a real clamity of Islam.

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات اسلام کیلئے فی الواقعہ ایک عظیم سانحہ تھا)

☆ مشہور عیسائی مورخ سر ولیم مور آپ رضی اللہ عنہ کی وفات پر تبصرہ کرتا ہے۔
''اس طرح عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسلام کی سلطنت میں عظیم ترین تھے...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست، صبر اور قوت سے

شام مصر اور ایران فتح ہوئے“

☆ ایک اور مورخ ”اگر اسلام میں ایک عمر اور پیدا ہو جاتا تو دنیا بھر میں اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کا وجود ہی نہ رہتا۔“

(تاریخ اسلام از پروفیسر بشیر احمد تمنا)

عظیم ہستی عظیم روایت:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ ط

یہ حدیث شریف امیر المومنین ابی حفص عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے رواہ امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم (بخاری و مسلم)

یہ حدیث اصلاح وتربیت وقبولیت عمل کے باب کی نہایت اہم حدیث ہے اگر نیت نیک ہو تو عمل کا ثواب ملے گا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جامع صحیح اور امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے مصابیح کے شروع میں ہی حدیث درج فرمائی ہے حدیث شریف کی ہر ایک کتاب میں یہ موجود ہے اگر نیت درست نہ ہو گی تو ہر قسم کے ہر ایک نیک کام کا کوئی اجر نہیں ملے گا۔ اسلام کا ایک تہائی حصہ اس حدیث میں دریا بکوزہ کے مصداق سما گیا ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ایسا ہی ارشاد ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے یہ حدیث نصف العلم ہے

عقل وخرد کے مقابلہ میں قلب ونظر کو برتری وترجیح ہے

انفاق فی سبیل اللہ:

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایلاء فرمایا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیں تو میں جا کر (ام المومنین) حفصہ رضی اللہ عنہا کی

گردن مار دوں۔"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کو زمین کا قطعات دے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زمین کا نام ثمغ تھا یہود بنی حارثہ سے بھی زمین ملی اس کا نام بھی ثمغ تھا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ دونوں خدا کی راہ میں وقف فرما دیں ان شرائط پر بیچی جائے گی۔ نہ ھبہ کی جائے گی۔ نہ وراثت میں منتقل ہو گی۔

(کتاب الاخراج از قاضی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ)

منقبت:

فاتح قیصر بھی تو غارت گرِ کسریٰ بھی تو
دین و دنیا میں امیرِ ملت بھی تو

مجتہد بھی تو اور فقیہ بھی مرشدِ کامل بھی تو
مخزنِ حکمت بھی تو شہنشاہِ عادل بھی تو

تو نے اے فاروق اعظمؓ عدل کچھ ایسا کیا
دودھ سے پانی الگ اک دم میں کر کے رکھ دیا

ہے مساوات و اخوت میں بھی تیرا مقام
ہم نوالہ تیرے دستر خوان پر تیرا غلام

ساتھ لے کر اس کو جب کرتا تھا تو عزم سفر
چلتا تھا اس کی زمام ناقہ تو خود تھام کر

نام تیرا اے دعائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تابندہ ہے
قُربِ صدیقؓ و نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ و پائندہ ہے

بیان لبریز از محبت:

ایک مرتبہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے

کر عمرہ پر جانے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

''یا اخی! مجھے اپنی دعا میں یاد رکھنا''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے ''مجھے جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ''یا اخی'' ان تمام اشیاء سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ (سیرۃ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مترجم از محمد حسین ہیکل مصری)

ایک اہم حقیقت:

اگر دامادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے میں بڑی فضیلت ہے تو دامادِ علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ ہونے میں بھی بڑی سعادت ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ دامادِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ دامادِ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ ہیں۔

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت سیدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا اور اسد اللہ الغالب علی رضی اللہ عنہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں بے شمار کتبِ اہلسنت و جماعت و شیعہ حضرات و اسلامی تاریخوں میں یہ درج ہے (مقاماتِ صحابہ رضی اللہ عنہم از جناب افتخار الحسن زیدی رحمۃ اللہ علیہ بحوالہ فروع کافی جلد دوم کتاب النکاح اور کتاب تہذیب الکلام جلد دوم اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ از خدا بخش اظہر شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ بحوالہ کتاب الشرائع، شرح نہج البلاغت ابن الحدید م مجالس المومنین تاریخ طراز)

قابل توجہ!

ایک دن عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے کنگھی کیے اور عمدہ لباس پہنے آپ کے پاس آئے آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں دُرّے سے مارا وہ رونے لگے ان کا رونا دیکھ کر ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''آپ نے ان کو کس قصور کی سزا دی؟'' فرمایا میں نے یہ دیکھا کہ اس میں عمدہ لباس سے کچھ عجیب غرور سا ہو گیا یہی مناسب سمجھا کہ ان کے غرور کا سر جھکا دوں۔ (تاریخ الخلفاء از علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آخری حج ادا فرمایا مع امہات المومنین رضی اللہ عنہما تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جنات نے آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں منقبت پڑھی۔

خدائی شفقت ورحمت اور چہرہ اقدس سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ:

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ایک دن شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہ کا چہرہ دیکھتے تبسم فرماتے تھے فرمایا تمہارے چہرے کی طرف اللہ کی شفقت و رحمت متوجہ ہے بمثل شب عرفہ اللہ نے تمہیں اسلام کی کنجی بنایا ہے۔

گزشتہ صحائف میں ذکر:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب بن احبار رضی اللہ عنہ سے پوچھا کعب رضی اللہ عنہ نے کہا ''آپ کے متعلق لکھا آپ دینِ خدا کی خاطر کوئی خلاف کام برداشت نہیں کریں گے آپ کے بعد جو خلیفہ ہوں گے انہیں ایک ظالم جماعت شہید کرے گی پھر فتنہ و فساد پھیل جائے گا۔ (طبرانی ریاض النظرۃ)

ابنِ قفلِ جہنم:

عبداللہ بن سلام نے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے رضی اللہ عنہ سے فرمایا یا ابن قفلِ جہنم۔ آپ رضی اللہ عنہ سن کر حیران ہوئے والد محترم رضی اللہ عنہ سے عرض کیا آپ رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے اس کا سبب پوچھا۔

کہا میرے والدین آباؤاجداد نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ آخرالزمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ایک شخص ہو گا جسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہا جائے گا وہ جب تک زندہ رہے گا تب تک جہنم کا دروازہ بند رہے گا گویا وہ جہنم کا قفل ہو گا۔ (نزھتہ المجالس)

بوجہ گریہ زاری رخسار پر دو سیاہ نشان پڑ گئے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان "میں نے امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو ایک باغ میں روتے دیکھا اور یہ فرماتے "تم کہاں اور کہاں امیر المومنین کا درجہ اللہ سے ڈرو ورنہ تو پکڑا جائے گا"

حلیہ مبارک:

لمبا قد، سر کے بال جھڑے ہوئے، گورا رنگ، سرخی زیادہ، رخسار اندر کو بوجہ غضب آنکھیں سرخ ہو جاتیں، بڑھاپے کے آثار نمایاں، وجود مبارک حق و صداقت کا معیار، چہرہ سے نُور حق جگمگاتا تھا۔ (تاریخ الخلفاء از جناب سیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

متفرق بیان از مولانا قاری محمد طیب مہتمم دار العلوم دیوبند:

(اقتباسات از خطبات حکیم الاسلام)

۱) ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جدھر گھومتے ہیں حق بھی اُدھر گھومتا ہے۔ (ص ۳۱ جلد دوم خطبات)

۲) دورِ فاروقی رضی اللہ عنہ میں غرباء کو عدل وانصاف کے ذریعہ غالب کیا گیا۔

(ص ۸۳ جلد چہارم)

ایک لڑکی کی وجہ سے ضابطہ جاری کر دیا:

حدیث شریف میں ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو نگہداشت کرنے کے لئے نکلے ایک گھر سے کچھ گنگنانے کی آواز آئی عورت کی

آواز تھی نوجوان لڑکی عاشقانہ اشعار پڑھ رہی تھی۔

آپ رضی اللہ عنہ نے دستک دی کہ کون ہے گھر کے اندر؟

وہ لڑکی امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی آواز پہچان گئی اور سہم گئی جواب نہ دے سکی اس پر اور شبہ ہوا پھر ڈانٹ کر آواز دی گھر کے اندر کون ہے؟ لڑکی اور زیادہ دب گئی آپ رضی اللہ عنہ دیوار پھاند کر گھر میں داخل ہو گئے معلوم ہوا گھر میں نوجوان لڑکی ہے فرمایا تو کون ہے؟ کیوں گا رہی تھی؟ تمہیں معلوم نہیں اسلام نے عورت کی آواز کو بھی عورت بنایا ہے؟ تو نہیں سمجھی کہ تو گنہگار ہوئی۔

اب لڑکی نے جرأت کی اسے بھروسہ تھا کہ امیر المومنین عادل کامل ہیں لڑکی نے کہا امیر المومنین آپ مجھے طعنہ دے رہے ہیں کہ میں نے گناہ کیا۔ آپ نے تین گناہ کیے ہیں۔ قرآن و حدیث کی تین خلاف ورزیاں کی ہیں امیر المومنین رضی اللہ عنہ ٹھنڈے ہو گئے سہم گئے تین گناہوں کا سن کر مرعوب ہو گئے فرمایا بہن ! میں نے کیا گناہ کیے؟

اس نے کہا پہلا گناہ یہ ہے میں اجنبی لڑکی ہوں اجنبی لڑکی کے ساتھ کسی مرد کو خلوت جائز نہیں۔

دوسری بات یہ ہے قرآن کریم کا صاف حکم ہے گھر میں دروازے کے ذریعے داخل ہو آپ دیوار بھاند کر گھر میں آئے۔

تیسری بات یہ ہے کہ قرآن حکیم کا حکم ہے "کسی کے گھر میں داخل نہ ہو جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور سلام نہ کر لو۔

امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا بہن! اللہ مجھے معاف کرے واقعی میرے سے غلطی ہوئی لڑکی بولی میری خطا آپ نے کب کی ہے جو میں آپ کو معاف کروں۔ جس کی خطا کی ہے اس سے معافی چاہو اب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ واپس آئے

امیر کو امیر کی پولیس کو شبہ پر حق حاصل ہے کہ چھاپہ مار کر گھر میں داخل ہو آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کوئی گناہ نہیں کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اجازت تو لی ڈانٹ کر فرمایا کون ہے جو اندر گا رہا ہے؟ جب کوئی بولا نہیں شبہ ہوا پھر داخل ہونے کا حق تھا خلاف ورزی آپ نے کی یا لڑکی نے؟

امیر المومنین ہونے کی حیثیت سے وہ سب کچھ کر سکتے تھے اس کے باوجود آپ نے اپنے آپ کو گنگار کے مقام پر سمجھا کہ واقعی مجھ سے غلطی ہوئی تمام رات جاگ کر استغفار کیا عبادت کی روئے حالانکہ توبہ کی ضرورت نہ تھی۔

اب ضابطے کے مطابق آدمی بھیجا کہ اس لڑکی کو دربار خلافت میں حاضر کرو لڑکی لائی گئی فرمایا بہن میں نے توبہ کی اور اب مجھے یقین ہے کہ اللہ نے میرے گناہ کو معاف کر دیا تو اضعاً گناہ کہہ رہے ہیں ورنہ گناہ نہیں تھا پوچھا وہ گانا بجانا کیسا تھا؟ لڑکی نے کہا اصل واقعہ یہ ہے کہ میں ایک نوجوان لڑکی ہوں اور بھرپور جوانی ہے ابھی پندرہ دن میری شادی کو ہوئے تھے میرا خاوند بھی نوجوان ہے آپ رضی اللہ عنہ نے اسے فلاں محاذ کے اوپر فوج کے ساتھ بھیج دیا میں اس کے فراق میں یہ عاشقانہ اشعار پڑھ رہی تھی نہ میں زانیہ ہوں نہ بدکار ہوں۔ لڑکی کو اکرام کے ساتھ واپس کر دیا۔

ایک لڑکی کی وجہ سے پوری فوج کے لئے ضابطہ جاری کیا گیا:

ادھر لڑکی کو واپس کیا اور گھر میں آ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلیہ محترمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اگر نوجوان لڑکی کی شادی ہو اور نوجوان ہی خاوند ہو دونوں میں جدائی کر دی جائے تو کتنے دن صبر کر سکتے ہیں؟ کہ اس کے بعد بدکاری میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو فرمایا تین مہینے سے زیادہ نوجوان عورت صبر نہیں کر سکتی یہ الگ چیز ہے کہ اس کا دین مضبوط ہو اور اپنے اخلاق کی وجہ سے صبر سے برسہا برس بلکہ عمر بھی

گذارے۔ گفتگو طبعی خدمات کے اوپر ہو رہی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر سرکاری آرڈر جاری کیا ''جن شادی شدہ جوانوں کو جنگ پر بھیجا گیا ہے انہیں تین مہینے کے اندر واپس کیا جائے اور ان کی جگہ دوسرے سپاہی بھیجے جائیں تین مہینے یا تین مہینے سے زیادہ کسی نوجوان کو نہ رکھا جائے جس کی شادی ہو چکی ہو اور امکانی حد تک ان جوانوں کو فوج میں بھیجنے کی کوشش کی جائے جو شادی شدہ نہ ہوں تاکہ یکسوئی کے ساتھ جہاد کر سکیں اور شادی شدہ ہوں تو انہیں تین مہینے کے اندر اندر واپس کیا جائے قوم کے اخلاق کی نگداشت امیرالمومنین کا فرض ہے مذہبی معاملات میں پیشوائی بھی فرض ہے۔ (ص ۸۵،۸۶ جلد چہارم)

نہایت ہی اہم بیان:

شانِ وعظمت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ:

''اللہ رحے کیا ہی بہترین زمانہ و مملکت تھی فلاں کی یعنی حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کی کہ انہوں نے ٹیڑھے کو سیدھا کیا اور جس نے جان بوجھ کر کوئی نازیبا حرکت کی اُس کا علاج کیا سنتِ مطہرہ کو قائم کیا دنیا سے سفید چادر کی طرح رخصت ہوئے اللہ کے اطاعت کو پوری طرح ادا کیا خدا تعالیٰ سے ڈرا جس طرح ڈرنے کا حق تھا (البلاغتہ جلد ثانی خطبہ عمر ۲۴۹)

بحوالہ ترمذی شریف سارا قرنِ صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہ (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رضی اللہ عنہم) مغفور ہے ان میں کوئی داخل نار نہ ہوگا۔

''حبِ صحابہ عین حبِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بغضِ صحابہ رضی اللہ عنہم عین بغضِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اذیت صحابہ رضی اللہ عنہم عین اذیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اذیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عین اذیت خدائے اور اللہ اپنے موذی کو پکڑے گا۔''

(بحوالہ ''تکریم المومنین بتقویم مناقب خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم'' مصنف

نواب صدیق حسن خان بھوپالی)

شام کے گورنر کا کھانا اور حضرت عمرؓ کا رونا۔

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کے گورنر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے ملنے گئے خیمے میں ملاقات کی فرمایا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ! تیرے خیمے میں چراغ کوئی نہیں؟ کہا اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! گذارا ہی تو کرنا ہے فرمایا اپنا کھانا تو کھلاؤ...... ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے لکڑی کا پیالہ اٹھایا جس میں روٹی پانی میں بھگوئی ہوئی تھی خشک روٹی اس پر تھوڑا سا نمک ڈال کر حضرت امری المومنین رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے لقمہ اٹھایا بے اختیار آنسو نکلے فرمایا ارے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ! ملک شام کے خزانے فتح ہوئے اور تم نہ بدلے انہوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کر چکا تھا کہ جس مال پر چھوڑ کر جارہے ہیں اس مال پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوں گا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جس حال میں چھوڑ کر جارہا ہوں اسی حال میں تم نے میرے پاس آنا ہے دنیا کے چکر میں نہ پڑنا دنیا کے دھوکے میں نہ آنا مسلمان کے لئے اتنا کافی ہے گزارہ کے لئے اس کے پاس روٹی کھانے کو مل سکے۔ (ماخوذ: ایمان افروز واقعا از حضرت مولانا طارق جمیل فیصل آبادی جمع وترتیب مولانا محمد یوسف جام ۔رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ)

توجہ فرمایئے!

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ آیت ۳ الواقعہ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"قیامت اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو آتشِ جہنم میں نگوں سار کردے گی اور اولیاء اللہ کو جنت میں سر بلند و سرفراز کرے گی"

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ○

''کسی کو پست کرنے والی کسی کو بلند کرنے والی''۔ (تفسیر ضیاء القران جلد پنجم ص ۱۸۷ اشاعت ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ)

ایثار اور غریب نوازی کا نفیس ترین واقعہ:

ایک بار سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کھجور اور دودھ کو ملا کر حلوا بنایا اسی اثنا میں ایک مسکین آ گیا آپ رضی اللہ عنہ نے وہ حلوا اٹھا کر اس مسکین کو دے دیا اہل مجلس میں سے کسی نے کہا امیر المومنین رضی اللہ عنہ! اس لذیذ حلوے کی قدر یہ بے چارہ مسکین کہا سمجھ سکتا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسکین کا رب تو جانتا ہے کہ یہ کیا ہے۔
(تفسیر ضیاء القرآن جلد پنجم بحوالہ سورہ المزمل آخری آیت کریمہ کے ضمن میں)

حضرت عمرؓ ہمیشہ لذت وعشرت سے کنارہ کش رہے:

ایک روزہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر آرام فرماتے جو ریت پر بچھی ہوئی تھی اور ریت ایک پہلو کو لگی ہوئی تھی چمڑے کا ایک گدا جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قیصرو کسریٰ یوں آرام وعیش کی زندگی بسر کریں اور اللہ کا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم یوں ریت پر لیٹے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ آپ کی امت کو وسیع رزق عطا فرمائے سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ! کیا تم اس پر راضی نہیں کہ انہیں دنیا دے دی جائے اور ہمیں آخرت۔

اس حسنِ تربیت اور نگاہ شفقت کا نتیجہ تھا کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہمیشہ لذت وعشرت سے کنارہ کش رہے عہد خلافت میں بھی سادگی کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ شام تشریف لے گئے آپ رضی اللہ عنہ کے اعزاز میں بڑی پر تکلف دعوت کا

اہتمام کیا گیا دستر خوان پر رنگ برنگ کھانوں کو دیکھ کر فرمایا یہ تو ہمارے لئے ہے ان حقیر مسلمانوں کو کیا ملا جنہوں نے عمر بھر جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہ کھائی حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''...... لَھُمُ الْجَنَّۃَ......'' انہیں تو جنت مل گئی یہ سن کر آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسوں بھر آئے فرمایا وہ ہم سے بہت آگے نکل گئے۔ (خلاصہ و مفہوم تفسیر ضیاء القرآن جلد چہارم سورۃ الاحقاف آیت ۱۹ ص ۴۸۹ رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ)

قبلہ ام خواجہ صدیق احمد شاہ سیدی رحمۃ اللہ علیہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات ''انوار قمریہ'' میں بھی ہے

دین نبی دا وانگ یتیماں رو رو تے کرلاوے
کتھوں آوے عمر بہادر روندے نوں گل لاوے
اج جے ہوندا امیر عمرؓ روندے نوں گل لاوندا
جے اج ہوند عمرؓ بہادر باہوں پکڑ بٹھاندا

روزِ محشر اسلام کا حضرت عمرؓ کو تلاش کرنا:

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

قیامت کے دن اسلام بذاتِ خود اہل محشر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ڈھونڈتا ہوا آئے گا اور پھر ان کا ہاتھ تھام کر عرش الٰہی تک پہنچے گا اور یوں گویا ہوگا۔

''پروردگار میں چھپا ہوا تھا اور سمٹا ہوا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے غلبہ دلایا انہیں اس عمل کی جزا دے چنانچہ ابھی حساب ہو ہی رہا ہو گا کہ فرشتے آپ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھامے انہیں خُلد بریں میں لے جائیں گے۔

فرشتے بزمِ رسالت میں لے گئے مجھ کو
حضورِ آیت رحمت میں لے گئے مجھ کو

(علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

۱) محشر میں نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تینوں اس طرح اٹھیں گے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مفہوم امیر مینائی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان فرمایا ہے:

شیخینؓ دامانِ عبا تھامے ہوئے حشر میں
ہیں بیچ میں شاہِ زمن صلی اللہ علیہ وسلم اِک اِس طرف اِک اُس طرف

۲) سعید بن وہب کا بیان ہے سوید بن غفلۃ رضی اللہ عنہ ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملنے آئے عرض کیا بعض لوگوں سے ملا ہوں جو ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم کو ان کے درجے سے گرانے کی کوشش کرتے ہیں امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ غضبناک ہو گئے ممبر پر جلوہ افروز ہوئے مرتضوی رضی اللہ عنہ خطابت کے شاہکار کی تلخیص ''اس کی قسم جو دانے کو اگاتا ہے مخلوق کو پالتا ہے جو مومن ہو گا ان دونوں سے محبت کرے گا ان سے بُغض و عناد رکھنا شقاوت اور گمراہی ہے ان کی محبت باعث تقربِ الٰہی ہے اُن بدگوؤں کو برائی کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا۔''

(سیارہ ڈائجسٹ خلفائے راشدینؓ نمبر)

باب چہارم

- حضرت ساریہؓ اور نہاوند کی فتح
- زلزلہ رُک گیا
- جمرہ کا گھر جل گیا
- دریائے نیل کے نام مکتوب شریف
- عیسائی مسلمان ہو گیا
- بارش ہو گئی
- زمین نے حکم مانا
- ابو مسلمؒ کو آگ نے نہ جلایا
- سورج کی حدت ختم ہو گئی
- قبر میں بدن سلامت
- جو کہہ دیا وہ ہو گیا
- دور سے پکار کا جواب
- آگ بجھ گئی
- غیبی علم۔ نور بصیرت
- مردے سے باتیں کرنا، مبارک روح، خواب علی المرتضیٰؓ

کرامات

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بندۂ حقیر نے جو کچھ ابتداء تا آخر عرض کیا وہ کرامت ہی کرامت ہے تاہم مذکورہ عنوان کے تحت بھی چند ایک حسی کراماتوں کا بیان درج ذیل ہے:

ا۔ حضرت ساریہؓ اور نہاوند:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر بنا کر ایران کے علاقہ نہاوند بھیجا۔ وہاں جنگ شروع تھی مدینہ منورہ مسجد نبوی شریف میں آپ رضی اللہ عنہ جمعہ شریف کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے دورانِ خطبہ آپ رضی اللہ عنہ نے تین بار پکارا ......یاسَارِیَۃَ الْجَبَل...... (اے ساریہ رضی اللہ عنہ پہاڑ کے ساتھ رہو) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے تاریخ نوٹ کی جب فتح ہوئی اسلامی لشکر کا قاصد آیا تو قاصد نے بتایا لڑائی میں شکست ہو رہی تھی عین جمعہ کے وقت اچانک ہمارے کانوں میں تین بار آواز آئی یا ساریۃ الجبل ، یا ساریۃ الجبل ، یا ساریۃ ال جبل فاصلہ مدینہ شریف اور نہاوند کا تین ہزار دو سو میل تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ بھی ارشاد فرما رہے ہیں اور لشکر اسلامی کو ہدایات بھی دیتے ہیں جو ہزاروں میل کے فاصلے پر ہے اور اپنی آواز بھی اُن تک پہنچا رہے ہیں اِدھر سامعین و حاضرین مسجد نبوی شریف میں آپ کا وعظ سُن رہے ہیں۔(تفسیر کبیر جلد ۲۱ تاریخ الخلفاء سوانح کربلا۔ اوراقِ غم سیرۃ عمر رضی اللہ عنہ مقامات اولیاء) امام بیہقیؒ امام بونعیمؒ لکھتے ہیں کفار دونوں طرف سے لشکر کو گھیر کر مارنا چاہتے تھے۔

اسی ایک کرامت سے فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی تین کرامتیں معلوم ہوئیں۔

۱) نہاوند کا منظر سینکڑوں میل دور سے مسجد نبوی شریف میں دورانِ خطبہ دیکھ لینا قوت مشاہدہ عیاں ہے اور حضور علیہ السلام کا بھی معجزہ ہے۔"

۲) ان کی آواز جو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بلند ہوئی تھی سینکڑوں میل دور مقام نہاوند تک پہنچ گئی۔

۳) آپ رضی اللہ عنہ کی برکت سے فتح ہوئی اسی لئے علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

مرد سپاہی ہے وہ اس کی زرہ لا الٰہ
سایہ شمشیر میں اس کی پناہ لا الٰہ

(مظاہر حق جلد پنجم)

نہاوند میں حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ والی کرامت مذکور مشکوۃ شریف میں ہے راوی ابنِ عمر رضی اللہ عنہ حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کے ولاد ماجد الحصین یا ساریۃ الجبل ''پہاڑ کی پناہ لے'' دشمن پیچھے سے بھی حملہ کرنے والا تھا نہاوند جبل نہاوند میں ایک غار ہے اس غار سے آوازِ عمر رضی اللہ عنہ سُنی گئی (ریاض النضرۃ) اب تک لوگ غار کو معظم جان کر تبرک حاصل کرتے ہیں۔ (بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ شرح السنۃ فوائد ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

''یا ساریۃ الجبل'' والی کرامت ایام اسلام (تاریخ اقوام عالم) کی پہلی جلد میں مرتضٰی احمد خان نے بھی لکھی ہے اشاعت ۱۹۴۷ء۔ تکریم المومنین از نواب حسن بھوپالی۔

۲۔ زلزلہ رک گیا:

مدینہ منورہ میں زلزلہ آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جلال میں آکر دُرّہ زمین پر مارا اے زمین ...... اُسْکُنِیْ بِاِذْنِ اللّٰہ...... اللہ کے حکم سے ٹھہر جا پس زمین ٹھہر گئی اور اب تک مدینہ شریف میں دوبارہ زلزلہ نہ آیا۔ (تفسیر کبیر ازالۃ الخفاء مقدصہ دوم)

۳۔ جمرہ کا گھر جل گیا:

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ اس

نے کہا جمرہ (چنگاری) فرمایا تیرے باپ کا نام کیا ہے؟ اس نے بتایا شہاب (شعلہ) پوچھا تیرے قبیلہ کا نام کیا ہے؟ وہ کہنے لگا حرقہ (آگ) فرمایا تیرا وطن کون سا ہے؟ بتایا حرہ (گرمی) تم کہاں سے آئے ہو؟ کہا لظمی سے (شعلے والے) یہ سن کر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے اہل و عیال کی خبر لو وہ تو جل مرے" وہ شخص اپنے گھر گیا دیکھا واقعی گھر کو آگ لگ چکی تھی اور تمام افراد جل مرے تھے امام مالک علیہ الرحمۃ نے مؤطا شریف میں یہ روایت لکھی ہے اس کا تعلق جناتی دنیا سے ہے۔ (تاریخ الخلفاء)

۴۔ عروسِ نیل:

(دریائے نیل کے نام نامہ شریف بحوالہ تاریخ الخلفاء و دیگر کئی کتب)

جب مصر فتح ہوا لوگ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور بتایا کھیتی کا دارومدار دریائے نیل کے پانی پر ہے جب یہ خشک ہوتا ہے تو جاری نہیں ہوتا جب تک ایک کنواری لڑکی زیورات و نئے کپڑے پہنا کر دریائے نیل کی بھینٹ نہ چڑھائیں (ہمیں اس کی اجازت دی جائے) حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ نے اجازت نہ دی دریائے نیل بالکل خشک ہو گیا۔ امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو آگاہ کیا گیا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک چھٹی بنام دریائے نیل بھیجی "اگر تو خود بخود جاری ہوتا ہے تو مت جاری ہو اور اگر اللہ کے حکم سے جاری ہوتا ہے تو میں اللہ سے التجا کرتا ہوں کہ وہ تجھے جاری کر دے فقط۔" (نامہ شریف کا پورا متن الراقم نے نہیں لکھا)

یہ نامہ مبارک دریا میں ڈالا گیا فوراً دریا جاری ہوا معمولی سے سولہ گز پانی زیادہ چڑھ گیا اور آج تک کبھی بند نہ ہوا اور وہ جاہلانہ رسم بھی ختم ہوئی۔

(تاریخ "ایام اسلام" جلد اول میں یہ واقعہ کرامت لکھی ہے مصنف مرتضیٰ احمد خان ۱۸۶۶ھ)

۵۔ غیبی پہرے دار:

(عیسائی مسلمان ہو گیا)

تفسیر کبیر روم کے بادشاہ نے ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کیلئے بھیجا وہ مدینہ شریف آیا اور شاہی محل پوچھا پتہ چلا وہ تو صحرا میں لیٹے ہوئے ہیں دیکھا کہ عمر رضی اللہ عنہ ریت پر سوئے ہوئے ہیں وہ حیران ہوا یہ خلیفۃ المسلمین جس سے عرب و عجم کانپتے ہیں اس نے تلوار اٹھائی تو اللہ نے دو شیر بھیج دیے اس کی تلوار گر پڑی عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو وہ مسلمان ہو گیا۔ (تفسیر کبیر جلد پنجم ازالۃ الخفاء مقصد دوم)

۶۔ بارش ہو گئی:

ایک سال بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط پڑ گیا لوگ عمر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر میدان میں آئے دو رکعت نماز پڑھ کر دعا مانگی "یا اللہ تیرے بندے عمر رضی اللہ عنہ کے طفیل بارش مانگتے ہیں" بارش شروع ہو گئی۔ (ازالۃ الخفاء ج ۴)

۷۔ زمین نے حضرت عمرؓ کا حکم فوراً مانا:

مدینہ شریف میں ایک بڑھیا کے سر سے برتن گرا جس میں دہی تھا زمین میں جذب ہو گیا وہ غریب مائی روتی ہوئی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور فریاد کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمین کو حکم دیا" دہی فوراً "اُگل دو" چنانچہ سارا دہی زمین نے باہر اگل دیا اسی طرح ایک واقعہ تیل کا بھی پیش آیا جو کہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے (مذکورہ دہی والا واقعہ "تنویر الاصابر" سے لیا مصنف حضرت خواجہ محبوب عالم ہاشمی توکلی مجددی قادری سیدی قدس سرہ العزیز)

نوٹ ایک واقعہ اسی قسم کا ایک بوڑھی عورت کے تیل کا بھی پیش آیا تھا زمین نے آپ رضی اللہ عنہ کے حکم سے تیل اُگل دیا۔ (مراۃ جلد ہشتم)

۸۔ یمن میں اسود نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا:

ابو مسلم خولان رضی اللہ عنہ کو اسود بن قیس نے کہا مجھے نبی مانو ابو مسلم رضی اللہ عنہ نے

انکار کیا آگ جلا کر ابو مسلم رضی اللہ عنہ کو آگ میں ڈال دیا گیا آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ پھر ابو مسلم رضی اللہ عنہ کو جلاوطن کیا گیا وہ مدینہ منورہ میں امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے گلے لگالیا اور شکر ادا فرمایا کہ ربِ العزت نے تمہیں سنتِ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام عطا فرمائی ابو مسلم رضی اللہ عنہ نے اپنا واقعہ بیان نہیں کیا تھا بلکہ بتائے بغیر خود ہی امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے جان لیا تھا (علم لدُنی، کشف، مشاہدہ) فرمایا مجھے تمنا تھی کہ مجھے موت نہ آئے جب تک ابو مسلم رضی اللہ عنہ کو دیکھ نہ لوں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تم سے میری ملاقات کرادی۔

آج بھی ہو جو براہیم کا ایماں پیدا
آگ کرسکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

مراۃ جلد ہشتم شرح مشکوٰۃ شریف مصنف وشارح حضرت مفتی احمد یار خان گجراتی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ ابو مسلم رضی اللہ عنہ کا اصلی نام عبداللہ بن ایوب رضی اللہ عنہ تھا۔

۹۔ سورج کی حدت ختم ہوگئی:

ایک بار امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی چادر کو پیوند لگا رہے تھے بدن مبارک برہنہ تھا سورج کی دھوپ سے بدن مبارک کو اذیت پہنچی سورج کی طرف عتاب بھری نگاہ ڈالی۔ فوراً سورج گہنا گیا۔ گرمی کم ہو گئی مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ کو مثنوی شریف میں بیان فرمایا ہے۔

(شرح مثنوی شریف مصنف علامہ عبد العلی محمد بحر العلوم رحمۃ اللہ علیہ دفتر اول)

۱۰۔ قبر میں بدن سلامت:

ولید بن عبد الملک اموی کے دورِ حکومت میں جب روضہ شریف کی دیوار گر پڑی اور بادشاہ کے حکم سے تعمیر جدید کے لئے بنیاد کھودی گئی۔ تو ناگہاں بنیاد

میں ایک پاؤں نظر آیا لوگ گھبرا گئے خیال کیا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پائے اقدس ہے لیکن جب عُروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے دیکھا اور پہچانا پھر قسم کھا کر کہا یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قدم شریف ہے تو لوگوں کی گھبراہٹ ختم ہوئی۔ (بخاری شریف ج ۱)

تبصرہ اولیاء اللہ کے بدن کو مٹی نہیں کھاتی بلکہ کفن کو بھی میلا نہیں کرتی۔ (ماہنامہ امین الاسلام مئی ۲۰۰۲ء)

۱۱۔ جو کہہ دیا وہ ہو گیا:

ربیع بن امیہ بن خلف نے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اپنا یہ خواب بیان کیا کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے کہ میں ایک ہرے بھرے میدان میں ہوں پھر میں اس سے نکل کر ایک ایسی چٹیل میدان میں آ گیا جس میں کہیں دور دور تک گھاس یا درخت کا نام ونشان بھی نہیں تھا اور جب میں نیند سے بیدار ہو تو واقعی میں ایک بنجر میدان میں تھا آپ نے فرمایا کہ تو ایمان لائے گا پھر اسکے بعد کافر ہو جائے گا اور کفر ہی کی حالت میں مرے گا اپنے خواب کی یہ تعبیر سن کر وہ کہنے لگا کہ میں نے کوئی خواب نہیں دیکھا ہے میں نے یوں ہی جھوٹ موٹ آپ سے یہ کہہ دیا ہے آپ نے یہ فرمایا کہ تو نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو مگر میں نے جو تعبیر دی ہے وہ اب پوری ہو کر رہے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مسلمان ہونے کے بعد اس نے شراب پی اور امیر المومنین نے اس کو کوڑہ مار کر سزا دی اور اس کو شہر بدر کر کے خیبر بھیج دیا وہ ظالم وہاں سے بھاگ کر روم کی سرزمین میں چلا گیا اور وہاں جا کر وہ مردود نصرانی ہو گیا اور مرتد ہو کر کفر ہی کی حالت میں مر گیا۔ (ماہنامہ امین الاسلام مئی ۲۰۰۲ء)

۱۲۔ آگ بجھ گئی:

ایک بار مدینہ پاک کے ایک محلّہ میں آگ لگ گئی امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے

ایک رقعہ لکھا''

یا نَارُ اُسْکُنِیْ بِاِذْنِ اللّٰہ......

اے آگ اللہ کے حکم سے بجھ جا یہ رقعہ آگ میں ڈالا گیا تو فوری طور پر آگ بھسم ہوگئی۔ (تفسیرِ کبیر)

۱۳۔ دور سے پکار کا جواب:

امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے سرزمین روم میں مجاہد سلام کا ایک لشکر بھیجا پھر کچھ دنوں کے بعد بالکل ہی اچانک مدینہ منورہ میں نہایت ہی بلند آواز سے آپ نے دو مرتبہ یہ فرمایا:

یا لبیکاہ! یا لبیکاہ!

''یعنی اے شخص! میں تیری پکار پر حاضر ہوں''

اہل مدینہ حیران رہ گئے اور ان کی سمجھ میں کچھ بھی نہ آیا کہ امیر المومنین کس فریاد کرنے والے کی پکار کا جواب دے رہے ہیں؟ لیکن جب کچھ دنوں کے بعد وہ لشکر مدینہ منورہ واپس لوٹا اور اس لشکر کا سپہ سالار اپنی فتوحات اور اپنے جنگی کارناموں کا ذکر کرنے لگا تو امیر المومنین نے فرمایا کہ ان باتوں کو چھوڑ دو! پہلے یہ بتاؤ کہ جس مجاہد کو تم نے زبردستی دریا میں اتارا تھا اور اس نے یا عمراہ یا عمراہ! (اے میرے عمر! میری خبر لیجئے)

پکارا تھا اور اس کا کیا واقعہ تھا؟

سپہ سالار نے فاروقی جلال سے سہم کر کانپتے ہوئے عرض کیا کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ! مجھے اپنی فوج کو دریا کے پار اتارنا تھا اس لئے میں نے پانی کی گہرائی کا اندازہ کرنے کے لئے اس کو دریا میں اترنے کا حکم دیا چونکہ موسم بہت ہی

سرد تھا اور زور دار ہوائیں چل رہی تھیں، اس لئے اس کو سردی لگ گئی اور اس نے دو مرتبہ زور زور سے یا عمراہ! یا عمراہ! کہہ کر آپ کو پکارا۔

پھر یکایک اس کی روح پرواز کر گئی خدا گواہ ہے کہ میں نے ہرگز ہرگز اسکو ہلاک کرنے کے ارادہ سے دریا میں اترنے کا حکم نہیں دیا تھا جب اہل مدینہ سپہ سالار کی زبانی یہ قصہ سنا تو ان لوگوں کی سمجھ میں آ گیا کہ امیر المومنین نے ایک دن جو دو مرتبہ۔

یا لبیکاہ! یا لبیکاہ!

فرمایا تھا، درحقیقت یہ اسی مظلوم مجاہد کی فریاد و پکار کا جواب تھا۔

امیر المومنین سپہ سالار کا بیان سن کر غیظ وغضب میں بھر گئے اور فرمایا کہ سرد موسم اور ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکوں میں اس مجاہد کو دریا کی گہرائی میں اتارنا یہ قتل خطا کے حکم میں ہے لہٰذا تم اپنے مال میں سے اس کے وارثوں کو اس کا خون بہا ادا کرو اور خبردار! آئندہ کسی سپاہی سے ہرگز ہرگز کبھی کوئی ایسا کام نہ لینا جس میں اس کی ہلاکت کا اندیشہ ہو کیوں کہ میرے نزدیک ایک مسلمان کا ہلاک ہو جانا بڑی ہلاکتوں سے بھی کہیں بڑھ چڑھ کر ہلاکت ہے (ازالۃ الخفاء مقصد نمبر ۲/۲/۱۷۲)

۱۴۔ غیبی علم:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اعرابی کو دیکھا جو پہاڑ سے اتر رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا س کا لڑکا فوت ہو چکا ہے جس کو یہ دفنا کر آیا ہے اور اپنے بیٹے کے مرثیے میں اس نے سات عربی اشعار کہے ہیں اگر چاہوں تو میں تم کو وہ اشعار سنا سکتا ہوں۔ (مرقات اور مراۃ جلد ہشتم)

تھوڑی دیر کے بعد وہ اعرابی آپ کی خدمت میں آیا آپ نے پوچھا تو کہاں سے آیا ہے؟ اس نے بتایا فرمایا وہ سات اشعار ہمیں بھی سنا۔ اشعار سن کر آپ روئے کہ داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔

اعرابی نے پوچھا آپ کو میرے اشعار کیسے معلوم ہوئے فرمایا'' اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں القا فرمایا ہے۔

۱۵۔مُردے سے باتیں کرنا:

کرامت بحوالہ جمال الاولیاء مصنف مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ راوی یحییٰ بن ایوب خزاعی۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ایک نوجوان کی قبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا اے فلاں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ۔

'' کیا اللہ تعالی نے تجھے بھی دو جنتیں عطا فرمائیں قبر سے نوجوان نے جواب دیا ہاں اے عمر رضی اللہ عنہ ! اللہ تعالیٰ نے مجھے خوفِ خدا کی وجہ سے دو جنتیں عطا فرمائی ہیں''۔

اللہ تعالیٰ مرادِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دامادِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔شانِ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ زندہ باد۔(لولاک ہفتہ روزہ فیصل آباد ۱۹۸۹ء)

۱۶۔رعایا پروری:

ایک بار دوران گشت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک گھر سے عورت کی آواز سنی کہ بیٹی دودھ میں پانی ڈال دے لڑکی بولی ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا ہے'' والدہ نے کہا'' عمر رضی اللہ عنہ یہاں دیکھ نہیں رہے''۔

لڑکی نے کہا'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رب تو دیکھ رہا ہے'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر آئے اور اپنے بیٹے عاصم رضی اللہ عنہ سے فرمایا فلاں گھر جاؤ فلاں لڑکی سے نکاح کر [illegible] کے پیٹ سے مبارک روح ملے گی'' چنانچہ نکاح ہوگیا عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ کا نکاح ہوا جس سے عاصم لڑکی پیدا ہوئی۔

عاصم بنت عاصم ابن عمرؓ رکھنا۔عاصمؓ سے عبدالعزیز بن مروان نے نکاح

کیا اس سے عمر بن عبد العزیز پیدا ہوئے جو خلیفۃ راشد کہلائے۔(مرآۃ جلد ہشتم)

۱۷۔شیرِ خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا خواب دورانِ خلافت فاروقی رضی اللہ عنہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خلافتِ فاروقی میں خواب دیکھا کہ ”میری آنکھ دیر سے کھلی فجر کا وقت تنگ ہو گیا مسجد نبوی میں پہنچا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محراب میں بیٹھا پایا فرمایا علی رضی اللہ عنہ نماز پڑھو وقت جا رہا ہے نماز کے بعد دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھجوروں کو طباق رکھا ہے حضور نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور مجھے عطا فرمائی آنکھ کھل گئی۔“

واقعی نماز کو دیر ہو گئی تھی دوڑے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم شریف میں گئے دیکھا سیدنا عمر فاورق رضی اللہ عنہ محراب شریف میں بیٹھے ہیں فرمایا علی رضی اللہ عنہ جلدی نماز پڑھو نماز پڑھی واپس اکر دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے کھجوروں کا طباق رکھا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک کھجور دی کھالی دوسری مانگی تو فرمایا کہ ابھی آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی کھجور دی تھی۔(مراۃ جلد ہشتم عنوان ”کراماتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ شرح مشکواہ المصابیح بحوالہ نزھتہ المجالس جلد دوم)

۱۸۔غیب کی خبر:

ہمارے قبیلہ کا ایک وفد امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس میں ایک شخص اشتر نام کا بھی تھا اسے بار بار دیکھنے کے بعد دریافت فرمایا کیا یہ شخص تمہارے ہی قبیلے کا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ اسے غارت کرے اسکے شر سے امت کو محفوظ رکھے۔ اس فرمان کے بیس سال بعد جب باغیوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اس باغی گروہ کا یہ ایک بڑا الیڈر اشتر تھا۔(راوی عبد اللہ بن مسلمہ رضی اللہ عنہ)
(سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مصنف حضرت محمد الیاس عادل)

۱۹۔نورِ بصیرت:

جہادِ شام کے لیے لشکر بھرتی کر رہے تھے، ایک جماعت حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ

کے سامنے آئی، آپ رضی اللہ عنہ نے انتہائی کراہت سے ان لوگوں کی طرف سے منہ پھیر لیا، یہ لوگ دوبارہ آئے پھر بھی آپ رضی اللہ عنہ نے منہ پھیر لیا، بھرتی کرنے سے انکار فرمادیا۔ یہ بھید کھلا اس گروہ میں اسود تجلیبی تھا جس نے بیس سال بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی تلوار سے شہید کیا۔ اس جماعت میں عبدالرحمٰن بن ملجم بدبخت بھی تھا جس نے چھبیس سال بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی تلوار سے شہید کیا۔

۲۰۔ مستقبل کی خبر:

جب امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ عراق کے لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے گورنر کو اس کے چہرے پر کنکریں مار مار کر، ذلیل و رسوا کر کے، سنگساری کے بعد ہلاک کردیا۔ آپ رضی اللہ عنہ انتہائی رنجیدہ ہوئے۔ مسجدِ نبوی شریف میں نماز شروع کردی، نماز میں سہو ہوا، مزید بے تاب ہوئے آپ نے یہ دعا مانگی اے اللہ! قبیلہ ثقیف کے ایک لڑکے (حجاج بن یوسف ثقفی) کو ان لوگوں پر مسلط فرمادے جو زمانۂ جہالت کا حکم دے۔ دعا قبول ہوئی، جب حجاج عراق کا گورنر بنا اس نے عراقی باشندوں پر بے درظلم ڈھائے۔ دعا کے وقت حجاج کی پیدائش بھی نہ ہوئی تھی۔ (بیان حضرت محمد الیاس عادل بحوالہ ازالۃ الخفاء حصہ دوم)

ایک ارشاد امیر المومنین:

جو شخص میرے عیب ظاہر کرے (مجھے بتائے) وہ مجھے پسند ہے۔

(راوی سفیان ثوری رضی اللہ عنہ)

باب پنجم

- شہادت حضرت عمر رضی اللہ عنہ
- تدفین
- حفاظتِ حرم شریف
- شہادت پر تأثرات
- ایک دردناک معلوماتی خبر، امام احمد بن حنبلؒ
- شیخینؓ کے جسموں کی حفاظت
- ازواج اور اولادؓ

شہادت۔ تدفین

(عزیز واقارب، اولاد وازواج)

دعائے عمرؓ اور قبولیت:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ بخاری شریف میں یہ دعا موجود ہے:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ صلی اللہ علیہ وسلم

اجل مسمّٰی آگے پیچھے نہیں ہوتی (بموجب فیصلہ قرآن مجید) نماز فجر پڑھانے کے لئے مسجد نبوی شریف میں مصلے پر کھڑے ہوئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ مقتدی تھے۔ ستر حاضر ملائکہ بمطابق حدیث شریف روضہ شریف پر ہروقت موجود رہتے ہیں۔ یہ ملائکہ اس وقت بھی حاضر تھے۔ حضور نبی الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم یار غار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مزار اقدس میں جلوہ گر تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صفیں سیدھی کرنے کا فرمایا۔ اور تکبیر تحریمہ کہی۔ اگلی صف میں آپ کے پیچھے ابو لولو (مغیرہ رضی اللہ عنہ کا غلام) مجوسی غیر مسلم غلام کھڑا تھا۔ جس نے اپنے آقا حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے خلاف کم معاوضہ کی شکایت دربار خلافت میں کی تھی۔ آپ کے جواب سے وہ مطمئن نہ ہوا تھا اس نے زہر آلود خنجر تیار کر لیا تھا اس نیت فاسدہ بد کے ساتھ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قتل کر دے گا کھڑا تھا۔ اِس نے پے در پے خنجر سے حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے پہلو اور شانے پر کئی وار کر دیئے۔ اور کرنے کے بعد وہ دوڑا۔ دائیں بائیں ہر نمازی پر حملہ کرتا۔ تیرہ صحابہ رضی اللہ عنہ زخمی کئے جن میں سے سات حضرات ان زخموں سے شہادت پا چکے۔ ایک نمازی نے اس پر کمبل پھینک کر اسے

دبوچ لیا۔ مجوسی نے محسوس کیا وہ پکڑا گیا اس نے اپنے ہی خنجر سے خودکشی کر لی۔

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زخمی ہونے پر سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا امامت کے لئے آگے بڑھایا۔ اطراف میں نمازی کچھ نہ سمجھ سکے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے مختصر آیات قران کے ساتھ نماز فجر پڑھائی اور حضرت رضی اللہ عنہ محراب میں تڑپ رہے تھے مگر نماز مکمل ہونے دی۔ کس قدر نماز کی اہمیت ہے۔ اہل اللہ کے نزدیک۔ اپنی نماز بھی مکمل کی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر گھر لے جایا گیا۔ فرمایا شکر ہے میری موت کسی مسلمان کے ذریعے واقع نہیں ہوئی۔" عمر شریف اس وقت تریسٹھ سال تھی۔

آپ کو دوا پلائی گئی دوا زخموں سے باہر نکل آئی۔

آپ نے اپنی شہادت سے قبل ارادہ فرمایا ہوا تھا کہ اس مجوسی ابولولو کے مالک جناب مغیرہ سے کہیں گے کہ ابولولو کے ساتھ حسن سلوک کرے مگر اس دوران اس بدبخت ظالم نے حملہ کر کے ریاض الجنہ میں آپ کو شہید کیا۔ وہ قاتل اکیلا وار کرنے میں کامیاب ہوا۔

چند روز قبل آپ نے اپنے آخری حج بیت اللہ میں شہادت کی دعا بھی مانگی تھی جو قبول ہوئی۔

جب خنجر کے وار کیئے گئے۔ جلدی بے ہوش ہو گئے تھے۔ ہوش آنے پر پوری نماز مکمل کی۔ نماز کا کس قدر خیال ہے۔

خواب

حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے شہادت سے قبل خواب دیکھا تھا جس میں مرغ نے ایک مرتبہ آپ کے ٹھونگا مارا تھا۔ جس کی تعبیر قرب وصال تھی۔ حضرت

عمر بن میمون رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میں نے یہ الفاظ سنے'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کتے نے مجھے مار ڈالا ہے، کتے نے مجھے کاٹ کھایا ہے۔''

ایک نوجوان مزاج پرسی کے لیے حاضر ہوا۔ اُس نے آپ کو بشارتیں دیں آپ نے فرمایا ''میرے بھتیجے تہہ بند اونچا کر لو کپڑا صاف رہے گا اور تمہارا دین محفوظ رہے گا۔''

قرض کا حساب اور ادائیگی:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اپنے قرض کا حساب کروایا، (جو چھیاسی ہزار درہم نکلا) فرمایا: ''آل عمر سے ادا کرو نہ ہو تو بنو عدی سے لے کر ادا کر دو۔ اگر پھر بھی بچے تو پورا کر دو۔ مگر گھر سے ہی قرض کی ادائیگی مکمل ہو گئی۔

قبر کی اجازت:

ام المومنین رضی اللہ عنہا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اجازت شہادت و وصال سے پہلے لی گئی۔ پھر غسل کے بعد آپ کی وصیت کے مطابق اجازت لی گئی۔ عائشہ صدیقہ نے فرمایا ''یہ جگہ میں نے اپنے لیے رکھی تھی۔ مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے زیادہ حقدار ہیں۔''

کمیٹی برائے چناؤ خلیفہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چھ جلیل القدر صحابہ کی کمیٹی برائے چناؤ خلیفہ بنا دی۔ سب نے متفقہ طور پر ذوالنورین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین منتخب فرما لیا۔

حملہ ۲۶ ذوالحجہ ۲۳ھ کو ہوا تھا اور یکم محرم ۲۴ھ کو شہادت ہوئی۔

''بہترین محافظ اور ڈھال خود موت ہے۔'' شہادت کی خبر سن کر ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا آئیں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دختر) رونے کی آوازیں سنی گئیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے غسل دیا اور حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ عرصہ خلافت دس سال پانچ ماہ اکیس دن۔ بمطابق الفاروق ''دس سال چھ ماہ چار دن۔''

علامہ محمد حسن علی مدنیؒ اپنی کتاب ''فضائل صحابہ و اہلبیت'' میں بابت شہادت لکھتے ہیں۔

بحوالہ بخاری شریف، راوی اسلم رضی اللہ عنہ (حضرت عمر رضے اللہ عنہ کے غلام) حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہادت والی دعا ہمیشہ پڑھتے۔ ۲۳ھ کا حج مبارک ادا فرمایا۔ منیٰ سے واپسی پر مقام ابطح میں بطریق سنت مطہرہ آرام فرمایا۔ پشت پر چت لیٹ کر دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے عرض کیا۔

''اے اللہ! میری عمر بہت ہو گئی اور قوت کم ہو گئی اور میری رعیت بہت دور تک پھیل گئی۔ اب تو مجھ کو اپنی طرف اُٹھا۔ قبل اس کے کہ مجھ سے کچھ کمی ہو یا میں کھویا جاؤں۔''

دعا قرین اجابت ہوئی۔ ماہ ذوالحجہ ۲۳ھ ختم ہونے سے پیشتر ہی حادثہ شہادت واقع ہو گیا۔

امیر کوفہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا غلام پارسی ابولولو ہر ایک پیشہ و ہنر کا استاد تھا۔ چکیاں بناتا، نقاش، حداد، نجار، اور کافر تھا۔ اسے کوفہ سے مدینہ شریف آنے کی چند روز کے لئے امیر کوفہ نے اجازت دی تا کہ یہ اہل مدینہ کو مختلف پیشے اور ہنر سکھائے۔ اپنے آقا حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو بطور خراج صرف ایک سو درہم ادا

کرے۔ یہ غلام حضرت امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ سو درہم زیادہ ہیں آپ نے عزم فرمایا اس کے آقا کو لکھ دیں گے کہ قدرے کم کر دے۔ مگر بظاہر کہا آقا کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ تجھ پر اتنی مقدار زیادہ نہیں ہے۔ وہ بدبخت یہ سن کر براتا ہوا نکلا اور آپ کے قتل کا پختہ تہیہ کرلیا۔

امیر المومنین حضرت رضی اللہ عنہ نے ایک دن اسے بلا کر پوچھا ''کیا یہ صحیح ہے کہ تو کہتا ہے کہ ایسی چکی بنا سکتا ہوں جو ہوا سے چلے''

اُس بدبخت شقی نے بے ادبی اور تُرش روئی سے جواب دیا آپ کے لئے ایسی چکی تیار کروں گا جس کا تذکرہ قیامت تک کیا جائے گا۔ وہ واپس لوٹا۔

حضرت رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے فرمایا'' اُس نے مجھ کو دھمکی دی ہے۔'' بعض نے مشورہ دیا اُسے قتل کر دیا جائے۔ فرمایا: ''جو کام اس کے ہاتھ سے مقدر ہے تو میں اسے کیوں کر روک سکتا ہوں۔''

اس ظالم نے دو رویہ خنجر زہر آلود تیار کیا۔ بدھ کے دن نماز فجر میں مسلمان (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کی صفوں میں مسجد نبوی شریف کے محراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل سامنے صف اول میں وہ کھڑا ہو گیا۔ خنجر چھپایا ہوا تھا۔ امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی عادت تھی صفیں قائم ہونے پر خود گشت کر کے معلوم کرتے کہ صفوں میں فرق بالکل نہ ہو۔

آگے جو دردناک اذیت ناک قیامت نما خونی منظر حادثہ جانکاہ ہوا اس کا ذکر گزشتہ صفحات سے دیکھئے۔

ایرانیوں، یہودیوں اور عیسائیوں نے سوچی سمجھی سازش و سکیم کے تحت ابو لولو فیروز کے ذریعے شہید کروایا۔ ابو لولو نے اسلام بظاہر قبول کیا تھا، مگر آتش پرستی اور مجوسیت و منافقت اس کی رگ رگ میں رچی ہوئی تھی۔

ایک معلوماتی خبر متعلقہ حرم شریف:

۸۸۶ء میں آسمان سے مسجد نبوی پر بجلی گری۔ چھت منار اور گنبد خضرا کا کچھ حصہ جل گیا۔ عیسائیوں نے خوشیاں منائیں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ ناگوار گزرا۔ عظیم زلزلہ آیا جس سے عیسائیوں کے شہر کی فصیل، گرجا اور مکانات زمین بوس ہو گئے۔ لاکھوں جانیں ہلاک ہوئیں۔

(وفا الوفا جلد دوم، جزب القلوب، راہ عقیدت، تاریخ حرمین شریف)

ایک عیسائی معمار کا ناپاک عزم:

خلیفہ ولید بن عبدالملک کے کہنے پر روم کے عیسائی بادشاہ نے تعمیر مسجد نبوی شریف کے لئے بیس سے زائد اور اسی ہزار دینار کی رقم ارسال کی۔ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے ۹۱ھ میں حجروں کو منہدم کرنے کے بعد مسجد شریف میں داخل کرا دیا۔ معماروں کو تعمیر پر لگا دیا۔ ایک دن مسلمان معمار آرام کے لئے باہر بیٹھ گئے۔ صرف چند عیسائی معمار مسجد میں رہے۔ ایک خبیث کہنے لگا ''میں قبر انور پر پیشاب کرتا ہوں'' ساتھیوں نے روکا وہ باز نہ آیا۔ اُسے غیبی طاقت نے ٹانگوں سے پکڑ کر سر کے بل اُلٹا کر زمین پر پھینک دیا، دماغ پھٹ گیا اور فوراً ہلاک ہو گیا۔ باقی عیسائی یہ دیکھ کر مسلمان ہو گئے۔ (وفاء الوفا جلد دوم)

تکفین و تدفین کے متعلق فرمایا:

فرمایا کفن میں بے جا خرچ نہ کرنا اگر میں اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر ہوں تو وہ اس کفن کو بدل دے گا اور اگر برا ہوں تو یہ کفن بھی چھن جائے گا۔

(تاریخ الخلفا)

قبر لمبی چوڑی نہ کھدوانا اگر میں خدا تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہوں تو رب

العلمین میری قبر کو حدِ نظر تک وسیع کر دے گا ورنہ خواہ کتنی ہی وسیع قبر ہو وہ اتنی تنگ کی جائے گی کہ پسلیاں ٹوٹ جائیں گی۔

جنازہ لے کر نکلو تو چلنے میں جلدی کرنا کیونکہ اگر میں اچھا ہوں تو جتنی جلدی ممکن ہو اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچاؤ اگر برا ہوں تو برے کا بوجھ دیر تک کیوں اٹھائے رہو۔

الراقم کی سمجھ کے مطابق بلکہ پورے یقین کے ساتھ عرض ہے کہ مذکورہ وصیتیں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ہم گناگاروں کے لئے کی ہیں تاکہ ہم بھی اس پر عمل کریں۔

شہادت عمرؓ پر اصحابؓ کے تاثرات:

۱) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ: ''آج کوئی شخص ایسا نہیں جس کے نامہ اعمال پر مجھے رشک ہے آئے۔''

۲) حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ: ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے ہر گھر کا نظام درہم برہم ہو گیا۔''

۳) حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ: ''اسلام کے قلعہ میں رخنہ اور شگاف پڑ گیا۔''

۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موت سے زندگی کے تمام شعبے متاثر ہوئے۔

۵) ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''اب اسلام کمزور ہو گیا ہے۔''

۶) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ: ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موت نے اسلام کی عمارت میں ایسا رخنہ ڈال دیا ہے جو قیامت تک جڑ نہیں سکتا۔''

۷) سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ: ''اب ہمارا جینا بیکار ہے۔''

۸) خواجہ صدیق احمد سیدوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''اسلام یتیم ہو گیا''۔

۹) ''دنیا نے اس دردناک ترین حالت میں خدا ترسی کا ایک نظارہ دیکھا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ گر رہے تھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ پر کھڑا کر دیا اور خود وہیں زخموں کی تکلیف سے زمین پر گر پڑے، نماز پڑھائی گئی کہ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سامنے تڑپ رہے تھے واضح رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی نماز کی تکمیل فرمائی۔

۱۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ تنہا زخمی نہ ہوئے پورا مدینہ منورہ زخمی ہو گیا خلافتِ اسلامیہ زخمی ہو گئی خود اسلام بھی زخمی ہو گیا۔

۱۱) ابو اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام کے مائی باپ تھے اسلام یتیم ہو گیا''۔

۱۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جسم پر کبھی نرم کپڑا نہ دیکھا گیا کرتے میں بارہ بارہ پیوند ہوتے تھے سر پر پھٹا عمامہ ہوتا تھا پاؤں میں ٹوٹی پھوٹی جوتی تھی۔

۱۳) سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے:

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ مَالَهٗ مِنْ دَافِعٍ

تو اس قدر روئے کہ روتے روتے آنکھیں سوج گئیں بعض اوقات شبہ ہوتا تھا کہ فرطِ غم سے آپ بچیں گے نہیں۔'' (بحوالہ انسانیت موت کے دروازے پر مصنف مولانا ابوالکلام آزاد)

۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا: ''آفتابِ اسلام پر کس قدر ظلم ہوا حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا زار و قطار روئیں۔'' (شہادت نواسہ سید الابراء)

۱۵) مرادِ رسول خسرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم وزیر رسول صلی اللہ علیہ وسلم دامادِ علی رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ بالوحی والکتاب ابوحفص رضی اللہ عنہ کی زبان پر بوقت وصال تسبیح اور درود و سلام آیاتِ قرآنی تھیں۔ (شہادت نواسہ سید الابراء)

۱۶) فیروز پارسی غلام کینت بولولو محراب کی گھات میں چھپا ہوا تھا۔ دو وار کندھے کے قریب اور دو ناف کے قریب کیئے خون کے فوارے پھوٹ پڑے مگر توجہ الی اللہ میں فرق نہ آیا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے چند دن قبل شہادت خطبہ جمعہ کے دوران فرما دیا تھا فیروز لولو لعنۃ اللہ علیہ مجوسی کے ہاتھ سے موت و شہادت ہوگی اور یہ خودکشی کرے گا۔ (شہادت نواسہ رسول شہر ابرار)

۱۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب زخمی حالت میں گھر پر بے ہوش پڑے تھے کسی نے کہا ''امیر المومنین نماز فجر کا وقت جاتا ہے آپ نے ابھی نماز نہیں پڑھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فوراً آنکھ کھول دی فرمایا ''مجھے جلدی نماز پڑھاؤ'' ....لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَاصَلٰوۃَ لَهٗ.......... ''جس کی نماز جاتی رہی اس کا ایمان ہی جاتا رہا''

۱۸) بوقت جنازہ قیامت برپا تھی وصالِ عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال کا دن تازہ ہوگیا...... حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ جنازہ میں روتے تھے اور فرماتے تھے ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم کا ذکر اپنے ذکر کے ساتھ فرمایا کرتے تھے''

۱۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بے شمار اعمال صالحہ کیئے (مثلاً نماز تراویح کا اہتمام) تمام اعمال صالحہ کا ثواب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نامہ اعمال میں قیامت تک لکھا جائے گا'' روای حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

۲۰) مسلمانوں کا جاگتا ہوا اقبال سو گیا، شوکت اسلام کا زوال شروع ہوا۔

(الفاروق۔ پندرہ مئی ۱۹۵۹ء)

۲۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت پر جنوں نے نوحہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی

شہادت پر پہاڑوں نے نوحہ وزاری کی۔ (تاریخ الخلفاء)

ایک دردناک معلوماتی خبر:

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو نو جلاد یکے بعد دیگرے تازیانے لگا رہے ہیں پیٹھ زخموں سے چور چور ہو گئی ہے تمام جسم خون سے رنگین ہو چکا ہے آپ حالتِ صوم میں تھے پانی کے چند گھونٹ پی کر روزہ رکھ لیا تھا تازہ دم جلادوں نے پوری قوت سے کوڑے مارے پھر ایک مکان میں لے گئے ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا تھا ایک شخص نے امامت کی حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ نے نماز پڑھی جس امام نے نماز پڑھائی کہا تم نے نماز پڑھی تمہارے کپڑے سے خون بہ رہا ہے یعنی دمِ جاری وکثیر سے طہارت کہاں رہی؟ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا "ہاں مگر میں نے وہی کیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا...... جب آپ رضی اللہ عنہ کو شدید زخمی کیا آپ مصلے پر تھے مگر اسی حالت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پوری کی اور عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بقیہ نماز پڑھائی"...... حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسائل کے پوچھنے پر تسلی کے لئے دلیل پیش کی تھی مولانا آزاد لکھتے ہیں اگر وہ خون ناپاک تھا تو دنیا کی تمام پاکیاں اس ناپاکی پر قربان اور ساری طہارتیں اس پر نچھاور مقدس پاکیزہ شخص کے لئے بھی غسل ضروری ہے مگر شہید کے لئے غسل ضروری نہیں بلکہ شہید کے خون آلود کپڑے بھی الگ نہ کرنے کا حکم ہے۔

(بحوالہ روزنامہ ایکسپریس ۳۰ جون ۲۰۰۵ء اور مولانا ابوالکلام آزاد)

شیخین رضی اللہ عنہما کے جسموں کی حفاظت کا واقعہ:

دو عظیم یاروں رضی اللہ عنہما کی حفاظت رب العزت نے بعد از وفات بھی فرمائی شیخ شمس الدین صواب رحمۃ اللہ علیہ جو خدام حرمین حرم شریف نبوی کے رئیس تھے بیان

کرتے ہیں میرے ایک مخلص دوست امیر مدینہ منورہ کے پاس بہت آیا جایا کرتے تھے ایک دن وہ رفیق آئے اور کہا بڑا حادثہ ہونے والا ہے حلب کے رہنے والوں کی ایک جماعت امیر کے پاس آئی ہے اور امیر کو بیت مال بطور رشوت دیا ہے تا کہ وہ حضرات شیخین (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کے اجسام کو یہاں سے نکال کر لے جانے میں مدد کرے امیر نے قبول کر لیا ہے امیر کا قاصد مجھے بلانے آیا میں وہاں گیا امیر نے حکم دیا" آج رات کچھ لوگ مسجد میں آئیں گے تم ان سے تعرض نہ کرنا جو کچھ وہ کریں کرنے دینا۔"

میں اچھا کہہ کر واپس ایا مگر سارا دن روتے ہوئے گزر گیا۔ آخر جب بعد از نماز عشاء تمام لوگ مسجد نبوی شریف سے چلے گئے ہم نے دروازے بند کر لئے باب السلام سے لوگوں نے دروازہ کھلوا کر اندر آنا شروع کیا۔ میں گن رہا تھا ان کے پاس پھاوڑے، ٹوکریاں اور آلات زمین کھودنے کے لئے موجود تھے وہ حجرہ شریف کی طرف چلے خدا کی قسم وہ ممبر شریف تک بھی نہ پہنچے تھے کہ ایک دم ان کو مع سازوسامان زمین نگل گئی۔ امیر نے بہت دیر تک انکا انتظار کر کے مجھے بلا کر پوچھا میں نے سارا قصہ سنا دیا۔ (وفاء الوفا جلد اوّل تاریخ حرمین شریف از عباس کرارہ مصری ترجمہ از الفلاح بی اے، فضائل حج مصنف مولانا محمد زکریا شیخ الحدیث سہارنپوری)

نوٹ ۱: جس جگہ ان خبیثوں کو دھنسایا گیا وہاں آج بھی فرش پر قالین کے نیچے سُرخ نشان رکھے ہیں۔

نوٹ ۲: مذکورہ دوزخیوں کی تعداد چالیس تھی۔

نوٹ ۳: بے شمار شرارتیں اور ظلم ناپاک لوگ کرتے رہے ہیں۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے دور میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بیل بوٹوں

کا کام ہو رہا تھا ایک عیسائی معمار نے اس کام کے دوران قبلہ کی دیوار میں پانچ جگہ خنزیر کی شکل بنا دی خلیفہ رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو عیسائی معمار کو بلا کر گردن اڑا دی۔

(تاریخ حرمین شریف مصنف مذکورہ)

ازواج اور اولاد:

آپ رضی اللہ عنہ کے	
صاحبزادے	نو (۹)
صاحبزادیاں	چار (۴)
بیویاں	نو (۹)

ازواج:

۱) حضرت زینب رضی اللہ عنہا یہ سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی دختر تھیں مسلمان ہو کر مکہ شریف ہی میں فوت ہوئیں عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا اسلام لانے میں چودھواں نمبر تھا ۲ھ میں وصال فرما گئے حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی وفات کا اس قدر صدمہ ہوا کہ روتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہا کی لاش کو بوسے دیتے تھے ان کے دوسرے بھائی حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ عبد الرحمٰن اکبر رضی اللہ عنہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئے سیدہ حفصہ ۳ھ ام المومنین بنیں۔

۲) حضرت امّ کلثوم رضی اللہ عنہا بنت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان سے زید الاکبر رضی اللہ عنہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئے عجیب اتفاق ہے حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا (والدہ) اور بیٹے زید الاکبر رضی اللہ عنہ کا ایک ہی دن وصال ہوا نکاح مبارک

۱۷ھ میں ہوا حضرت سیدہ کی والدہ حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا بتول خاتون جنت رضی اللہ عنہا ہیں۔ (آخری نوٹ بابت نکاح ھذا پڑھیں)۔

۳) عاتکہ رضی اللہ عنہا بنت زید رضی اللہ عنہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی چچیری بہن تھی ۱۲ھ میں نکاح ہوا ان کا پہلا نکاح حضرت عبد اللہ بن ابو بکر رضی اللہ عنہما سے تھا جو غزوہ طائف میں وفات پا گئے عیاض رضی اللہ عنہ ان سے پیدا ہوئے مولانا شبلی نعمانی نے عاتکہ بنت زیدہ رضی اللہ عنہا کو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بہن لکھا ہے۔(الفاروق)

۴) امّ حکیم رضی اللہ عنہا بنت حارث بن ہشام مخزومی ان سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔

۵) فقیھہ رضی اللہ عنہا ان سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی ولادت ہوئی۔

۶) لہیہ رضی اللہ عنہا عبد الرحمٰن الاکبر مجید رضی اللہ عنہا ان سے پیدا ہوئے۔

۷) جمیلہ رضی اللہ عنہا ان کا پہلا نام عاصیہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیلہ رکھا ان سے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے (جمیلہ بنت ہاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ)
حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کے نواسے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ ہیں۔

۸) امّ ولد رضی اللہ عنہا نام غالباً فلکیہ یمینیہ تھا (فکیھہ) ان سے عبد الرحمٰن الاصغر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

۹) قریبہ بنت ابی امیہ مخزومی یہ نکاح زمانہ جاہلیت میں ہوا اسلام نہ لائیں ۶ھ میں طلاق دی گئی جب حکم نازل ہوا۔

۱۰) ملیکہ بنت جرول الخزامی زید الاصغر رضی اللہ عنہ عبید اللہ پیدا ہوئے اسلام نہ لائیں ۶ھ میں طلاق دی گئی ملیکہ کو ام کلثوم بھی کہتے ہیں (کافرہ سے نکاح حرام کا حکم نازل ہونے پر)

نوٹ: ازواج کی تعداد تمام کتب میں (۹) نو ہی ہے نام کا مغالطہ وغیرہ ہے اس لئے نمبر شمار ۱۰ ہوئے

اہم نوٹ:

حضرت سیدہ امّ کلثوم رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نکاح کا واقعہ بتفصیل تمام معتمد مورخوں نے لکھا ہے۔

علامہ طبری رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ کبیر میں ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الثقاۃ میں ابن قیتبہ رحمۃ اللہ علیہ نے معارف میں ابن اثیم نے کامل میں تصریح کے ساتھ لکھا ہے ایک اور امّ کلثوم بھی ان کی زوجہ تھی...... سب سے بڑھ کر صحیح بخاری میں ایک ضمنی موقع پر حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا ذکر بھی آ گیا ہے۔

یہ نکاح اس لئے کیا کہ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف حاصل ہو (الفاروق مولانا شبلی نعمانی)

مہر چالیس ہزار تھا:

حضرات اثنا عشری کی تمام کتب میں (جو ان کی معتبر کتب ہیں) میں بھی سیدہ امّ کلثوم رضی اللہ عنہا بنت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نکاح کا ذکر ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا مختصر تذکرہ:

بچپن میں ایمان لائے بوقت ہجرت عمر دس سال تھی ۔ بدر اور اُحد میں شریک تھے۔

ایک ہزار سات سو (۱۷۰۰) احادیث روایت فرمائیں عہد علی رضی اللہ عنہ میں لوگوں نے کہا خلافت قبول کرو کیونکہ معاملہ مابین حضرت علی رضی اللہ عنہ و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جاری تھا فرمایا ''میں نہیں چاہتا مسلمانوں کے خون سے خلافت خریدوں''

حجاج ظالم کعبہ شریف میں غلط باتیں کہہ رہا تھا (دورانِ تقریر) آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے فرمایا لوگو! یہ خدا کا دشمن ہے اور جھوٹ بول رہا ہے اس لئے کہ اس نے خدا تعالیٰ کے مقبولوں کو شہید کیا ہے حجاج نے تیز دھار آلہ سے حملہ کروایا زخم کاری ہوا چوراسی (۸۴) سال کی عمر میں وصال فرما گئے۔

ان کے صاحبزادے کا نام سیدنا سالم رضی اللہ عنہ ہے یہ فقہائے سبعہ مدینہ منورہ میں سے ہیں، حدیث وفقہ کے مفتی ہیں۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی عمر بہت چھوٹی تھی بدر میں شریک نہ ہو سکے بلکہ احد میں بھی اسی وجہ سے شامل نہ کیا گیا اس وقت عمر ۱۴ سال تھی بڑے عابد زاہد متبع سنت تھے انہوں نے ایک ہزار غلام آزاد کئے نبوت سے ایک سال پہلے پیدا ہوئے وصال ۷۳ھ ذی طوی میں دفن کئے گئے حجاج کے کہنے سے اک شخص نے زہریلا نیزہ اپ کے تلوے میں چبھو دیا تھا بے شمار فضائل کے مالک تھے۔

(اجمال ترجمہ اکمال یعنی حالت صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین مترجم مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ)

باب ششم

- حکیم مومن خان دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
- مولانا شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ
- مولانا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ
- پیر عالم شاہ رحمۃ اللہ علیہ
- صاحبزادہ محمد عمر رتہ پیراں
- دلورام کوثری
- مولانا غلام مصطفیٰ، پیر غلام دستگیر نامی
- اعجاز میاں ازل، مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ
- ابوبکر ہاشمی، خواجہ عطار
- فاضل بریلوی
- و دیگر شعرائے اسلام کا کلام

جو کہ منارۂ نور کا مصداق ہے

سیرۃ طیبہ منظوم

......بحوالہ مناقب خلفائے راشدینؓ......

(مرتبہ پیر غلام دستگیر نامی رحمۃ اللہ علیہ لاہور)

حضرت عمرؓ کی نگہبانی خلق

(از شبلی نعمانی)

عام الرماد کہتے ہیں جس کو عرب میں لوگ
عہد خلافتِ عمریؓ کا وہ سال تھا
اس سال قحطِ عام تھا ایسا کہ ملک میں
لوگوں کو بھوک پیاس سے جینا محال تھا
پانی کی ایک بوند نہ ٹپکی تھی ابر سے
ہر خاص و عام سخت پراگندہ حال تھا

☆☆☆

اعراب کی بسر حشراتِ زمین پہ تھی
سب اٹھ گیا جو فرقِ حرام و حلال تھا
تشویش سب سے بڑھکے جنابِ عمرؓ کو تھی
ہر دم اسی فکر اسی کا خیال تھا
تدبیر لاکھ کی تھی مگر رُک سکا نہ قحط
گو انتظامِ ملک میں ان کو کمال تھا

معمول تھا جنابِ عمرؓ کا کہ متصل
کرتے تھے گشت رات کو سونا محال تھا

ایک دن کا واقعہ ہے کہ پہنچے جو دشت میں
کوسوں تلک زمین پہ خیموں کا جال تھا

بچے کئی تھے ایک ضعیفہ کی گود میں
جس میں کوئی بڑا تھا کوئی خردسال تھا

دیکھا جو اس کو یہ کہ پکاتی ہے کوئی چیز
جاتا رہا جو طبع حزیں پر ملال تھا

سمجھے کہ اب وہ ملک کی حالت نہیں رہی
کم ہو چلا ہے قحط کا جو اشتعال تھا

پوچھا خود اس سے جاکے تو رونے لگی کہ آہ
کیا آپ کو غذا کا بھی یاں احتمال تھا

بچے یہ تین دن سے تڑپتے ہیں خاک پر
میں کیا کہوں زبان سے جو ان کا حال تھا

مجبور ہو کر ان کے بہلنے کے واسطے
پانی چڑھا دیا ہے یہ اس کا ابال تھا

ان سے یہ کہہ دیا ہے کہ اب مطمئن رہو
کھانا یہ پک رہا ہے اسی کا خیال تھا

بے اختیار رونے لگے حضرتِ عمرؓ
بولے کہ یہ میرے ہی کیے کا وبال تھا

جو کچھ کہ ہے یہ سب ہے میری شامتِ عمل
از بس گنہگار میرا بال بال تھا

لنگر سے آپ لائے سب اسباب آب و نان
جو زخم قحط کا سبب اندمال تھا

چولہے کے پاس بیٹھ کے خود پھونکتے تھی آگ
چہرہ تمام آگ کی گرمی سے لال تھا

بچوں نے پیٹ بھر کے جو کھایا تو کھل اٹھے
ایک ایک اب تو فرط خوشی سے نہال تھا

تھی وہ زنِ ضعیف سراپا زبان شکر
یاں حضرت عمرؓ کو وہی انفعال تھا

کہنے لگی عمرؓ کو ملا تھا جو حق ترا
جو کچھ گزر رہا ہے یہ اس کا وبال تھا

اس کو نہ تھی خبر کہ یہ خدمت گزارِ خلق
اسلام کا خلیفہؓ فرخندہ فال تھا

(نامی)

عدل و مساوات فاروق اعظمؓ:

(مولانا شبلی نعمانی)

ایک دن حضرت فاروق نے منبر پہ کہا
میں تمہیں حکم جو کچھ دوں تو کرو گے منظور

ایک نے اُٹھ کے کہا یہ کہ نہ مانیں گے کبھی
کہ تیرے عدل میں ہم کو نظر آتا ہے فتور

چادریں مالِ غنیمت میں جو آپ کے آئیں
صحنِ مسجد میں وہ تقسیم ہوئیں سب کے حضور

ان میں ہر ایک کے حصے میں فقط ایک آئی
تھا تمہارا بھی وہی حق کہ یہی ہے دستور

اب جو یہ جسم پہ تیرے نظر آتا ہے لباس
یہ اسی لوٹ کی چادر سے بنا ہو گا ضرور

مختصر تھی وہ رِدا اور تیرا قد ہے دراز
ایک چادر میں تیرا جسم نہ ہو گا مستور

اپنے حصے سے زیادہ جو لیا تو نے تو اب
تو خلافت کے نہ قابل ہے نہ ہم ہیں مامور

گرچہ وہ حد مناسب سے بڑھا جاتا تھا
سب کے سب مہر بہ لب تھے چہ اناث وچہ ذکر

روک دے کوئی کسی کو یہ نہ رکھتا تھا مجال
نشہ عدل و مساوات میں سب تھے مخمور

اپنے فرزند سے فاروق معظم نے کہا
تم کو ہے حالت اصلی کی حقیقت پہ عبور

تم ہی دے سکتے ہو اسکا میری جانب سے جواب
کہ نہ پکڑے مجھے محشر میں میرا رب غفور

بولے یہ ابن عمرؓ سب سے مخاطب ہو کر
اس میں کچھ والد ماجد کا نہیں جرم و قصور

ایک چادر میں جو پورا نہ ہوا ان کا لباس
کر سکی اس کو گوارانہ میری طبع غیور

اپنے حصے کی بھی میں نے انہیں چادر دے دی
واقعہ کی یہ حقیقت ہے کہ جو تھی مستور

نکتہ چین نے یہ کہا اُٹھ کے وہاں اے فاروقؓ
حکم دے ہم کو کہ اب ہم اُسے مانیں گے ضرور

(نامی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت عمرؓ اور عہد کا پاس:

(از مولانا ظفر علی خان مدیر اخبار زمیندار)

وہ تیغ جس کی چمک برقِ طور کی مانند
بنی تھی روشنی دیدہ جہاں کے لئے

چلائی سعدؓ نے جب قادسیہ میں آکر
تو قدسیوں نے قدم آکے تیغ راں کیلئے

اس ایک فتح نے ایران کو کیا تسخیر
رہی نہ کوئی کی دودہ[1] کیاں کیلئے

مقاومت کے دکھائے عدو نے گر جوہر
یہ فخر وقف تھا بازوئے ہر مزاں کیلئے

---

[1] دودہ ایک خاندان

گئی عجم کی غنیمت مدینہ کو جس وقت
کہ تھا وہ منتظر اس گنج شائگاں کے لئے

تو ہرمزاں کے بارہ میں سعد نے لکھا
بلا یہ ایک ہے اسلامیوں کی جاں کیلئے

ہوا جنابِ عمرؓ کا یہ فیصلہ اسپر
سزائے موت ہے اس دشمنِ اماں کیلئے

یہ ہرمزاں نے کہا پہلے قتل سے پانی
پلاؤں مجھ کو خداوندِ انس وجان کیلئے

دیا گیا جب اسے آب خورہ پانی کا
تامل اس نے کیا شائد امتحاں کے لئے

تشفی اس کو جناب عمرؓ نے دی اس طرح
زباں قول کو اور قول ہے زباں کیلئے

نہ ترے حلق سے جب تک اترے پانی
حرام خوں ہے ترا خنجرِ رواں کے لئے

امان مل گئی مجھ کو ہے فرض عہد کا پاس
حریم احمدِ مرسل کے پاسبان فاروقؓ کیلئے

خدا یہ جانِ گرامی ہو دینِ احمدؐ پر
بنائے آج اسلام ہر مزاں کے لئے

(نامی رحمۃ اللہ علیہ)

اپنا کام خود کرنے کی تلقینِ عمرؓ:

اک روز تھے سفر میں شتر پر عمرؓ سوار
کوڑا زمیں پہ دستِ مبارک سے گر پڑا

زاں پیشتر کہ کوئی ملازم اُٹھا کے دے
خود آپ نے اتر کے وہ چابک اٹھا لیا

پوچھا ملازمین رکابِ جنابؓ نے
کیا فائدہ حضور تھا اس اہتمام کا

تکلیف اتر نے چڑھنے کی فرمائی کس لئے
اس کام میں نہیں تھا تکلف ہمیں ذرا

فرمایا میں جو کام خود انجام دے سکوں
وہ خود ہی میں کروں تو ہے اس میں میرا بھلا

کیوں دوسروں کو دے کوئی تکلیف کام کی
خالق نے جب دیئے ہوں اسے اپنے دست و پا

انسان اپنا کام کرے آپ تو ہے خوب
ہو عاجز و ضعیف تو پھر بات ہے جدا

یہ سادگی طبع یہ ارشاد یہ عمل!
ہے ان کا جن کے در کے شہنشاہ تھے گدا

فاروق اعظمؓ ان کا لقب نام ہے عمرؓ
جن سے ہمیشہ خوش ہی رہے سیدا البشر

(از پیر عالم شاہ صاحب رئیس کوٹلی پیراں)

حضرت عمرؓ اور گدا

ایک دن فاروقؓ کو دورانِ گشت
آئی ٹولی ایک فقیروں کی نظر

آپ نے پوچھا "ہے کیا وجہ معاش"
کس طرح اوقات ہوتی ہے بسر

"آسرا رب پر ہے" وہ کہنے لگے
"یعنے ہوتی ہے توکل پر گزر"

آپ نے فرمایا "پھر تو یوں کہو"
دوسروں کی ہے کمائی پر نظر

تم نکلے مفت خورے ہو تمام
ہے سمجھ رکھا گدائی کو ہنر

کسب کر کے رزق تم پیدا کرو
نخل سے اپنے کرو حاصل ثمر

جان لو کاسِب ہے مولا کا حبیب
حسب حکمِ ہادی جن و بشر

ناطقِ حق سے یہ سن کر قولِ حق
باندھ لی سب نے مکاسب پر کمر

عامل حق خود رہے وہ عمر بھر
پھر نہ کیوں کرتا اثر قولِ عمرؓ

(صاحبزادہ محمد عمر رتہ پیراں)

اظہار عقیدت بجناب عمرؓ

اے محمد کے مصاحب اے امیر باکرم
تیری ہیبت سے کیا شیطان نے بھی سرکوخم

دشمانِ دینِ سرمد تجھ سے عاجز آگئے
شرک کی ہستی کو تونے کردیا تنگِ عدم

مفتخر تجھ سے رہا تختِ خلافت دھر میں
تونے ہر ایک ملک میں گاڑا شریعت کا علم

وادی بیت المقدس ہے تیری تفریح گاہ
یاد کرتا ہے تیری رفتار کو یوروشلم

آج کسرے کو ترے قدموں پہ کیا ناز ہیں
ہے درفشِ کاویانی پر تری گردِ قدم

ہوگے بتخانے تیرے شورِ ہیبت سے خراب
پھر گیا آتشکدوں پر تیرا سیلابِ ستم

پست تونے کر دیا اوجِ عظیم الروم کو
ہو گئی ڈھیلی بنائے قصر ہرقل ایک دم

جو کیا تونے کیا اسلام کی خاطر غرض
تیرا دم بھی بعد ختم الرسلین ہے مغتنم

حد شرع پاک جاری تونے کی فرزند پر
مرگیا بیٹا جواں اور کچھ نہ تھا تجھ کو الم

زیب دیتا ہے تجھے سالارِ عادل کا لقب
عدل بھی کھاتا ہے تیرے قولِ فیصل کی قسم

تیرا وہ چھپ چھپ کے پھرنا شب کو بہر عدل و داد
ہے رعیت پروری کی ایک بُرہان اتم

تیری رائیں مجلسِ وحی کبریا ہوتی رہیں
تجھ کو کرتے تھے نبی اکثر قضایا میں حکم

ختم گر ہوتی نہ احمد پر نبوت دہر میں
لایق پیغمبری تو تھا یہ سوگندِ حرام

عہد میں تیرے ہوئی توسیع اسلام اس قدر
تیری کشورِ کا تھا اک ادنیٰ سا صوبہ ملک جم

گو ترے قبضے میں بیت المال کا کل مال تھا
پاتھ کر اینٹ اپنا تو بھرتا رہا لیکن شکم

بارگاہِ لم یزل میں حسب حکم ذوالجلال
نامہائے بخت سب کے جب لگے ہونے رقم

صدق اس کو استغناء کسی کو اتقا
الغرض سب کو ملا مقسوم بذلِ ذوالکرم

تجھ کو اے فاروقؓ کلک قدرت نے لکھا
حامی عدل و عدالت ماحی ظلم و ظلم

مثل اصلح کوثریؔ تیرا غلام خاص ہے
تازہ دم ترےیے وفورِ عشق سے ہے دمبدم

(دِلورام کوثر ضلع حصار)

فتح بیت المقدس کے بعد حضرت عمرؓ کی مدینہ کو مراجعت

نو فتح بیت مقدس کا باب کھلتا ہے
سروں پہ سایۂ بالِ عقاب کھلتا ہے
بغیر تیغ درِ انقلاب کھلتا ہے
یہودیوں کا فریب "کتاب" کھلتا ہے

غلام اونٹ پہ آقا لئے مہار آیا
خلیفہؓ روشِ مساوات پر سوار آیا
مجلّا باطن و روشن ضمیر بعدِ نبیؐ
وہ اپنی طرز کا شاہ و فقیر بعدِ نبیؐ

عطا کنندہ تاج و سریر بعدِ نبیؐ
وہ اہل بیت نبیؐ کا امیر بعدِ نبیؐ
وہ جس کا منکر ہستی بقا کر منکر ہے
امامِ وقت کا منکر خدا کا منکر تھے

انہی کا عدل جہاں میں ہے بے عدیل اب تک
اُنہی کا دہر میں ناپید ہے مثیل اب تک
انہی کی ذات ہے کھار ہیں ذلیل اب تک
انہی کو خوبیِ اعمال ہے کفیل اب تک

انہی سے اہل شقاوت کی جان جاتی ہے
انہی کے نام سے تثلیث تھرتھراتی ہے

کڑی ہو منزلیں دور و دراز جادہ ہو
غلام اونٹ پہ اور آپ پاپیادہ ہو
اب اور اس سے سوا کیا حیات سادہ ہو
تن جمیل پہ پیوند کا لبادہ ہو
وگرنہ اطلس و نجاب کیا حصول نہیں
جواب ہے کہ یہ فرمودۂ رسول نہیں
یہ کچھ ہے صورتِ معجز نما خلیفہؓ کی
عیاں ہے خوبی صدق و صفا خلیفہ کی
بیانِ حق نے وہ باندھی ہوا خلیفہؓ کی
شبیہ کھینچ گئی سرتاپا خلیفہؓ کی
نظر میں جس کی یہ دنیا حقیر جیفہ ہے
تلاش جس کی تھی سب کو یہی خلیفہؓ ہے
سفیر پہنچا بصد احترام لایا انہیں
کلید بیت مقدس کا اہل پایا انہیں
حضور سمتِ مدینہ بصد وقار آئے
صدادی گنبد خضریٰ نے حق شعار آئے
پکارے ابنِ علیؓ غم کا مگار آئے
علیؓ لپٹ گئے آقائے نامدار آئے
مثال سروِ قد آور کھڑا ہجوم میں تھا
عرب کا چاند گھرا حلقہ نجوم میں تھا

(ماخوذ از نظم حضرت نفیس حلیلی)

حضرت عمرؓ کی تادیب نفس

اک روز جارہے تھے کہیں حضرتِ عمرؓ
پُر آب مشک سے تھی خمیدہ ہوئی کمر
کی عرض ایک شخص نے رستے میں یا امیرؓ
زیبا نہیں حضور کو یہ بوجھ پشت پر
فرمایا آج نفس تھا کچھ مائلِ غرور
تادیب اس کے واسطے لازم تھی مختصر
دیتے نہ تھے وہ زہدو ریاضت کو ہاتھ سے
رکھتے تھے زیر نفس کو ہر حال میں عمرؓ

(از مولوری غلام مصطفیٰ صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل مزنگ لاہور)

حضرت عمرؓ اور ایک بوڑھی عورت

غریبی کی حالت میں مدینہ سے باہر
سرِ راہ اک بوڑھی بیٹھی ہوئی ہے
یہ ہے برکتِ عہدِ فاروقِ اعظمؓ
کہ آزادیِ قول سب کو ملی ہے
عمرؓ حسب معمول نکلے ہیں باہر
کہ نظروں سے گزرے جو نیکی بدی ہے
سُنا اس عجوزہ[1] کو یہ بڑ بڑاتے
غریبی کی مجھ پر مصیبت پڑی ہے

---

[1] اصل لفظ عجوز ہے

خلیفہ نہیں ہے خبر میری لیتا
وہ کیوں لے اسے کیا مصیبت پڑی ہے
عرب اور عجم کا وہ ٹھیرا شہنشہ
یہاں عاجزی بے کسی، مفلسی ہے
مگر یہ نہیں ہے خبر اس کو شاید
قیامت نہایت قریب آرہی ہے
حضورِ خدا جب کروں گی تظلّم
تو معلوم ہو گا کہ کیا داوری ہے
یہ سنکر خلیفہ ہیں کہتے کہ مائی!
خلیفہ کو کیا اطلاع اپنی دی ہے
اسے علم ہے کیا تیری مفلسی کا
بیاں اُس سے کب اپنی تکلیف کی ہے
جناب عمرؓ سے یہ سنکر وہ بولی
میاں تُم نے یہ بات کیسی کہی ہے
خلیفہ کا ہے فرض خود پھر کے دیکھے
ضرورت کسے کیا ہے کس چیز کی ہے
یہ سن کر ہیں فرماتے فاروقؓ اس سے
ہے بالکل بجا تونے جو بات کی ہے
یہ فرما کے دیتے ہیں نقد اس کو اتنا
کہ ہو جاتا خوش اس عجوزہ کا جی ہے

خوشی سے نکلتا ہے یہ اس کے منہ سے
خلافت تو بیٹا! حقیقت تیری ہے
سزا وار و لائق خلافت کے ہے تو
جو تو ہو خلیفہ تو خوش قسمتی ہے
عجوزہ کو معلوم کیا تھا کہ اُس کا
مخاطب جو ہے وہاں خلیفہ وہی ہے
وہی سید القوم خادم ہے اُن کا
کہ انصاف کی دھوم جس کی مچی ہے
رعایا کی کرتا ہے جو پاسبانی
کٹی جس سے جڑ ظلم و بیداد کی ہے
وہ فاروق اعظم عمرؓ ہے خلیفہ
کہ جس سے جھگڑ سکتی ہے اک ضعیفہ

(از ابوالافضل پیر غلام دستگیر نامی)

مار کر درّے عمرؓ نے کر دیا بیٹا ہلاک

زانوئے فاروقِ اعظمؓ پر یہ کس کا سر ہے آج
جس کے ماتم میں ہیں سب خُرد و کلاں گریہ کناں
کہہ رہے ہیں خود امیر المؤمنینؓ باچشم تر
حُکمِ حق سے میں بہت مجبور تھا اے نوجواں
مارے دِرّوں کی ہو بیٹا تڑپ کر یوں ہلاک
باپ کو ہیں کب گوارا اس طرح کی سختیاں

تیری ماں کی منتیں تھیں مشورہ اصحابؓ کا
ملتوی اس حد کو کردوں جبکہ تھا تو نیم جاں
حکمِ قرآنی کا اِجرا تھا مقدم رحم پر
ہو گیا بے جان آخر تیرا جسمِ ناتواں
چند ساعت کا عذاب جاں گُسل تیرے لئے
عاقب محمود کرنے کا تھا ساماں بے گماں
عرض کرنا بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں با ادب !
اے خدائے تو عمرؓ را مال وزن فرزند و جاں
حدِ قرآنی کا با اخلاص قیم ہے عمرؓ
شاہد اس کا ہے یہی بوشحمہ جنت مکاں
اپنے زانوں پر عمرؓ نے جب رکھا بیٹے کا سر
کر لیا جب پاک اس کو ایک دم حد مار کر
کارِ دیں میں نہیں بیٹے کا بھی کرتا لحاظ
غیر کا حق بات میں وہ پھر کرے گا کیا لحاظ

والیٔ مصر کے بیٹے کو حضرت عمرؓ کی تادیب

مسجد نبوی میں تھے فاروق اعظمؓ جلوہ گر
خدمت والا میں حاضر ایک اعرابی ہوا
آپ نے پوچھا جو اُس سے کس لئے آیا ہے تو
بھر کے آنسو اپنی آنکھوں میں وہ یوں کہنے لگا

مصر سے میں آرہا ہوں یا امیر المومنینؓ
ایک فریادی کی حیثیت میں یہ ہے مدعا

آپ سے کہہ دوں جو کچھ مجھ سے کیا گھوڑ دوڑ میں
مصر کے والی کے بیٹے نے سلوک ناروا

بات اتنی تھی کہ میرا اسپ اس کے اسپ سے
اتفاقاً دوڑ میں آگے جو کچھ بڑھنے لگا

اُس کو اپنی شان میں یہ امر گزرا ناگوار
مار کر چابک میرا گوڑا دیا پیچھے ہٹا

اور کہا کمبخت تجھ کو شرم کچھ آتی نہیں
مُلک کے والی کے بیٹے سے ہے بازی لے چلا اک

قدم بھی اب بڑھا آگے تو اس چابک سے ہم
وہ خبر لیں گے کہ اس جرأت پہ تو پچھتائے گا

اُس جفا گر سے مجھے بدلہ میرا دلوایئے
سارے عالم میں ہے شہرہ آپ کے انصاف کا

پڑ گئے فاروق اعظمؓ کے معاً ابرو پہ بل
گوش زد اُن کے ہوا جس وقت سارا ماجرا

حکم اک بھیجا اُسی دم مصر کے والی کے نام
لے کر بیٹے کو مدینہ میں جو حاضر ہو گیا

بات اعرابی کی ثابت ہو گئی سچی جونہی
دیکھ اُس کے ہاتھ میں چابک یہ حضرت نے کہا

مار اس ظالم کو جتنا آج تجھ سے ہو سکے
بد سلوکی کی تجھ سے جو کی ہے چکھا اس کا مزا
تا نکل جائے سرِ دربار سب کے سامنے
اُس کے سر میں جو سمائی ہے امیری کی ہوا
الغرض پیٹا گیا وہ بے طرح دربار میں
اور اعرابی نے اپنا خوب بدلہ لے لیا
پھر مخاطب ہو کے ابن العاصؓ کے فرزند سے
حضرتِ فاروق اعظمؓ نے یہ غصے میں کہا
کس لئے ان کو بنا رکھا ہے اب تم نے غلام
ماؤں نے اہلِ عرب کو تو جنا آزاد تھا

(از ابو الاعجاز میاں عبد المجید ازل)

شکوہ ایمانی فاروق اعظمؓ

(ماخوذ از مثنوی شریف مولانا جلال الدین رُومی متوی ۶۷۲ ہجری)

حضرت فاروقؓ ملت کے امیر
بھیجا جن کے پاس قیصر نے سفیر
جب مدینے میں وہ پہنچا بے خبر
پوچھا اُس نے ہے کہاں قصرِ عمرؓ
قصر و درباں سے ہے مستغنی امیرؓ
قصرِ مضبوط اُس کا ہے روشن ضمیر

سُن کے یہ بات اس کا بڑھا
اور سواری چھوڑ کر پیدل ہوا

دیکھ کر یوں اُس کو سرگرمِ تلاش
ایک بدوی نے کہا اے خوش قماش

سامنے ہے جو نظر آتی کھجور!
سویا ہے اُس کے تلے وہ ذی شعور

آ کر اُس جادور استادہ ہوا
اور عمرؓ کو دیکھ کر تھرا گیا

گو تھی ہیبت اُس پر اتنی چھا رہی
مہر کی خوشبو بھی تھی ساتھ آ رہی

مہر و ہیبت گو ہیں ضدِ یک دِگر
پر دِلِ قاصد پہ تھیں وہ جلوہ گر

اپنی اس حالت پہ وہ حیران تھا
اور تھا یہ دل ہی دل میں کہہ رہا

میں بہت سے بادشاہوں سے ملا
جن کے درباروں کا اتنا ٹھاٹھ تھا

مجھ کو جنگل میں ملے شیر و پلنگ
دیکھ کر اُن کو اُڑا میرا نہ رنگ

رزم میں بھی میں رہا شیرِ دلیر
کوئی دشمن کر سکا مجھ کو نہ زیر

ہیبت حق است ایں از خلق نیست
ہیبت ایں مردِ صاحب دلق نیست

حق سے خائف ہو جو اور تقویٰ شعار
جن و انس اُس سے ہیں ڈرتے آشکار

بعد اک ساعت کے اُٹھ بیٹھے عمرؓ
اور علیکم کہ کے فرمایا نہ ڈر

پھر بٹھا کر پاس اسے ایمن کیا
مردِ دل ترسندہ کو سکان کیا

پھر اسے اسلام کی تعلیم دی
دِل میں اُس کے جو کجی تھی دور کی

بحکم حضرتِ فاروقؓ جاری ہو گیا دریا

دیارِ مصر میں جس وقت آئی فوجِ ایمانی
حدودِ کفر میں داخل ہوا جیشِ مسلمانی

ملی اِسلامیوں کو دولتِ فتح ظفر آ کر
مگر یہ نیل کی وادی میں دیکھا دل شکن منظر

نظر آیا مسلمانوں کو عبرت خیز نظارہ
وہ نظارہ کہ وحشت کا بھی دل ہو جس سے صد پارہ

وہ منظر آہ کیا کہیے کہ اک خونی حکایت تھی
وہ حالت آہ کیا لکھیے جو نقشِ بربریت تھی

شروعِ سالِ نو جب فصل بونے کی گھڑی آتی
تو مصری قوم اک خونی کہانی کو ہی دُہراتی

زروزیور سے ایک نو عمر لڑکی کو سجاتے تھے
اُڑھا کر اُس کو پوشاک عروسی خوب گاتے تھے

پھر اس نو خیز دوشیزہ کو دریاں میں ڈبوتے تھے
قیامت ہے کہ بارہ سال کی دولت کو کھوتے تھے

عقیدہ تھا یہ اُن کا اس پری چہرہ کی قربانی
رکھے گی سال بھر کھیتوں میں رودِ نیل کا پانی

ہوئی جب اطلاع ماموں کو اس رسم وحشت سے
تو پوچھا اُس نے عرضی لکھ کے دربارِ خلافت سے

جواب اس کا لکھا یہ حضرت فاروق اعظمؓ نے
رواں تجھ کو کیا اے نیل اگر ربِ دو عالم نے

تو پھر تیرے لئے فاروقؓ کا پیغام ہے دریا
رسومِ جاہلیت کی کسی صورت نہ کر پروا

میرا یہ حکم پاتے ہی سنبھل جا ہوش میں آجا
تڑپ اُٹھ اور رواں ہو جا اُبل جا جوش میں آجا

یہ نامہ مصر پہنچا نیل میں ڈالا گیا جا کر
نظر آیا نگاہِ اہل عالم کو عجیب منظر

بحکم حضرتِ فاروقؓ نے مصری ضلالت کو
دکھائی روشنی کی رہ پرستارانِ ظلمت کو

خدا کی رحمتیں اُس پاک بازو پاک طینت پر
کہ جس کی زندگی کا ہر قدم اُٹھتا تھا سنت پر
اُسی کے واسطے دنیا میں ہے باعزت و شان رہنا
ریاضِ خلد میں بن کر خدا کا مہمان رہنا
(از حضرتِ زبیری لکھنوی و مختصر کرد حضرت اظہر امرتسری)

کشف و کرامت عمرؓ

ایک دورانِ خطبہ میں کہا
حضرتِ فاروقؓ نے یہ برملا
اوٹ میں آ کوہ کی اے ساریہؓ
اس طرح تو فوج کو اپنی بچا
سامعین اس سے بہت حیران تھے
آپ نے یہ بے محل کیا کہہ دیا
فرض سے فارغ ہوئے جب مومنین
پوچھا یا حضرتؓ یہ کیا ہے ماجرا
ساریہؓ لڑتا ہے صدہا کوس پر
آپ نے کیوں یہ خطاب اُس کو کیا
حضرت فاروق اعظمؓ نے سُن کر یہ بات
سائلوں پر یوں کی کشف غطا
میں نے دیکھا لشکرِ اسلام کو
اپنے گھیرے میں ہے دشمن لے رہا

بے خبر اس حال سے تھے مومنین
مطلع سالار کو میں نے کیا

میں نے دی آواز تو سُن کر اُسے
ساریہؓ نے فوج اپنی لی بچا

حق کی جانب سے ہوا ہے یہ ظہور
فتح و نصرت بھی اسی کی ہے عطا

بعد ازاں جب واپس آئے ساریہؓ
گذرا تھا جو من و عن بتلا دیا

وہ عمرؓ کی تھی صدا آوازِ حق
جس سے گونج اُٹھے جہاں کے یوں طبق

(از صاحبزادہ محمد ابو بکر ہاشمی)

حضرت عمرؓ اور حرمِ محترم کی خدمتِ خلق

خیمہ لگا کے بیٹھا تھا اک بادیہ نشیں
اندر سے ہائے ہائے کی تھی آرہی صدا

گزرے جو گشت کرتے ہوئے اس طرف عمرؓ
پوچھا درونِ خانہ سے میں سُن رہا ہوں کیا

اس نے کہا کہ جاؤ کرو اپنا کام تم
فرمایا دکھ بتاؤں گا یہ کام ہے میرا

بھائی یہ دردِ زہ میں گرفتار کی ہے چیخ
دائی کہاں سے لاؤں جو جو اس کی کرے دوا

یہ سُن آپ آئے اُسی وقت اپنے گھر
اور اپنی بیوی سیدہ کلثوم سے کہا
اللہ نے دیا ہے تمہیں موقع ثواب
لے کر ضروریات چلو بنتِ فاطمہؓ
سامان سیدہؓ نے نکالا جو رات کو
فاروقؓ نے وہ دوشِ مبارک پہ رکھ لیا
بدوی کے پاس آپ نے باہر کیا قیام
پہنچیں قریب درد گرفتہ کے سیدہ
بیرونِ خیمہ حلوہ پکاتے تھے جب عمرؓ
اندر سے آئی سیدہ کلثومؓ کی ندا
ساتھی کو دیجئے گا مبارک یہ اے امیرؑ
اک خوب رُو پسر اُسے حق نے عطا کیا
لفظ امیر سن کے ڈرا اجنبی بہت
اور اُٹھ کے دور ہٹنے لگا اُن سے برملا
فرمایا جیسے پہلے تھے ویسے ہی تم رہو
مجھ سے نہ ڈرنا چاہیے بھائی تمہیں ذرا
ہاں تم بھی نوشِ جاں کرو بے خوف شوق سے
زچہ کے واسطے ہے جو میں نے پکا دیا
وہ دونوں سیر ہو چکے جس وقت تو جناب
گھر لوٹے سیدہ کو لئے ساتھ بے ریا

فرما گئے یہ جاتے ہوئے اجنبی کو آپ
کل آنا میرے پاس میں دوں گا جو بن پڑا

جب دن چڑھا تو حاضر دربار ہو کے وہ
پا کر مراد اپنے وطن کو چلا گیا

یہ جانشین حضرت خیر الانام تھے
جن سے نکلتے ساری خدائی کے کام تھے

(از صاحبزادہ عبدالغفور شاہ رئیس موضع قلعہ مسیتا)

قصدہ فاروقی

خلافت کے نگین پر گرچہ نقش دُرِ ثمیں تم ہو
حقیقت میں مگر اول امیر المومنین تم ہو

عطا حق نے کیا تم کو لقب فاروق اعظمؓ
جہاں میں آمرِ احکام فرقان مبیں تم ہو

اشداء علی الکفار کی تفسیر ہو تم ہی
سراسر نصرت حق شوکتِ دینِ متیں تم ہو

دل اعداُ میں ابتک زلزلے میں جسکے نعروں سے
نیستانِ شجاعت کے وہ ضیغم بالیقیں تم ہو

سبھوں نے چھپ کے ہجرت کی مگر تم نے علانیہ
رئیس الحاکمیں تم ہو امام الاشجعیں تم ہو

کوئی مومن ہوا مرتد نہ اس دورِ خلافت میں
بقولِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے حصنِ حصیں تم ہو

تمہارے ہی زمانہ میں ہوا قائم سنِ ہجری
مجدد عہد کے ہو موجد ماہ و سنیں تم ہو

کلیم آسا چھپے ہیں تم میں سوانوار کے جلوے
ید بیضا کلام اللہ ہے اور آستیں تم ہو

امیر المؤمنینؓ ہو اور ہو یعسوب امت کے
دل اعداء کو تو ہو نیش ہم کو انگبیں تم ہو

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تم پیدا ہوئے ہو ایک طینت سے
اشارہ اس سے ہے اک جز و اصل ماؤطیں تم ہو

نہ چھوڑا پاسِ ترتیب ادب کو بعد رحلت بھی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قریں صدیقؓ ہیں ان کے قریں تم ہو

تمہیں پر حشر میں پہلے سلام اللہ بھیجے گا
تعالیٰ اللہ کیا مقبولِ رب العالمین تم ہو

تمہارا دِل گذر گاہِ خیال وحی داد رہے
کہ جو سونچا ہوا وہ صاحب رائے زریں تم ہو

مصلّٰے کا لقب بخشا مقام پاک کعبہ کو
عبادت خانہ اسلام کے رکن رکیں تم ہو

بعہدِ جاہلیت بھی سفیر قوم تھے اوّل
بعہدیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم حق کے دوئم جانشین تم ہو

کبھی کھانا نہ تم نے سات لقموں سے سوا کھایا
مسلمانوں کی خاطر قانع نانِ جویں تم ہو

مسلمان ہونے پر جسکے ہوئے روح الامیں نازل
بشارت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ امام المسلمین تم ہو

عمرؓ کے یہ مناقب اور اچھوتے قافیے اس پر
مگر حسنِ سخن کے اقدسی رکنِ رکیں تُم ہو

(از مولانا اقدسی صاحب مرسلہ چودھری سردار خان)

سیدہ ام کلثومؓ اور ملکہ روم کا تحفہ

قیصرہ کو بھیجے تحفے چند ایک
اُمّ کلثوم علیؓ نے ایک بار
جو تحف آئے عوض میں اُن میں تھا
اک بہت ہی قیمتی شاہانہ ہار
جب ہوئی فاروقؓ اعظم کو خبر
اہل خانہ کو ملا سو کا ہزار
مجلسِ شوریٰ طلب کی آپ نے
جس میں شامل تھے سب اصحابؓ کبار
سب کی رائے تھی بدل میں آیا جو
اس میں حق ہے سیدہ کا برقرار
آپ نے فرمایا لیں گی سیدہ
خرچ جو اُن کا ہوا کر لیں شمار
جو بچے جائے وہ بیت المال میں
تاکہ اُس سے منتفع ہوں دیندار

(از ابوالافضل نامیؔ)

اے امیر المومنین فاروق اعظمؓ مرحبا

اے امیر المومنینؓ! فاروق اعظم مرحبا
ناخدائے قوم تھا تو جانشین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اے کہ وہ روح القدس تیری زباں سے ہم کلام
حق کو تیری ذات میں دیتا تھا ملت کو پیام

قوم کا سردار تھا افرادِ ملت کا امیں
اور نیاز و عجز کی تصویر تھی تیری جبیں

عزم میں فولاد تھا ہمت میں بحرِ بیکراں
نام سے تیرے لرز اٹھتے تھے شاہانِ جہاں

اے مجاہد دردِ ملت تھا تری ہر بات میں
تو محمد کا رفیق خاص تھا غزوات میں

عجز کا عالم یہ تھا ملبوس میں پیوند تھے
اپنی خاطر سارے بیت المال کے در بند تھے

کم خوری شیوہ تھا تا کہ بھوک کا احساس ہو
اور یتیموں مفلسوں کے درد کا کچھ پاس ہو

بیکسوں پر مہرباں تھا ظالموں پر سخت گیر
گویا تیرے کام میں ایماء قدرت تھا مشیر

اہل دنیا کے لئے شمع ہدایت تیری ذات
فقیر و صبر و خاکساری تھا تیرا درسِ حیات

(از قاضی رشید الاسلام صاحب ایم۔ اے پھلوار اسٹریٹ رامپور یوپی)

تیرے در پر جبہ سا روم و مدائن کا مشکوہ

تیرے در پر جَبہ سا روم و مدائن کا شکوہ
تیری ٹھوکر پر نچھاور قیصر و کسریٰ کے تاج
اللہ اللہ تو نے ٹوٹے بوریئے پر بیٹھ کر
سرکشوں سے نذر لی اور بادشاہوں سے خراج
کفر و بدعت کی تیرے آتے ہی نبضیں چھٹ گئیں
تیری دانائی نے پہچانا زمانے کا مزاج
تیری سطوت کا یہ عالم ہے کہ تیرے نام سے
کفر کے دل میں ہو کرتا ہے اب بھی اختلاج
اُٹھ کہ پھر انصاف کی گردن تہ شمشیر ہے
آ کہ پھر سارے زمانے کو ہے تیری احتیاج

(از مولانا ماہر تعاویر حیدر آبادی)

سعدین کا قِران ہے پہلوئے ماہ میں

ہاں ہاں رہ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے
گھڑیاں گنی ہیں برسوں کہ یہ سب گھڑی پھری
مر مر کے پھر یہ سِل میرے سینہ سے سرکی ہے
اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک
حسرت ملائکہ کو جہاں وضع سر کی ہے

عُشاقِ روضہ سجدہ میں سوئے حرم جھکے
اللہ ہی جانتا ہے کہ نیت کدھر کی ہے
محبوبِ ربِ عرش ہے اس سبز قُبّہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیقؓ و عمرؓ کی ہے
سعدین کا قِران ہے پہلوئے ماہ میں
جُھرمٹ کئے ہیں تارے تجلّی قمر کی ہے
(از مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

سلام

شمع تابانِ کاشانۂ اجتہاد
مفتی چار ملت پہ لاکھوں سلام
خاص اُس سابقِ سیرِ قربِ خدا
اَوحدِ کاملیت پہ لاکھوں سلام
سایۂ مصطفیٰ مایۂ اصطفا
عزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اُس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنینِؓ ہجرت پہ لاکھوں سلام
وہ عمرؓ جس کے اعدا پہ شیدا سقر
اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
فارقِ حق و باطل، امام الہُدیٰ
تیغِ مسلولِ شدت پہ لاکھوں سلام

ترجمانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمزبانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

کعبۂ دین وایمان کے دونوں ستوں
ساعدَین رسالت پہ لاکھوں سلام

زاہد مسجدِ احمدی پر درود!
دولتِ جیش عُسر پہ لاکھوں سلام

دُرِّ منثورِ قرآں کی سِلک بہی
زوج دونور عفت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثمانؓ صاحب قمیص ہُدے
حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

مرتضٰی شیر حق اشجع الاشجعیں
ساقی شیرو شربت پہ لاکھوں سلام

اصل نسلِ صفا وجہ وصلِ خدا
باب فصلِ ولایت پہ لاکھوں سلام

شیر شمشیر زن شاہِ خیبر شکن
پر تو دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس مسلماں نے دیکھا انہیں اک نظر
اُس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

بابِ ہفتم

- شہادت حضرت عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم کا تاریخی پس منظر
- مسئلہ خلافت پر بیان اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ
- بطور تبرک ذکرِ جمیل بقیہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم
- مکتوب شریف ۹۶ دفتر دوم امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
- حدیث القرطاس از حضرت جناب احمد شاہ بخاری سرگودھا
- متعہ کا بیان
- سیدنا خالد بن ولید الملقب بہ سیف اللہ کی کرامات

شہادت حضرت عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم

......کا......

تاریخی پس منظر

شہادت کے واقعات کیوں ظہور پذیر ہوئے؟

ایک قوموں کا عروج و زوال ہے اور ایک نظریات کا عروج و زوال

نظریاتی اختلاف پر تبدیلی انقلاب ہے عرب اسلام کی مشعل لے کر نکلے اقتدار و حکومت پر قبضہ کیا تو ہر جگہ ایک نئی تہذیب ملی نیا تمدن ملا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اندر حرا خلوت گزیں

قوم و آئین صلی اللہ علیہ وسلم و حکومت آخریں

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظریاتی تبدیلی برپا کی اور قوم ''امیین'' اس کی علمبردار تھی۔

هُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیِّیْنَ رَسُوْلًا......

بنی اسماعیل امت کا قلب ہے لیکن امت میں نئی قومیں نئے قبائل شامل ہوتے گئے یوں ایک نئی تہذیب کا آغاز ہوا۔

فلسفہ انقلاب کے بغیر سیرتِ طیبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سمجھنا بھی ممکن نہیں اگر نہ سمجھا جائے تو سیرتِ طیبہ میں تضادات نظر آئیں گے۔ بظاہر یہ کتنا بڑا تضاد ہے کہ مکہ معظمہ میں حکم یہ ہے ''چاہے تمہیں دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹا دیا جائے چاہے تمہارے چیتھڑے اڑا دیئے جائیں تم ہاتھ نہیں اٹھا سکتے'' لیکن مدینہ منورہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی رضی اللہ عنہم فی سبیل اللہ قتال کر

رہے ہیں (سورۃ توبہ آیت ۱۱۱)

دوسری مثال صلح حدیبیہ جب کہ صلح کر لی دو سال بعد مکہ شریف کے وہی سردار مطیع ہو گئے انقلاب کے چھ مراحل ہوتے ہیں۔ پہلے تین دعوت تنظیم تربیت کے نتیجہ میں جماعت وجود میں آتی ہے۔ چوتھا مرحلہ پہلے عدم تشدد کا راستہ جب تک طاقت نہ آئے جب طاقت آئے تب پانچواں مرحلہ پھر چھٹا مسلح تصادم (فیصلہ کن مرحلہ) پہلے چار مراحل مکی زندگی میں مکمل ہوئے۔ آخری دو مدنی دور میں ۸ھ میں فتح مکہ معظمہ پر عرب کی حد تک انقلاب مکمل ہوا

اس کے بعد توسیع انقلاب کا مرحلہ آیا۔ اگر نظریہ میں جان قوت اور برھان ہے تو وہ پھیلے گا جہاں جڑ پکڑے گا وہیں انقلاب ہوگا۔

توسیع انقلاب کا آغاز بھی ۷ھ میں دعوتی خطوط بھیج کر فرما دیا تھا۔ ان مکتوبات سے دو متضاد ردِ عمل سامنے نظر آئے۔ ایک کسریٰ کا ردِ عمل شہنشاہ ایران اپنے آپ کو عرب کا حکمران سمجھتا تھا اس نے کہا میری رعیت میں سے ایک شخص کو جرأت کیسے ہوئی؟ کہ اس نے اپنا نام میرے نام سے پہلے لکھا۔

شہنشاہ نے گورنر یمن کو لکھا کہ گستاخ شخص کو گرفتار کر کے میرے پاس لاؤ اگر ایسا نہ کر سکو تو مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دو۔

یہ ایک نمائندہ ردِ عمل تھا۔ دوسرا ردعمل قیصر روم کا تھا قیصر نے سفیر کا پورا اعزاز و اکرام کیا اگرچہ ایمان کی دولت سے محروم رہا مقوقس کا بھی یہی طرز تھا۔

انقلاب شکن قوتیں:

اصولی بات ہے جب بھی انقلابی قوت آگے بڑھ رہی ہو تو ہاں سے پہلے قائم نظام کے چودھری مع حامی و مددگار انقلابی قوت کا راستہ روکنے کے لئے اپنی ساری توانیاں خرچ کر دیتے ہیں جب کامیابی نہ ہو تو دبک جاتے ہیں کسی موقع کی

تلاش میں رہتے ہیں نازک مرحلہ آئے تو وار کریں...... یہ قوتیں اندر سے بھی اور باہر سے بھی عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور عہد خلافت راشدہ میں اسلامی انقلاب کو دونوں سطحوں پر ان قوتوں سے لڑنا پڑا (مقابلہ کرنا پڑا)۔

اکثر لوگوں نے اسلام قبول کیا تھا کہ اب وہ مزاحمت کی طاقت نہیں رکھتے ۸ھ میں جنگ موتہ کے بعد مدعیان نبوت مسیلمہ کذاب طلحہ ابن اسعدی، اسود عنسی جھوٹے نبی بنیں سجاع خاتون نے بھی دعویٰ نبوت کیا اسلامی قوت کا مقابلہ کرنے دوں اندرونِ عرب پر پہلی انقلابی قوت تھی وصال شریف حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہوں نے اپنا کام شروع کیا دوسری انقلابی قوت وہ عربی قبائل جوز کوٰۃ کے منکر ہوئے تیسری قوت مرکز گریز قوتیں تھیں۔

مقام صدیق اکبرؓ:

آپ رضی اللہ عنہ نے ان تینوں انقلاب شکن قوتوں کو مقابلہ کیا اور قابو پالیا۔

مقام صدیقی:

نبوت کے بہت قریب ہوتا ہے انبیاء علیہم السلام کے بعد درجہ صدیق کا ہے۔

(بحوالہ سورۃ النساء آیت ۶۹)

تین مذکورہ محاذ (دشمنوں کے) اور چوتھا لشکرِ اُسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی وصالِ پاک حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدینہ منورہ مکہ مکرمہ اور طائف کے سوا کم وبیش باقی عرب باغی ہو گیا تھا ان تمام خطرات کو مسترد کرتے ہوئے لشکرِ اسامہ رضی اللہ عنہ روانہ فرمایا گیا...... یہ حال ذکر خیر 3/1 صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پڑھ لیں۔ حالانکہ مشورہ دیا گیا کہ لشکر نہ بھیجو لیکن اس نحیف وناتواں جسم اور بظاہر شفیق و رقیق انسان کے اندر عزم کا کوہِ چھپا ہوا تھا۔ جناب صداقت مآب رضی اللہ عنہ نے

اندرونی اور بیرونی فتنوں پر مکمل قابو پالیا۔

توسیع انقلاب:

صرف سوا دو برس کے بعد اعزازِ خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملی ان کے دس سالہ دور میں اور سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے پہلے دس سالہ توسیع اسلامی انقلاب کا عمل بھرپور جاری رہا۔عرب جزیرہ تھا (تین اطراف سمندر ایک طرف خشکی) مثلث شکل صحرا اور پہاڑوں سے پُر۔

شہادتِ عمرؓ:

خلافت کے دسویں برس ایرانی قومیت کے انتقام کا شکار ہو گئے ایران شہنشاہیت کے خاتمے کے بعد ایرانی نیشنلزم اور شاہ پرستی کا جذبہ بھی ایک انقلاب شکن قوت کی صورت میں سامنے ایا ایرانیوں کو سب سے زیادہ دشمنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات سے تھی۔حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کی شان التوبہ آیت نمبر ۱۰۰ میں دیکھیے۔

برائے حصول نجات از آفات ومصائب الراقم کمترین آیت کریمہ لکھتا ہے۔(عبدالخالق توکلی غفرلہ)۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ O

''اور سب سے آگے سب سے پہلے پہلے ایمان لانے والے مہاجرین وانصار سے اور جنہوں نے پیروی کی اُن (اصحابؓ) کی عمدگی سے راضی ہوگیا اللہ تعالیٰ ان سے اور راضی ہو گئے وہ اس سے اور اس

نے تیار کر رکھا ہے ان کے لئے باغات، بہتی ہیں ان کے نیچے ندیاں ہمیشہ رہیں گے ان میں ابد تک یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔"

قاتلِ عمر رضی اللہ عنہ ابو لولو ایرانی النسل غلام (تفصیل شہادت عمرؓ میں درج ہے) سبھی حضرات کو معلوم تھا کہ ابو لولو فیروز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کی تیاری میں لگا ہے مگر "اسلام کے نظام عدل میں امتناعی نظر بندی کا وجود نہیں (Reventim Detentsion) جب تک جرم نہ کیا ہو گرفتاری نہیں ابو لولو کا تعلق ایرانی جرنیل سے تھا اس کا حملہ کرنا ذاتی فعل نہ تھا ایرانی سازش تھی، چھ وار کیے (۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ نماز فجر کے دوران جبکہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ امام تھے۔

فتنہ عظیم اور یہود کا کردار:

توسیع انقلاب محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل پورے زور سے جاری ہو رہا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری دو سالوں میں ایک نیا فتنہ رونما ہو گیا (اندرونی طور پر) یہ عظیم فتنہ تھا ایک مصری مصنف نے اس پر جو کتاب لکھی ہے اس کا نام "الفتنۃ الکبریٰ" رکھا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی معاشی اور مذہبی قوت کو زیر کیا تھا (یہود کو) بمطابق قرآن مجید یہود اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے" ان کے تین قبیلے جلاوطن کیے گئے تھے نبی قریظہ کے مرد قتل کیے گئے خیبر سے بھی یہود کو نکلنا پڑا یہود کے سینوں میں انتقامی جذبہ تھا۔ لاوا بنتا رہا۔ سازش تیار ہوتی رہی۔

فرنگ کی رگِ جاں پنجہ یہود میں ہے

یہود امریکہ کی سیاست اور معیشت کو کنٹرول کر رہے ہیں۔

عبد اللہ بن سباء اور شہادت عثمان غنی ذوالنورینؓ:

ایرانی نیشنلزم کے ساتھ یہودی سازش بھی ملحق ہو گئی تھی یمن کے ایک

یہودی ابن سباء نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اس سازش کا آغاز کیا مدینہ منورہ میں رہ کر حالات کا جائزہ لیا اسے مسلمانوں کا ایک کمزور نقطہ مل گیا قدیم قبائلی عصبیتوں کے جراثیم عربی مسلم معاشرے کی سرشت میں اتنے گہرے تھے کہ ان کے اثرات حضور اقدس رضی اللہ عنہ کی حیاتِ طیبہ میں بھی ظاہر ہو جاتے تھے۔ آپ کا وجود مبارک فتنے کی آگ بھڑکنے نہ دیتا۔ پہلے دونوں خلفاءؓ کا تعلق قریش کے دو چھوٹے قبیلوں بنو تمیم اور بنو امیہ سے تھا جن کی پرانی مسابقت بنو ہاشم کے ساتھ چلی آتی تھی یہود نے اس دکھتی رگ کو تاڑ لیا تھا ابنِ سباء نے مدینہ شریف سے نکل کر پہلا مورچہ بصرہ میں لگایا۔ اپنے ہم خیال لوگوں کی جمیعت پیدا کی نئے عقائد پھیلائے مثلاً۔

۱) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی مثل عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے۔ اور اپنے آپ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عاشق ظاہر کرتا۔

۲) دوسرا باطل عقیدہ وحی اور جانشینی صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حق ہے، پہلے دونوں خلفاء غاصب تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سب سے بڑے غاصب۔

۳) آخر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں الوہیت کا عقیدہ پیش کیا سیاسی پراپیگنڈہ کی مہم چلائی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کنبہ پرور خائن اقربا نواز ہیں۔

۴) بصرہ میں اپنی جماعت بنانے کے بعد کوفہ میں چلا گیا کوفہ میں ایرانی قوم شاہ پرستی اور یہودی سازش کا ملاپ ہوا پیروکاروں میں اضافہ ہوا جب گورنر کوفہ نے جواب طلبی کی تو ابن سباء دمشق چلا گیا دمشق میں دال نہ گلی تو مصر چلا آیا ہر صوبے میں دوسرے صوبے کے گورنر کے خلاف پراپیگنڈا بھی کرتا تیز ذرائع ابلاغ بھی نہ تھے بدخواہوں کا سلسلہ شروع ہوا ہر شخص افواہ کو بغور سنتا۔

(کتابچہ "شہید مظلوم" از ڈاکٹر اسرار احمد صاحب ضرور پڑھیے)

پراپیگنڈہ کی مہم کے نتیجہ میں مختلف صوبوں سے آمدہ بلوائیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا پچاس روز محاصرہ جاری رکھا......(واقعات 3/3 ذکر خیر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں درج ہیں) بالآخر بلوائیوں نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا شہادت پر ایسے فتنہ کا آغاز ہوا کہ ایک لاکھ مسلمان ایک دوسرے کی تلواروں کا نشانہ بنے۔

شہادت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ:

آپ رضی اللہ عنہ کو پورا عہد خانہ جنگی میں گزرا۔ احترام مدینہ شریف کی خاطر دار الخلافہ کوفہ منتقل کیا گیا کوفہ ابن سباء کے مریدوں کا مرکز تھا۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گرد گھیرا ڈالا۔

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں صلح ہو رہی تھے (بلکہ ہو چکی تھی الراقم) سبائیوں میں کھلبلی مچ گئی انہوں نے رات کی تاریکی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لشکر پر حملہ کر دیا مالک اشتر نخعی بھی ابن سباء کے ساتھ تھا دس ہزار مسلمان کام آئے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جامع مسجد کوفہ میں معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیغام صلح سنایا تو دس ہزار مسلح کوفیوں نے کھڑے ہو کر کہا ''ہم سب قاتلانِ عثمان رضی اللہ عنہ میں ہیں لو ہم سے بدلہ'' پھر جنگ صفین ہوئی چھونسٹھ ہزار مسلمان کام آئے۔ (صرف ایک جنگ میں)

جب ثالثی تجویز منظور ہوئی تو انہی سبائیوں نے بغاوت کر دی یہی خارجی کہلائے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لشکر سے نکلے ہوئے لوگ سبائی پراپیگنڈہ سے متاثر تھے، جنگ نہروان ہوئی تین بزرگوں (حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کو بیک وقت قاتلانہ حملے سے ختم کرنے کا منصوبہ بنا۔ دو بزرگ بچ گئے اور تیسرے حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے۔

امام حسن رضی اللہ عنہ کا مصلحانہ کردار اور خانہ جنگی کا اختتام:

اسلامی توسیع انقلاب کا عمل رک گیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو شرائط صلح طے کرنے کا پورا اختیار دے دیا چنانچہ صلح ہوگئی۔

عہد معاویہ رضی اللہ عنہ:

مذکورہ صلح پر یہودیوں اور سبائیوں کی متحدہ انقلاب شکن تحریک کو عظیم صدمہ پہنچا ۴۱ ھ تا ۶۰ ھ کوئی خانہ جنگی نہ ہوئی بغاوت، فتنہ، اختلاف رونما نہ ہوئے۔ اسلامی توسیع انقلاب کا عمل پھر سے شروع ہوا۔

ہوتا ہے جادہ پیما پھر کاروان ہمارا

(اقبالؒ)

چند باتیں متعلقہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے والد ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے گھر کو بوقت فتح مکہ دارالامان فرمایا گیا۔ حضرت امیر معاویہ کاتبِ وحی بھی رہے۔ خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے دور میں مختلف عہدوں پر رہے تجربہ کار سپہ سالار تھے بحری بیڑا تیار کیا نئے ممالک فتح ہوئے کئی ممالک اور شہر کی فتح کے علاوہ قسطنطنیہ بھی فتح ہوا قسطنطنیہ عیسائی دنیا کا دل تھا اس فتح کے لئے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے کیونکہ لشکرِ قسطنطنیہ کے لئے بخاری شریف میں جنت کی بشارت موجود ہے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ شہید ہوئے مزار قسطنطنیہ میں ہے الراقم) بیس سالہ دور میں صرف ایک اختلافی مسلہ پیش آیا یزید کی ولی عہدی کا۔ (آگے اگلی قسط بندہ حاصل نہیں کر سکا)۔

اور خود اتنا عرض ہے انقلاب شکن سازشیں پھر اُٹھیں اور معرکہ کربلا پیش

آیا۔ (ماہنامہ میثاق لاہور نومبر ۱۹۸۶ء خطبہ جمعہ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب)

مسئلہ خلافت:

امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ بصرہ تشریف لائے تو ابن الکواء رضی اللہ عنہ اور قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے عہد کیا تھا کہ میرے بعد آپ خلیفہ ہوں گے لہٰذا آپ ہمیں حقیقت الامر سے آگاہ فرمائیں اس امر کی تحقیق میں آپ سے زیادہ ثقہ کون ہوسکتا ہے؟

امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا (الراقم پوری روایت کا خلاصہ لکھے گا)

''اللہ کی قسم یہ غلط ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مجھ سے عہد کیا تھا میں جھوٹ کیوں بولوں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھ سے کوئی عہد ہوتا تو ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم کو کیوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ممبر پر کھڑا ہونے دیتا بلکہ ان کے ساتھ بذات خود جنگ کرتا خواہ کوئی ایک بھی میرا ساتھ دینے والا نہ ہوتا غور کرو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل یا موت ناگہانی پیش نہیں آئی تھی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنوں تک بیمار رہے اور ہر وقت موذن نماز کی اجازت لینے آیا کرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیتے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لے جاؤ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ایک نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ارادہ سے باز رکھنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہی نماز پڑھائیں۔ پھر جب نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے تو ہم سب نے امارت کے بارے میں غور کیا اور اس شخص کو اپنی دنیا کے لئے قبول کر لیا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دین کے لئے پسند فرمایا تھا نماز خالص دینی کام ہے دین کی جڑ اور دین کا بچاؤ ہے پس ہم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لی جس کے وہ لائق تھے اسی لئے ہم میں سے کسی ایک نے بھی اختلاف نہ کیا اور کسی ایک نے بھی

دوسرے کے خلاف بات نہ کی اور نہ کوئی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ناراض ہوا اس لئے میں نے ان کا حق بیعت ادا کیا اور ان کی اطاعت کی اور ان کے لشکر میں شامل ہو کر ان کی طرف سے لڑا انہوں نے بوقت انتقال ہم پر عمر رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا۔

پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو ہم میں سے کسی نے بھی ان کے خلاف نہ کیا اور نہ کوئی ان سے بیزار ہوا، میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حق بھی ادا کیا اطاعت کی ان کی لشکروں میں مل کر جہاد کیے...... ان کے احکام کی میں میں تعمیل کرتا۔ جب ان کا انتقال ہوا انہوں نے خود کو اور اپنی اولاد کو خلافت کے تعلق سے علیحدہ رکھا اگر آپ بخشش وعطا کا اصول اختیار فرماتے تو اپنے بیٹے سے بڑھ کر کسی کو مستحق نہ سمجھتے غرض انتخاب قریش کے چند شخصوں میں رکھ دیا گیا جن میں ایک میں بھی تھا میں نے خود حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اور میں نے ان کا حق بیعت ادا کیا میں ان کی اطاعت کرتا ان کے لشکر میں جہاد کرتا خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے سامنے میں حدودِ تکمیل جاری کرتا۔

جب وہ نشانہ مصیبت بنے تو اس وقت اہل حرمین اور کوفہ و بصرہ کے باشندوں نے میری بیعت کر لی۔

نوٹ: عربی متن تاریخ الخلفاء میں درج ہے قاضی حبیب الرحمٰن نے بھی اپنی کتاب عشرہ مُبشرہ میں عربی متن دو ترجمہ بمعہ نقل فرمایا ہے جہاں سے الراقم نے مدد لی ہے۔

مدت خلافت راشدہ

حدیث شریف:

سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خلافت تیس

سال ہے اس کے بعد بادشاہت ہو جائے گی۔ (تاریخ الخلفاء سیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

روای سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تمہارے دین کی ابتداء میں نبوت و رحمت ہے پھر خلافت اور رحمت ہو گی پھر بادشاہی جبریت ہو جائے گی'' جناب سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

''تم پر میری سنت کا اور میرے خلفائے راشدین المہدیین کی سنت کا اتباع لازم ہے''۔

تمیں سال جس کا ذکر حدیث مذکور میں ہے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ کی مدت امامت میں ختم ہو جاتے ہیں تفصیلی مدت:

۱) مدت خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دو سال تین ماہ دس دن۔

۲) مدت خلافت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دس سال پانچ ماہ چار دن۔

۳) مدت خلافت حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ بارہ سال گیارہ دن۔

۴) مدت خلافت حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ چار سال نو ماہ۔

۵) مدت خلافت حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ چھ ماہ

میزان = اُنتیس سال گیارہ ماہ چوبیس دن۔

(خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے علاوہ بقیہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم (چھ حضرات رضی اللہ عنہم) کا ذکر ہے)

سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

نام عامر بن عبداللہ کنیت ابوعبیدہ جراح ان کے دادا کا نام ہے۔ والدہ صحابیہ تھیں۔ آپ آٹھ آدمیوں کے بعد اسلام لائے ہر دو ہجرتیں کیں۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے خلافت شیخین رضی اللہ عنہما میں فتوحات شام و عراق و فلسطین

میں افواج کے سپہ سالار رہے۔

غزوہ بدر میں اپنے والد سے قتال کیا رب تعالیٰ نے سورۃ الحشر آیت ۲۲ میں یہ ذکر فرمایا۔غزوہ احد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرق مبارک میں ذرہ کے دونوں حلقے پیوست ہو گئے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ان کو دانتوں میں دبا کر کھینچا ان کے دونوں دانت سامنے والے نکل آئے۔

حدیث شریف: ہر امت کے لئے ایک امین ہوتا ہے اور اس کے امت کے امین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ہیں۔(مشکواۃ بخاری ومسلم)

زھد میں کمال رتبہ تھا۔۱۸ھ میں انگلی پر طاعون کا ایک چھوٹا سا دانہ نکل آیا......فرمایا اللہ اسی میں برکت دے گا۔

اسی سے وفات پا گئے مدفن عمواص یا رملہ میں ہے عمر ۵۸ سال۔

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ سیدہ حضرت آمنہ طیبہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے چچا زاد بھائی ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی بار ماموں کہہ کر مخاطب فرمایا۔آپ چھٹے یا چوتھے مسلمان ہیں۔

آپ کی بیتی کا نام عائشہ رضی اللہ عنہا تھا والدہ کے بہت فرما نبردار تھے والدہ نے کہا جب تک تو نے دین کو ترک نہ کیا میں نہ کچھ کھاؤں گی اور نہ پیوں گی آپ نے فرمایا میں تیرے لئے اسلام ہرگز نہ چھوڑوں گا اس بارے میں اللہ نے سورۃ لقمان آیت کریمہ ۱۵ نازل فرمائی۔

"اگر تیرے ماں باپ یہ کوشش کریں تو میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے اس وقت ان کا کہا نہ مان ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھا

سلوک کرتا رہ"

تمام غزوات میں شامل ہوئے مہم فارس کے سپہ سالار اور مدائن کسریٰ کے فاتح ہیں نہر سعد اور شہر کوفہ آپ کے عہد ولایت کی یادگار ہیں۔

غزوہ اُحد میں آپ نے ایک ہزار تیر چلایا۔(راوی علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ متفق علیہ)

"میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کسی ایک کے لئے بھی ماں باپ دونوں کو جمع کرتے ہوئے نہیں دیکھا مگر اُحد کے دن میں ایسا فرماتے ہوئے سنا کہ اے سعد تیر چلا تجھ پر میری ماں اور باپ قربان ہوں۔"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"اے اللہ جب سعد رضی اللہ عنہ تجھ سے دعا کرے تو اسے قبول فرما" (مشکوٰۃ)

اور کئی موقعوں پر بھی ان کے حق میں دعا فرمائی۔

قریباً اسی سال کی عمر میں وادی عتیق (مدینہ شریف سے سات میل دُور) میں وصال فرمایا پرانے جُبہ میں کفنائے گئے جو بدر کے اندر پہنا تھا۔

آپ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت "جو صبح کو عجوہ سات عدد کھالے اس کو زہر اور جادو اثر نہ کرے گا۔(مشکوٰۃ بحوالہ صحیحین)

دوسری روایت بحوالہ (مشارق انوار بحوالہ صحیحین)

جو مؤذن کو اذان دیتے سنے اور یہ کہے اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں کلمہ توحید و رسالت و رَضِیتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْل وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا ط

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

والدہ کا اسم گرامی شفا بنت عوف بن عوف ان آٹھ اصحاب رضی اللہ عنہم میں

سے جنہوں نے پہلے اسلام قبول فرمایا۔ عشرہ مبشرہ کے ان پانچ حضرات میں سے جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے مشرف بہ اسلام ہوئے سفر تبوک میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کے پیچھے ایک رکعت نماز بھی ادا فرمائی۔

غزوہ اُحد میں آپ نے کئی زخم کھائے تھے دو دانت بھی شہید ہوئے تھے پاؤں میں زخم آیا جس سے لنگڑا کر چلتے تھے۔ دولت آپ کے پاس بہت تھی مدینہ شریف میں بعمر ۷۵ برس وفات پائی۔

روای عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مشکوٰۃ شریف: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی کفالت فرماتے تھے (خلاصہ حدیث) صادق اور سخی تھے کثرمال بجائے غفلت شعاری کے رِقت دزاری کا سبب تھا۔

آپ کی ایک روایت کا ترجمہ: (جلاء الافہام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ)

''جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے گا (اللہ فرماتا ہے) میں اس پر رحمت بھیجوں گا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا'' (خلاصہ چند جملے از مدارج النبوۃ ج ۲ مترجم باب نہم ۷۹۲ تا ۷۹۷)

مترجم عبد المصطفیٰ محمد اشرف مرالوی فاروق آبادی۔

غزوہ احد میں فرشتے ان کے ساتھ مدد کرتے تھے خلافت شیخین رضی اللہ عنہم کے دوران یہ فتاویٰ صادر فرماتے تھے۔

ان کے وصال پر حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابن عوف رضی اللہ عنہ چلے گئے بلاشبہ وہ پاک اور صاف تھے۔

سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

آپ کی والدہ صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں جو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی

پھوپھی ہیں کنیت ابو عبد اللہ ابو الطاہر سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا آپ کی پھوپھی ہیں
بعمر ۱۵ سال اسلام قبول کیا دو ہجرتیں کیں۔

جنگ جمل کی صبح کو اپنے بیٹے سے فرمایا میرے جسم میں کوئی حصہ ایسا نہیں حتیٰ کہ شرمگاہ بھی جو غزوات میں زخمی نہ ہوا ہو۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے زبیر ارکان دین میں سے ایک رُکن ہے غزوہ بدر میں فرشتے آپ ہی کی ہیت میں نازل ہوئے تھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو جناب رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فِدَاكَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ...... آپ کے ایک ہزار غلام تھے جو مزدوری سے روپیہ کما کر دیتے آپ ساری رقم خیرات کر دیتے آپ جنگ سے علیحدہ ہو گئے۔ واپس ہوئے راہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک ظالم نے آ کر آپ کو شہید کر دیا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قاتل سے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے'' زبیر رضی اللہ عنہ کا قاتل دوزخی'' شہادت بروز پنج شنبہ ۱۰ جمادی الاولیٰ ۳۶ھ بعمر ۷۷ سال ہوئی۔

سیدنا طلحہ بن عبید اللہؓ

کنیت: ابو طلحہ الخیر۔ طلحہ الجواد طلحہ الفیاض کے القاب سے ملقب تھے۔

سابقین الی الاسلام میں سے ہیں

غزوہ اُحد میں حضور رحمتہ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم غار میں گرے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی پشت آگے کر دی حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پاؤں مبارک اوپر رکھ کر اوپر چڑھ گئے اور فرمایا'' طلحہ پر جنت واجب ہو گئی''۔

جو تیر آتا آپ رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ پر روک لیتے اور تیر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک نہ آنے دیتے۔

اس لئے ایک ہاتھ ہمیشہ کے لئے شل ہو گیا۔صرف ہاتھ پر ۲۴ زخم آئے

اور کل بدن پر ۷۵ زخم آئے۔

شہادت ۱۰ جمادی الآخر ۳۶ھ کو واقعہ جمل میں ہوئی عمر ۶۰ سال تھی مروان بن حکم کا تیر آپ کی گردن پر لگا ایک تیر کسی اور طرف سے گھٹنے پر لگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نعش پر گزر ہوا تو چہرے سے مٹی صاف کی فرمایا'' مجھے یہ بات بہت شاق گزری کہ تجھے آسمان تلے خاک آلود دیکھوں کاش! میں اس واقعہ سے بیس سال پہلے فوت ہو جاتا۔ امیر المومنین رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کے رفقا رضی اللہ عنہ بہت روئے۔

عبرت ناک واقعہ:

ایک شخص سیدنا علی وطلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخانہ کلمات کہہ رہا تھا سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اسے منع کیا میرے بھائیوں کی غیبت مت کرو جب وہ اس حرکت سے باز نہ آیا تو دو رکعت پڑھ کر ان الفاظ میں دعا مانگی الٰہی اگر وہ باتیں جو یہ شخص کہہ رہا ہے تیری مرضی کے خلاف ہیں تو میری آنکھوں کے سامنے اس پر بلا نازل فرما اور اس کو لوگوں کے لئے عبرت بنا۔

ایک اونٹنی مجمع کو چیرتی ہوئی آئی اس شخص کو تھوتھنی سے پکڑ کر دانتوں سے پکڑ کر چیر ڈالا وہ مردود یوں کیفر کردار کو پہنچا۔ (عشرہ مبشرۃ رضی اللہ عنہ)

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ

والد گرامی زید رضی اللہ عنہ والدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ سعید رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی تھے اور بہنوئی بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں جو کہ سعید رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہ تھیں۔ اولین مسلمان ہیں۔

زید رضی اللہ عنہ کے متعلق حدیث شریف میں ہے۔ وہ ایک امت کے مساوی

بنا کر اٹھایا جائے گا۔''(اسد الغابہ)

تمام غزوات میں شامل رہے۔

ایک خاص واقعہ جو ایک خاص عظیم کرامت بھی ہے:

مردان بن الحکم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ منورہ کا حاکم تھا۔ اس کے پاس ایک بڑھیا نے آپ رضی اللہ عنہ کی شکایت پیش کی کہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے میری زمین غصب کر لی ہے مردان نے آپ کو طلب کیا تو آپ نے کہلا بھیجا کہ تم میری نسبت یہ خیال کرتے ہو کہ میں نے اس پر ظلم کیا ہے حالانکہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔

''جو شخص ایک بالشت زمین ظلم سے حاصل کرے گا تو اس کی گردن میں اس حصہ اراضی کے برابر ساتوں زمین تک طوق ڈالا جائے گا''۔

پھر فرمایا ''الٰہی وہ گمان کرتی ہے کہ اس پر ظلم ہوا ہے پس اگر وہ جھوٹی ہے تو اسے اندھا کر دے اور اسے اس کے گھر کے کنوئیں میں گرا دے اور مسلمانوں پر میرے حق کو بخوبی واضح کر دے''۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس کی بینائی زائل ہوئی پھر ایک دن چلتے چلتے اپنے ہی مکان کے کنوئیں میں گر پڑی اور وہی کنواں اس کی قبر بن گیا۔

بمقام عقیق ۵۰ یا ۵۱ یا ۵۵ ہجری میں وصال فرمایا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے آپ کو غسل دیا نماز جنازہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی قبر میں ابنِ عمر رضی اللہ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اتارا۔

آپ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو شخص اپنے مال کو بچاتا ہوا مر جائے وہ شہید اور جو شخص اپنے آپ کو بچاتا ہو قتل ہوا وہ شہید ہے اور جو آدمی اپنا دین بچاتا ہوا قتل ہو جائے وہ

بھی شہید ہے“

(جامع الصغیر سیوطیؒ بحوالہ مسند امام احمدؒ و صحیح ابن حبانؒ)

صحیفہ شریفہ (مکتوب شریف ۹۶) دفتر دوم

اس مضمون کے حل میں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں کاغذ طلب کیا تا کہ کچھ لکھیں اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے مع چند اصحاب رضی اللہ عنہم کے اس سے منع کیا۔ خواجہ ابوالحسن بدخشی کشمی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف صادر فرمایا۔

نوٹ: یہ ذرۂ حقیر و ناچیز کہیں کہیں سے آسان عبارت لے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

”اللہ تعالیٰ کے لئے حمد ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو“

سوال: (تلخیص) حضرت رسالت خاتمیت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مرضِ موت میں کاغذ طلب کیا اور فرمایا:

اِیْتُوْنِیْ بِقِرْطَاسٍ اَکْتُبْ لَکُمْ کِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ

(کاغذ لاؤ کہ میں کچھ لکھوں تا کہ میرے بعد گمراہ نہ ہو) اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ اور چند اور اصحاب رضی اللہ عنہم نے منع کیا اور کہا کہ حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ (ہمیں کتاب اللہ ہی کافی ہے) حالانکہ رسالت خاتمیت علیہ الصلوٰۃ والسلام جو کچھ فرمایا کرتے تھے۔ وحی سے فرمایا کرتے تھے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔

”وہ خواہش سے کلام نہیں کرتے بلکہ جو کچھ بولتے ہیں وحی کے مطابق بولتے ہیں۔“

اور وحی کا ردّ منع کرنا کفر ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ٥

''جو لوگ اللہ تعالیٰ کے اتارے کے مطابق حکم نہیں کرتے وہ کافر ہیں''۔

نیز پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہجر و ہذیان کی تجویز کرنے سے تمام احکام شریعت کا اعتماد دور ہو جاتا ہے اور یہ کفر و الحاد و زندقہ ہے اس شبہ تو یہ کا حل کیا ہے؟

جواب: اللہ آپ کو سعادت مند کرے اور سیدھے راستے کی ہدایت دے آپ کو واضح ہو کہ یہ شبہ جو اس قسم کے اور شبہے جو بعض لوگ حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم اور باقی تمام اصحاب کرام رضی اللہ عنہم پر وارد کرتے ہیں اور اس قسم کی تشکیکات اور شہادت سے ان کو رد کرنا چاہتے ہیں اگر انصاف کی نظر سے دیکھیں اور حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کے شرف و رتبہ کو قبول فرمائیں تو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ ان کے نفس حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ کی صحبت میں ہوا و ہوس سے پاک و صاف ہو چکے تھے اور ان کے سینوں سے عداوت و کینہ نکل چکا تھا اور ان کو واضح ہو جائے گا کہ یہی وہ اسلام اور دین کے بزرگوار ہیں جنہوں نے کلمہ اسلام کے بلند کرنے اور حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دین متین کی تائید کے لئے رات دن اور ظاہر و باطن میں اپنی طاقتوں اور مالوں کو خرچ کیا ہے اور اپنے خویش و قبیلہ اور اولاد ازواج اور وطن و گھر بار کھیتی کیاری باغ و بہار وغیرہ سب کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں چھوڑ دیا تھا اور اپنی جان اور مال اور اولاد کی محبت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو ترجیح دی تھی ان بزرگواروں نے وحی اور فرشتہ کا مشاہدہ کیا تھا اور معجزات و خوارق کو دیکھا تھا ان کا غیب شہادت سے اور ان کا علم عین سے بدل چکا تھا یہی وہ لوگ ہیں جن کی تعریف اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ان الفاظ کے ساتھ فرماتے ہیں۔

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ٥

''اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔
توریت و انجیل میں ان کی یہی مثال ہے۔''

جب تمام اصحاب کرام ان کرامات اور فضائل میں شیریک ہیں تو خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم جو تمام اصحاب رضی اللہ عنہم سے افضل و اعلیٰ ہیں ان کی فضیلت و بزرگی کس قدر ہو گی یہی وہ فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جن کی شان میں اللہ تعالیٰ اپنے رسولِ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے

يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو اللہ تعالیٰ اور تیرے تابعدار مومن کافی ہیں''۔

سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس آیت کریم کا شانِ نزول حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کا اسلام ہے۔

اس سوال کا جواب اور اس شبہ کی غلط فہمی کے بیان کو اللہ تعالیٰ کی مدد سے چند مقدموں میں لکھا جاتا ہے غور سے سُنیں جن میں سے ہر مقدمہ بجائے خود علیحدہ علیحدہ جواب بھی ہے۔

مقدمہ اوّل:

مقدمہ اوّل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام منطوقات و معقولات یعنی اقوال و گفتار وحی کے مطابق نہ تھے۔ آیت کریمہ...... وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى نصِ...... قرآنی سے مخصوص ہے جیسے کہ مفسرین نے بیان کیا ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اقوال و گفتار وحی کے مطابق ہوتے تو حق تعالیٰ کی طرف سے بعض اقوال پر اعتراض وارد نہ ہوتا اور ان سے معافی کی گنجائش نہ ہوتی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو

مخاطب کر کے فرماتا ہے:

عَفَا اللّٰہُ عَنۡکَ لِمَ اَذِنۡتَ لَھُمۡ۔

''اللہ تعالیٰ نے تجھ سے معاف کیا تو نے ان کو کیوں اذن دیا''۔

مقدمہ دوم:

مقدمہ دوم یہ ہے کہ احکام اجتہادیہ اور امورِ عقلیہ آیت کریمہ

فَاعۡتَبِرُوۡا یَا اُولِی الۡاَبۡصَارِ۔

''اے داناؤ عبرت پکڑو۔''

اور آیت کریمہ ہے......

وَشَاوِرۡھُمۡ فِی الۡاَمۡرِ۔

''کام میں اُن سے مشورہ کرلیا کرو۔''

کہ بموجب اصحابہ رضی اللہ عنہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گفتگو کی گنجائش اور ردّ و بدل کی مجال تھی۔

جب بدر کے قیدیوں کے قتل اور فدیہ کے بارے میں جب اختلاف واقع ہوا تھا تو فاروق اعظمؓ نے قتل کا حکم دیا تھا اور وحی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حکم کے موافق آئی اور فدیہ لینے پر وعید نازل ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر عذاب نازل ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بغیر کوئی نجات نہ پاتا۔''

مقدمہ سوم:

کہ سہو، نسیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر جائز بلکہ واقع ہے۔ حدیث ذی الیدینؓ میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتی نماز میں دو رکعت کے بعد سلام دیدی ذی

الیدین نے عرض کی ''کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو قصر کیا ہے یا آپ بھول گئے''؟
ذی الیدین کی صداقت ثابت ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کر دو رکعت اور ادا کیں اور سجدہ سہو ادا کیا جب صحت و فراغت کی حالت میں سہو و نسیان بتقھائے بشریت جائز ہے تو مرض موت میں درد غلبہ کے وقت بتقھائے بشریت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے قصد و بے اختیار کلام کا صادر ہونا کیونکر جائز نہ ہوگا۔

مقدمہ چہارم:

حضرت فاروق رضی اللہ عنہ بلکہ خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے لئے کتاب و سنت میں جنت کی خوشخبری ہے (خوشخبری والی احادیث) ثقہ راویوں کی کثرت سے شہرت بلکہ تواتر معنی کی حد تک پہنچ چکی ہیں جن کا انکار سراسر جہالت ہے یا بغض وعناد۔ ان صحیح و حسن حدیثوں کے راوی اہلسنت ہیں جنہوں نے اپنے استادوں سے جو سب کے سب صحابہ و تابعین ہیں اخذ کی ہیں بلکہ ان بزرگوں کی بشارت کے لئے قرآن مجید کافی ہے۔

آیاتِ فضائل صحابہؓ:

لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قَاتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَ قَاتَلُوْا وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۝

''نہیں برابر تم میں سے وہ شخص جس نے فتح سے پہلے خرچ کیا اور لڑائی کی یہ زیادہ درجے والے ہیں ان لوگوں سے جنہوں نے فتح کے بعد خرچ کیا اور لڑائی کی اور سب کو اللہ تعالیٰ نے حُسنیٰ بہشت کا وعدہ دیا ہے۔''

تمام اہل تفسیر کہتے ہیں کہ آیت کریمہ...... لَا یَسْتَوِیْ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں نزال ہوئی ہے پھر فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ راضی

ہو گیا مومنین سے جب انہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی"

امام محی السنۃ نے معالم تنزیل میں جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی ہے ان میں سے ایک بھی دوزخ میں نہ جائے گا"۔

اس بیعت کو بیعتِ رضوان کہتے ہیں (جن لوگوں کو اللہ اپنی خوشنودی کی بشارت دے ان کو کافر کہنا نہایت ہی بُرا ہے)

مقدمہ پنجم:

یہ ہے کہ کاغذ کے لانے میں حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کا توقف کرنا ردّ و انکار کے باعث نہ تھا پناہ بخدا ایسے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وزیروں اور ہم نشینوں سے جو خُلقِ عظیم کے ساتھ متصف ہیں اس قسم کی بے ادبی کس طرح ہو سکتی ہے...... بلکہ امت کے عام لوگوں سے جو دولت اسلام سے کامیاب ہو چکے ہوں اس قسم کے ردّ و انکار کا گمان نہیں ہو سکتا پھر ان لوگوں سے جو وزیر اور ندیم اور تمام مہاجرین اور انصار میں سے اعلیٰ درجے والے ہوں کس طرح اس امر کا خیال پیدا ہو سکتا ہے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا مطلب استفہام اور استفسار سے یہ تھا کہ اگر آپ کوشش و اہتمام کے ساتھ کاغذ طلب فرمائیں تو لایا جائے ورنہ ایسے نازک وقت میں آپ کو تکلیف نہ دینی چاہیے اگر امر وحی سے آپ نے کاغذ طلب فرمایا ہے تو تاکید اور مبالغہ سے کاغذ طلب فرمائیں گے اور جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہو گا لکھیں گے کیونکہ وحی کی تبلیغ نبی پر واجب ہے اگر یہ مطلب امر وحی سے نہیں ہے بلکہ چاہتے ہیں کہ فکر و اجتہاد کی رو سے کچھ لکھیں تو وقت یاوری نہیں کرتا کیونکہ پائیہ اجتہاد آپ کے رحلت فرماتے کے بعد بھی باقی ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجود

گی میں جو وحی کے نزول کا وقت تھا مستنبطوں اور مجتہدوں کے استنباط و اجتہاد کی گنجائش تھی تو آپ کے رحلت فرمانے کے بعد علماء کا اجتہاد و استنباط بطریق اولیٰ مقبول ہوگا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدا (پھر) اہتمام نہ فرمایا بلکہ اس سے اعراض فرمایا تو معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا وحی کی رو سے نہ تھا اور وہ توقف جو مجرد استفسار کے لئے ہے مظلوم نہیں ہے۔

ملائکہ کرام نے حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کی وجہ دریافت کرنے کے لئے عرض کیا (کیا تو ایسے شخص کو خلیفہ بنانا چاہتا ہے جو اس میں فساد کرے گا اور خون گرائے گا اور ہم تیری حمد کرتے ہیں اور تیری پاکیزگی کرتے ہیں)

اور حضرت ذکریا علیہ السلام نے حضرت یحیٰی علیہ السلام کی پیدائش کی خوشخبری کے وقت کہا (میرے ہاں کس طرح لڑکا ہوگا جبکہ میری عورت بانجھ ہے اور میں بے حد بوڑھا ہوں)

اور حضرت مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام نے کہا "میرے ہاں کس طرح لڑکا ہوگا جبکہ مجھے کسی بشر نے ہاتھ نہیں لگایا اور میں نافرمان یعنی بدکار بھی نہیں ہوں"

اگر حضرت فاروق رضی اللہ عنہ بھی استفسار و استفہام کے لئے کاغذ کے لانے میں توقف کیا ہو تو کیا مضائقہ ہے اور کیا شور و شر ہے۔

مقدمہ ششم:

یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا شرف حاصل ہونے کے بعد اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ حُسنِ ظنّ ضروری ہے اور اس امر کا جاننا بھی ضروری ہے کہ تمام زمانوں سے بہتر زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم انبیاء علیہم السلام کے بعد تمام بنی آدم سے بہتر ہیں تاکہ یقین ہو جائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رحلت فرمانے کے بعد بہترین زمانہ میں وہ لوگ جو انبیاء کے بعد تمام بنی آدم علیہ السلام سے

بہتر ہیں۔ باطل پر اجتماع نہیں کریں گے اور کافروں اور فاسقوں کو حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانشین نہ بنائیں گے یہ امت نصِ قرآنی کے ساتھ خیر الامم ثابت ہو چکی ہے۔ اور تمام امت میں سے بہتر اصحاب رضی اللہ عنہم ہیں۔ کیونکہ کوئی ولی صحابی کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

پس کچھ انصاف کرنا چاہئے اگر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا کاغذ لانے سے منع کرنا کفر کا باعث ہوتا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جو نصِ قرآنی کے ساتھ بہترین امت میں سے زیادہ متقی ثابت ہو چکے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر تنصیص و تصریح نہ کرتے اور مہاجرین و انصار جن کی تعریف اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن مجید میں فرمائی ہے۔ اور ان سے راضی ہوا اور ان کو جنت کا وعدہ دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت نہ کرتے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جانشین نہ بناتے۔

مفہوم عبارت:

(اگر اصحاب رضی اللہ عنہم سے بدظنی ہو تو یہ بدظنی حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام تک ہو گی) بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحب حق تعالیٰ تک چلی جائے گی۔ "جس نے اصحاب رضی اللہ عنہم کی عزت نہ کی اس نے گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق نہ کی"۔

جب یہ مقدمات معلوم ہو چکے تو اس شبہ کا اور اس قسم کے اور شبہات کا جواب حاصل ہو گیا بلکہ متعدد اور کئی قسم کے جوابات حاصل ہو گئے۔ ان مقدمات میں سے ہر ایک مقدمہ کئی جوابوں میں سے ایک جواب ہے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ○

ہائے افسوس! ان لوگوں کو کس چیز نے آمادہ کیا کہ ا... بریں... نکالیں

اور اسلام کے بزرگوں پر طعن لگائیں...... دین کے ہادیوں کو گالی نکالنا اسلام کے حامیوں کو طعن لگانا کیا درجہ رکھتا ہو گا جبکہ فاجروں اور فاسقوں کو گالی نکالنا شروع میں عبادت و کرامت وفضیلت اور نجات کا درجہ نہیں رکھتا۔

کیا ابو جہل وابولہب کو گالی نکالنا عبادت میں داخل ہے؟ نہیں ہرگز نہیں یہ شرع میں نہیں آیا۔

حق تعالیٰ اصحابہ رضی اللہ عنہم کی صفت میں...... رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ...... فرماتا ہے پس ان بزرگوں کے حق میں ایک دوسرے کے ساتھ عداوت وکینہ کا گمان کرنا نصِ قرآنی کے برخلاف ہے...... اصحاب رضی اللہ عنہم آپس میں شیر و شکر اور ایک دوسرے میں فانی تھے۔ خلافت کا معاملہ بھی ان کے نزدیک مرغوب نہ تھا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اَقِيْلُوْنِی کا ظاہر ہونا مشہور معروف ہے۔(یعنی مجھ سے خلافت واپس لے لو۔ اور میری جگہ کسی اور کو خلیفہ بنالو۔ اور اس سے بیعت کرلو۔ ترجمہ)

حضرت فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی خریدار مل جائے تو اس خلافت کو ایک دینار کے بدلے بیچ ڈالوں۔ اور حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے خلافت کے لیے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے لڑائی جھگڑا نہیں کیا بلکہ باغیوں کے ساتھ لڑائی کرنا فرض سمجھ کر ان کا مقابلہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''تم باغی گروہ سے یہاں تک لڑو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف پھر آئے۔'' حضرت امیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ لڑائی کرنے والے باغی سب کے سب صاحبِ تاویل، صاحب رائے واجتہاد تھے۔ اگر اس اجتہاد میں خطا کار بھی ہوں تو بھی طعن وملامت وتفتیش وتکفیر سے دور اور پاک ہیں۔

حضرت امیر رضی اللہ عنہ ان کے حق میں فرماتے ہیں ''ہمارے بھائیوں نے ہم پر بغاوت کی وہ نہ فاسق ہیں نہ کافر کیونکہ ان کے لیے تاویل ہے۔''

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے "یہ وہ خون ہیں جن سے ہمارے ہاتھوں کو اللہ تعالیٰ نے پاک رکھا پس ہمیں اپنی زبانوں کو اُن سے پاک رکھنا چاہئے۔"

وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰے سَیِّدِ الْاَنَامِ وعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ الْکَرِیْمِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامِ ط

(ذرّۂ ناچیز وحقیر عبدالخالق توکلی غفرلہٗ)

دفع الوسواس بشرح

حدیث ُالقر طاس مع سوالوں کے جوابات از قلم مولانا احمد شاہ بخاری۔ مدیر اعلیٰ پندرہ روزہ "الفاروق" سرگودہا۔ (ثنائی پریس سرگودہا سے عنوان بالا کا مضمون بھی شائع ہوا تھا۔ بہت عالمانہ محققانہ مستند ہے اس کا تعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خصوصاً سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ہے اس لیے بندۂ ناچیز نے اس کا خلاصہ لکھ دیا ہے۔)

ضرور پڑھیں

دفع الوسواس بشرح حدیثُ القرطاس

روایت میں ہجر کا لفظ ہے بحوالہ بخاری ومسلم۔ ہجر بمعنی ہذیان۔ اور وہاں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ موجود ہی نہ تھے جو کہ اس حدیث کے راوی ہیں۔ ان کی عمر بھی اس وقت تیرہ چودہ سال کی تھی۔

صحیح بخاری جلد اوّل ص449 ترجمہ۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سُنا فرماتے تھے۔ میں نے عرض کی...... یوم خمیس کا حال سنائیے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سُنا فرماتے تھے یوم خمیس بڑا ہی مصیبت کا دن تھا۔ پھر رونے

لگے یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں سے سنگریزے تر ہو گئے تھے۔ میں نے عرض کی ...... یوم خمیس کا حال سنائیے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ خمیس کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدت پکڑ گئی۔ پس فرمایا لاؤ میرے پاس ایک کاغذ

فَقَالَ اُتُوْنِیْ بِکِتَابٍ اَکْتُبُ لَکُمْ کِتَابًا لَاتَضِلُّوْا بَعْدَہٗ اَبَدًا

پس فرمایا لے آؤ میرے پاس ایک کاغذ تمہارے لیے لکھ دوں ایک کتاب جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔

پس حاضرین میں جھگڑا پیدا ہو گیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں جھگڑا کرنا مناسب نہیں۔ پھر کہنے لگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا کر رہے ہیں۔

فَقَالُوْا مَالَہٗ اَھَجَرَ اِسْتَفْھِمُوْہُ۔

کیا اس جہان کو چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں پوچھو تو سہی۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے چھوڑو کہ میں جس خیال میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم مجھے بلاتے ہو...... اس روایت میں تنازع کی تفصیل نہیں ہے۔

دوسری روایت۔ بخاری شریف جلد ثانی، ترجمہ

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درد اور بیماری کا غلبہ ہے۔ اور تمہارے پاس قرآن مجید ہے پس ہمیں خدا کی کتاب کافی ہے اور اہلبیتؓ میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ اور آپس میں جھگڑا کرنے لگے۔ پس انہیں سے بعض کہتے تھے کہ قلم دوات پیش کرو لکھ دیں گے تمہارے لیے خدا کے رسول ایسی کتاب جس کے بعد کبھی گمراہ نہ ہو سکو گے اور ان میں سے بعض وہی بات کہتے تھے جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہی تھی۔ پس جبکہ خدا کے نبی کے پاس شور اور اختلاف زیادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چھوڑ دو۔''

لفظ ھَجَرَ موجود ہے۔ چھوڑنا۔ بمطابق کتب لغت۔

ھَجَرَ کے معنی بے ہوشی بھی ہے۔ یہ مناسب نہیں...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رائے عمر رضی اللہ عنہ پسند آچکی تھی۔ موافقاتِ عمر رضی اللہ عنہ کئی ہیں۔ واقعہ قرطاس بھی اسی زُمرے میں ہے...... ''صداقت آف گوجرہ''

جلد اوّل نمبر 6 ص 5 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر برس رہے ہیں...... لفظ ھَجَرَ کس نے کہا؟

شارحین کا ایک گروہ اسے ہجرت سے مانتا (چھوڑنا) دوسرا گروہ غیر ارادی کلام کی طرف ہے۔

ان علماء نے کہا ھجر بولنے والے وہ بزرگ ہیں جنہوں نے قلم دوات کاغذ لانے کو ترجیح دی...... مناسب ہے قلم دوات...... پیش کردو۔ زبان ترجمانِ حقیقت ہے۔ جو حضرات حق میں تھے وہ دوسروں کو کہہ رہے ہیں...... ھجر کی نسبت صحابہ رضی اللہ عنہم سے کسی نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہیں کی۔

قاعدہ کلیہ:

تمام روایات جمع کی جائیں۔ جو الفاظ عقل ونقل اور محل موقع کے مطابق ہوں اصل قرار دیے جائیں...... دَعُوْنِیْ یا ذَرُوْنِیْ...... یا بعض راویوں نے...... قُوْمُوْ عَنِّی...... لکھا بمعنی چھوڑ دو ثابت ہے بمطابق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ مجمع البحار دو روایات متعلقہ تلاوت پڑھ لیں۔

۱) بخاری جلد دو ص ۷۵۷ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قران پڑھا کرو جب تک کہ تمہارے دل اس پر اکٹھے رہیں (دل لگے رہیں) پھر جب تمہارے دل پراگندہ ہونے لگیں تو چھوڑ دو...... فقوموا عنہ......

۲) مجمع البحار ص ۴۰ جلد اول مطبع نولکشور ''قرآن پڑھتے رہو دل کی خوشی سے درآنحالیکہ خیالات ایک جگہ پر جمع ہوں پھر جس وقت دل تنگی

حاصل ہو جائے اور خیالات پریشان ہونے لگیں تو قرآن کو چھوڑ دو اس لئے کہ حضور قلب کے بغیر پڑھنے کے قابل نہیں اور اس سے کہیں زیادہ بلند ہے اور اس کی شان بہت اونچی ہے

بخاری جلد دوم ص ۱۰۹۵ (خلاصہ و مفہوم الراقم عرض کرے گا) راوی ابن عباس وفات قریب لے آؤ قلم و دوات اس وقت گھر میں بہت مرد تھے جن میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بیماری کا غلبہ ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے اور اہل بیت رضی اللہ عنہم نے اختلاف کیا اور جھگڑنے لگے پس ان میں سے بعض وہ تھے جو کہتے تھے قلم دوات پیش کرو...... اور ان میں بعض وہ تھے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تائید کرتے تھے...... فرمایا...... قُوْلُوْا عَنِّیْ...... مجھے چھوڑ دو...... دو راہیں ہو چکی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ ارشاد نہ فرمایا حدیث: آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے تھے تو تین دفعہ بلایا کرتے تھے (کئی کتب میں) تین بار سلام دیتے تھے...... ایک بات تین تین بار دہراتے قلم دوات کے بارے میں صرف ایک ہی بار ارشاد کیوں فرمایا؟ کیا وجہ؟ ظاہر ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی رائے پسند فرمالی۔

پسندیدگی کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں ایک اجتہاد دوسرا وحی خدوندی۔ پہلا ارشاد قلم و دوات لانے کا اجتہاد پر مبنی تھا دو رائیں ملاحظہ فرمائیں تو اجتہاد میں تبدیلی ہوگی۔ آپ کسی کے پابند نہ تھے...... فرمایا'' مجھے چھوڑ دو میں اب قلم دوات لانے والوں کے حق میں نہیں ہوں...... قُوْلُوْا عَنِّیْ...... کے مخاطب وہ ہیں جو لانے کے حق میں تھے (قلم دوات) کوئی صاحب قلم دوات لانے جا رہے تھے جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پکڑ لیا...... قلم دوات لانے والے خواہشمند حضرات بار بار عرض کرتے ہیں کیا ارشاد ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا چھوڑ دو۔

(فتح الباری جلد ہشتم ص ۱۰۹ عمدۃ القاری جلد دوم ص ۱۷۱)

وحی خداوندی:

اگر ہم کہہ دیں کہ حاضرین مجلسِ نبوت کی دورائیں ہوگئیں وحی رائے عمر رضی اللہ عنہ کے مطابق نازل ہوئی تو بھی صحیح ہوگا عقلی اور نقلی دلائل ہیں

عقلی تو یہ ہے آپ حکم خداوندی کی تعمیل میں ہر قسم کے مصائب برداشت کرتے تھے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمر رضی اللہ عنہ کے کہنے سے ترک فرما دیں یہ کیوں نہ فرمایا تم کون ہوتے ہو کہ میری تکلیف کو سامنے رکھ کر قلم خدانندی میں روڑے اٹکاتے ہو رائے عمر رضی اللہ عنہ کو سُن کر خاموش رہنا رضامندی اور پسندیدگی کی کھلی دلیل ہے۔

نقلی دلیل:

علمائے فریقین نے اس موقع پر وحی کا آنا تسلیم کیا ہے عمدۃ القاری جلد دوم ص ۱۷۱ ''پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ظاہر ہوگیا کہ بہتری نہ لکھنے میں ہے یا نہ لکھنے کے بارے میں وحی آ گئی''

حافظ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام علمائے سنت میں بہت بلند ہے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی فتح الباری جلد ہشتم ص ۱۰۱ پر ''اور لکھنے کا ارادہ جو تھا تو وحی سے تھا یا اپنے اجتہاد سے تھا...... ترک کتابت کا ارادہ وحی سے تھا اگر ایسا نہ تھا تو اجتہاد سے تھا یہ دونوں بزرگ اہلسنت کے پیشوا وقتدا مناظرہ کے قاعدہ کی رو سے ہیں اہلسنّت علماء کی تحقیقات کافی ہیں کیونکہ شیعہ کا الزام اہلسنت پر ہے اس لئے مدافعت اہلسنّت سے ہوگی۔

بعض شیعہ علماء نے بھی اس وقت وحی کا آنا لکھ دیا ہے مشہور کتاب فلک النجات جلد اول ص ۳۲۶ آپ کا خاموش رہنا اپنی طرف سے نہ تھا بلکہ وحی خدا

وندی کے سبب سے تھا۔

شیعہ کی بعض کتب میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وصیت نامہ لکھوا دیا وہ خلافت تحقیق ہے فتح الباری جلد اول ص ۱۶۹ ''یہ موافقاتِ عمر رضی اللہ عنہ میں شمار کی گئی ہے'' جو کہ سترہ تک ہیں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''الحادی'' میں بائیس موافقات عمر رضی اللہ عنہ ایک نظم میں پیش کی ہیں۔

لفظ ھَجَرَ کی تحقیق:

بعض رویات میں یہ لفظ وارد ہوا شیعہ نے اس لفظ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ باندھ دیا ہے بے ادبی کی کیونکہ یہ بمعنی ہذیان ہے۔

ھَجَرَ یُھْجُرُ باب نَصَرَ یَنْصُرُ کے وزن پر لازم اور متعدی دونوں طریق پر مستعمل ہے جب متعدی ہو تو بمعنے چھوڑ دینے کے ہیں۔

جب لازم ہو تو بمعنے بلا ارادہ بات کرنے کے ہیں حدیث قرطاس میں یہ متعدی مستعمل ہے بمعنی چھوڑ دینا...... جدائی کے کلمات بھی صادر فرماتے تھے یہ خطاب حاضرین کو ہے درحقیقت آئندہ آنے ولی نسلوں کو کیونکہ جن لوگون میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رہے گمراہ ہونے کا سوال ہی نہیں اس لئے بعض نے عرض کیا پوچھو تو ...... کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں کو چھوڑنے کی تیاری میں ہیں...... علمی بحث ہے۔

یہ قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول نہیں بن سکتا کسی کتابِ اہلسنت میں نہیں کہ یہ لفظ زبان عمر رضی اللہ عنہ سے نکلا ہو آگے علمی بحث ہے۔

سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ کس جماعت میں تھے؟

جو قلم دوات لانے کے حق میں تھے۔ اس جماعت میں تھے (شاحین حدیث) مگر ہمیں ایسی حدیث دستیاب ہوگئی ہے جس میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ قلم دوات لانے کے حق میں نہ تھے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہم خیال ہو گئے۔

(مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جلد اول ص ۹۰ مطبوعہ مصر)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک طشتری لاؤں کہ لکھدیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی چیز کہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت گمراہ نہ ہو گی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا پس مجھے خوف ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مجھے چھوڑ جائے میں نے عرض کیا میں یاد رکھوں گا اور محفوظ کرلوں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز اور زکوۃ اور غلاموں کے بارے میں تاکید کرتا ہوں۔

حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ کا اتفاق:

دونوں بزرگ کاغذ نہ لانے پر متفق ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک کاغذ نہ لانے کی وجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی تکلیف اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک محبت خاصہ ڈر پیدا ہو رہا ہے کہ میں کاغذ لانے کے لئے جاؤں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو جائیں غنیمت کی گھڑیاں یہ بھی معلوم تھا کہ آخری وقت ہے...... دنوں بزرگ ہستیوں کا اتفاق ہوا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کاغذ ...... لانے کا حکم ہی نہیں ملا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم ملا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بات کو پسند کیا۔

جویائے حق کے سوالات و جوابات:

سوالات من جانب محمد نواز جویائے حق بہاولپور۔

سوال ۱: حدیث حوءب کیا ہے؟ راوی کون ہے؟ کیوں مشہور ہے؟

جواب: مختصراً ''بصرہ کو جاتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر مقام حَوْءَبْ میں کتے بھونکے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کو حدیث رسول یاد آ گئی اے عائشہ رضی اللہ عنہا تو میرے ایک وصی

سے جنگ کرے گی جس کا نشان یہ ہوگا کہ مقام حَوْءَب پر تم پر کتے بھونکیں گے اور تو اس وقت باغی ہو گی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے پچاس اشخاص کو جو باشندہ حَوْءَب تھے پیش کیا بطور گواہ جنہوں نے شہادت دی کہ یہ موضع حَوْءَب نہیں ہے اور اسلام میں یہ پہلی جھوٹی گواہی تھی''۔

اس حدیث کو حدیث حَـــوْءَبْ کے نام سے شیعہ علماء نے شہور کر رکھا ہے۔ راوی م شیعہ ہیں کتبِ شیعہ میں یہ روایت بکثرت ہے۔ صحاح ستہ اہلسنّت میں اس کا وجود نہیں کتاب ''الامامتہ والسیاست'' میں موجود ہے جو دارصل شیعہ کی کتاب ''روضتہ الصفاء'' ہے جو'' ظاہراً و باطناً ان'' ان کی کتاب ہے کہتے ہیں۔ ''روضتہ الاحباب'' میں یہ روایت ہے مگر شیخ عباس قمی شیعہ کا اقرار ہے کہ جمال الدین شیرانی شیعہ تھے۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اگرچہ اسے شیعہ نہیں کہا مگر فرمایا ہے کہ ان کی کتاب ''روضتہ الاحباب'' میں غیروں کی طرف سے اضافے بہت کئے گئے ہیں۔

شیعہ نے اس روایت کو تصنیف بھی خود کیا ہے یہ روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مذمت پر مشتمل ہے۔

حَـــوْءَبْ: عراق میں ایک بستی ہے مدینہ سے بصرہ آتے وقت راستے میں ہے بڑی مدت سے وہاں شیعہ آبادی ہے روز و شب ان کا مشغلہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی ہے اہلسنّت کی روایات سے صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر کتوں کے بھونکنے کی خبر دی تھی باقی رہا پچاس آدمیوں کا جھوٹی شہادت دینا اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا ان کو تیار کرنا اور وصی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قصہ یہ سب یار لوگوں کا گھڑا ہوا ہے۔

سوال ۲: حدیث ثقلین کیا ہے؟

جواب: مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۸ راوی زید بن ارقم خلاصہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم پر ایک خطبہ دیا...... دو چیزیں خدا کی کتاب اور اہلبیت رضی اللہ عنہم چھوڑے جارہا ہوں

تشریح: بالکل صحیح حدیث ہے۔ دو چیزوں کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے ثقلین کہا گیا ہے۔

اہلسنّت کے نزدیک (یہ دونوں اہم ترین) اہل بیت......؟ گھر والے بمطابق لُغت بیویوں اور علی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہم، حسن وحسین رضی اللہ عنہما ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی صدیوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں رہ رہے ہیں پس ان دونوں کو اہل بیت سے خارج قرار دینا بھی عدالت کے تو ضرور خلاف ہوگا۔

کوئی اہل بیت سے آپکو جو نکال دے یہ مجال کیا
کہ مزار پاک بھی آپکا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ہے

سوال ۳: کیا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سَبِّ علی رضی اللہ عنہ کرایا؟

جواب: تصویر کے دونوں رخ پیش خدمت ہیں نہج البلاغتہ کی شرح نجفیہ مطبوعہ تہران ص ۳۰۴ ''اور جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دعائے قنوت میں پانچ آدمیوں پر بددعا اور لعنت کی اور وہ معاویہ، عمرو بن عاص، ابوالاعور سلمی، حبیب بن مسلم، بسر بن ارطاۃ ہیں تو جواباً معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی پانچ آدمیوں پر دعائے قنوت میں بددعا کی علی، حسن، حسین، ابن عباس رضی اللہ عنہم اشتر نخعی اور ان پر لعنت کی''

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خلافت تسلیم نہ کی تھی اس لئے وہ جوابی کاروائی میں معذور تھے...... دونوں فریق ایک دوسرے کے خلاف جنگ وقتال کو جائز سمجھتے تھے تو یہ زبانی جنگ کونسی قیامت کی آئینہ دار ہوسکتی ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک قصاص عثمان رضی اللہ عنہ مقدم تھا مسئلہ قصاص پر تاخیر سے اہل شام کے شکوک مضبوط ہوتے گئے۔ دونوں فریق عمل وفعل جنگ میں

معذور تھے اسی طرح قولی اور لسانی جنگ میں بھی معذور ہیں ہم ان کے معاملات کو خدا پر چھوڑتے ہیں دونوں گروہوں کے بارے میں حُسنِ ظن میں اپنی نجات یقین کرتے ہیں۔

سوال ۴: کیا اہل قبلہ کافر ہو سکتے ہیں کفر کب لازم اتا ہے؟

جواب: ضروریات دین اسلام کا انکار کرنے سے کفر کا فتویٰ عائد کیا جا سکتا ہے۔ ضروریاتِ دین سے مراد وہ مسائل ہیں جس کا اسلام کا جزو ہونا صاف ظاہر ہو جیسا کہ ختمِ نبوت کا قرآن کا محفوظ ہونا اور اس میں کمی یا زیادتی کا ناممکن ہوتا۔ ہر مسئلے توحید الٰہی کی بنیاد ہیں پس جو پہلے مسئلے کا انکار کرے یا ایسی تاویل کرے جو ختم نبوت کے خلاف ہو وہ کافر ہے۔

سوال ۵: واقعہ کربلا میں یزید کا ہاتھ کس حد تک ہے؟

جواب: ساری ذمہ داری یزید پر عائد ہوتی ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ جیسی عظیم ہستی پر ہاتھ ڈالنا کسی فوجی افسر یا گورنر کا ذاتی فعل نہیں ہوسکتا اہلسنت کی مشہور درسی کتاب شرح عقاید نسفیہ کی ایک عبادت پیش کرتے ہیں مطبوعہ دیوبند ص ۱۱۳۔

''پس میں اس کے بے ایمان ہونے میں کوئی شک نہیں خدا کی لعنت ہو یزید پر اس کے امداد کرنے والوں پر چاہے امداد مشورے سے کریں چاہے اسلحہ سے''۔

سوال ۶: جنگ جمل صفین کے راوی کون ہیں؟ لڑائیوں کی نوعیت کیا ہے؟

جواب: راوی کوئی ہوں ان کے وقوع میں شبہ نہیں ہے ''الفاروق'' پندرہ روزہ میں مشتمل مضمون چھپا ہے۔

سوال ۷: آل اہل بیت اور پنجتن پاک سے کیا مراد ہے؟

جواب عربی زبان میں آل کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے اولاد کو بھی آل کہا جاتا ہے.....آلِ ابراہیم۔ آل بمعنی لشکر۔ مثلاً آل فرعون آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد ہوا کرتی ہے اہل بیت کا مفہوم سوال نمبر۲ میں ہے۔

پنجتن خاص شیعی اصطلاح ہے اہلسنت کی تحقیق یہ ہے کہ آیۃ تطہیر امہات المومنین علی و فاطمہ و حسن و حسین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی شان میں ہے

یہاں لفظ ''رجس'' سے مراد طلبِ دنیاوی اشیاء ہے۔

سوال ۸: حدیث ......من کنت مولاہ...... کیا ہے راوی کون ہیں؟ مقام غدیر کہاں ہے؟

جواب: حجۃ الوداع سے فارغ ہونے کے بعد جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کے حق میں ایک خطبہ دیا جس کے فقرات فقرات میں ایک فقرہ یہ ہے ......مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ...... جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علی مولا ہے مکہ شریف سے مدینہ شریف کی طرف روانہ ہوں تو تین میل کے فاصلے پ وہ مقام ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک تالاب تھا اور خم کے نام سے مشہور تھا غدیر بمعنی پانی کا تالاب غالباً خم اس شخص کا نام ہے جس نے یہ تالاب کھودا تھا حج کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے تشریف لائے تھے۔ وہاں آپ رضی اللہ عنہ کو حاکم بنا کر بھیجا تھا۔ قیام یمن کے دوران آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ فیصلے ایسے کئے جو اہل یمن کو پسند نہ آئے وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر نکتہ چینیاں کرنے لگ گئے مکہ شریف اور منیٰ کے بازاروں میں آپ کو معلوم ہوا کہ کچھ لوگ حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کا گلِا کرتے ہیں اور لوگوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کے خلاف پراپیگنڈا شروع ہو چکا ہے اس لئے حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیرِ خُم پر قیام فرمایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تعریف اور مدح کر کے لوگوں کے دلوں سے وہ شکوک دور فرمائے جو اہل یمن کے غلط پراپیگنڈا سے پیدا ہو چکے تھے اس حدیث شریف میں مولا بمعنی محبوب ہیں...... حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی خدا کے محبوب ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب

ہیں جو خدا کے محبوبوں کے خلاف بکتا پھرے وہ کون ہو سکتا ہے؟

بعض حاضرین نے کھڑے ہو کر معافی مانگی۔ بلا فصل تو دور کی بات ہے اس خطبہ کا پس منظر بغور پڑھئے جو اوپر بیان ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اے ابو طالب کے فرزند! آج سے آپ تمام مومنوں کے محبوب بن گئے ہیں اس حدیث غدیر کے راوی بارہ شخص ہیں جو بارہ کے بارہ رافضی شیعہ ہیں ایک آدھ ایسا ہے جس کے بارے میں علمائے رجال نے شیعہ ہونا نہیں لکھا ہے۔

سوال ۹: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو فسادی اور چور کہنے والا سنی کہلانے کا مستحق ہے؟

جواب: اہلسنّت والجماعت میں اول سے لے کر آخر تک صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں حُسنِ ظن کا عقیدہ ہے طعن و تشنیع کا نشانہ بنانا جائز نہیں ہے جو ایسا کرے وہ اہلسنّت کا ممبر نہیں ہے۔

سوال ۱۰: بیس رکعت تراویح کا ثبوت بحوالہ کتب فریقین درکار ہے اس کا موجد۔

جواب: موجد تمام حُسنیانِ عالَم سے زیادہ حُسین ہے جس کی امت بننے کا شوق سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو بھی رہا۔

چون بشانش موسیٰ کرو

شدن ازا امتش تمنا کرو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تراویح اپنے دل سے بنائی تھی یا خدا تعالیٰ سے وحی پائی تھی خیر اپنے جی سے بھی بنالیں تو بھی ہمارے لئے سنت ہی ہو گی شیعہ اس نماز کے سرے ہی سے منکر ہیں تو وہ اپنی کتب میں بیس رکعات کیسے تحریر کر سکتے ہیں۔

بحوالہ فروع کافی اور ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغتہ کے حوالے سے گذشتہ ''الفاروق'' میں لکھ چکا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم اور اپنے

دور خلافت میں نماز تراویح پڑھتے تھے یہ الگ بات ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کہ آپ رضی اللہ عنہ دل سے پڑھتے تھے یا اوپر سے پڑھتے تھے شیعہ کہتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ دل سے نہیں پڑھتے تھے اوپر اوپر سے پڑھتے تھے خدا جانے شیعہ علماء کسی کے دل کی بات کیسے معلوم کر لیتے ہیں۔

(فروع کافی مطبوعہ تہران جلد اوّل ص ۲۰۵ پر حدیث ہے)

ترجمہ: ''راوی امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ۔ خدا کے رسول رمضان کے مہینے میں..... جب عشاء کی نماز سے فارغ ہو جاتے تو اس کے بعد نماز شروع کرتے سب لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو جاتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر چلے جاتے اور لوگوں کو چھوڑ جاتے پھر گھر سے آجاتے تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو جاتے پھر آپ لوگوں کو چھوڑ کر گھر چلے جاتے۔ یہ کاروائی کئی دفعہ ہوا کرتی تھی امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ (ابی عبداللہ) فرماتے ہیں آپ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ عشاء کی نماز کے بعد رمضان کے علاوہ یہ نماز مت پڑھو''۔

یہ تراویح نہیں تو اور کیا ہے؟ شیعہ کہتے ہیں نفل با جماعت جائز نہیں۔ آپ نماز عشاء پڑھ چکے ہیں اور آخر میں ارشاد کہ رمضان کے علاوہ کسی مہینے میں یہ نماز نہیں ہے..... ہر چار گانہ کے بعد آرام لیا جاتا اس لئے تراویح کہتے ہیں تراویح راحت دینے کو کہتے ہیں۔ بیس رکعت پر اہلسنت نے مستقل رسالے لکھے ہیں قاضی شمس الدین کا رسالہ الحق الصریح فی عدد رکعات التراویح قابل دید ہے گوجرانوالہ آزاد سوپ فیکٹری کے پتہ سے طلب کریں صرف ۱۲ آنے قیمت پورے ملک عرب میں ہر جگہ بیس رکعات ہی پڑھائی جاتی ہیں سعودی حکومت کے دور میں۔

سوال ۱۱ کیا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سید ہیں۔ روافض کو ان سے کیا عداوت ہے۔

جواب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل سے دنیا گونج رہی ہے ان کے کمالات کے غیر مسلم بھی قائل ہیں علوم ظاہری و باطنی کے چشمے آپ کی ذات

سے پھوٹے ہیں حنبلی تھے اپنے دور کے مجدّد تھے۔

شیعہ مذہب کی خوب تردید فرمائی ہے جو ان کے باطل عقاید سے پردہ اٹھائے وہی ان کے نزدیک برا ہے۔

نسید ہونے کے لئے آپ کا شجرہ نسب کافی ہے جو تمام کتبِ انساب میں درج ہے۔

سوال ۱۲: ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا کیسا؟ فرض یا واجب یا سنت؟

جواب: تمام علماء اہلسنت کی تحقیق: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قیام کے وقت دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھتے تھے موطا امام مالک میں راوی سہل ابن سعد ساعدی راوی۔ سب مسلمانوں کو کہا جاتا تھا کہ ہر مرد نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام میں ہاتھ کھلے نہیں رکھتے تھے)

موطا امام مالک میں حدیث: تمام نبیاء علیہم السلام نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھا کرتے تھے جو لوگ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ہاتھ کھلا رکھنے کی روایت کرتے ہیں کسی غلط فہمی پر مبنی ہے۔ وہم۔ نسیان۔ غلطی انسانی لوازمات ہیں۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ فرمایا سننے والے نے کچھ یاد کیا۔ اور کچھ سمجھ لیا۔

فرض نہیں ہے۔ واجب بھی نہیں بلکہ مسنون ہے۔ (سنت) جب قرآن مجید میں یہ مسئلہ نہیں ہے تو فرض یا واجب کیسے کہیں؟ ۔شیعہ ہاتھ کھلے رکھنا ہی اسلام ہے شیعہ کی تمام کتب میں ہے کہ نماز کے دوران عورت اپنے دونوں ہاتھ سینے پر رکھے (جامع المسائل ص ۱۹۹) عورت اپنے قدموں کو ملائے سینہ پہ ہاتھ رکھے (تحفۃ العوام ص ۳۰) یہ اہلسنت کو کہتے ہیں کہ ہاتھ کھلے رکھنا فطرت ہے فطرت کے خلاف کام گناہ عظیم ہے عورت کو بھی حکم دو کہ ہاتھ رانوں پر رکھے۔ تا کہ فطرت کے خلاف نہ ہو۔

سوال ۱۳: کا ورق ص ۱۶۹۵ الراقم ناکارہ سے ضائع ہو گیا...... انا للہ وانا الیہ راجعون ط۔

سوال ۱۴: اذان آج کی وہی ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تھی؟

جواب: جو اذان مکہ شریف مدینہ شریف میں حضور رحمۃ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک جاری ہے صحیح تو یہی ہے۔

شیعہ کی معتبر کتاب تفسیر قران تفسیر صافی۔ سورۂ معراج پ ۱۵ آیت پہلی۔

ترجمہ: فرشتہ نے اذان کہی وہی جو آج تک ہے پھر میں نے فرشتوں کی امامت کی جیسا کہ بیت المقدس میں پیغمبروں کی امامت کی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلا فصل کا اعلان فرشتوں نے نہیں کیا (ممکن ہے فرشتہ کو جان کا خطرہ ہو گیا ہو۔ تقیہ سب سوالوں کا جواب۔

مدینہ شریف میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے مختلف خیال ظاہر کیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے جو اذان میں نے بوقت معراج فرشتہ سے سنی وہی صحابہ رضی اللہ عنہم سن لیں۔ فرشتہ آ کر بتلا دے تو بہتر ہو خدا تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش کے مطابق اہتمام فرمادیا فرشتہ کو حکم دیا خواب میں صحابہ رضی اللہ عنہم کو اذان سنائے اس پر شیعہ متفق ہیں۔ (شرح لمعہ جلد ا ص ۶۰) کے مطابق شہادت علی رضی اللہ عنہ کو داخل کرنا اذان میں بدعت ہے اور نئی شریعت ہے یہ کتاب درسی کتاب ہے پہلے دور میں یہ حرف ولایت علی رضی اللہ عنہ کا اذان میں ذکر کرتے پھر خلافت بلافصل کا اعلان شروع کر دیا۔

۹۵۶ھ تک خلافت بلافصل داخل نہیں ہوئی ممکن ہے مستقبل قریب میں بارہ اماموں کا بھی اذان میں ذکر لے آئیں۔

سوال ۱۵ چہار تکبیر نماز جنازہ کے ثبوت دیں۔

جواب: اہلسنت کی تحقیق کے مطابق نماز جنازہ بھی نماز ہے طہارت شرط ہے رکوع کی بجائے تکبیر ہے۔ شرع کو پسند نہیں میت کے سامنے رکوع و سجود ہو رکوع و سجود سے رکعت بنتی ہے یہاں تک تکبیر سے چار تکبیریں۔ کوئی شخص دیر سے آئے پہلی تکبیر سے رہ جائے تو یہ نماز کی طرح مسبوق ہے امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے بلکہ گذشتہ تکبیرات کی قضا دے مجھے تو شیعہ کی کتب میں ایسی نماز کا وجود نہیں ملا جو

پانچ رکعت پر مشتمل ہو نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہاں سے آ گئیں شیعہ کی نماز جنازہ میں طہارت شرط نہیں ہے وضو تیمم کے بغیر بھی درست ہے جنبی اور حائض شامل ہو سکتے ہیں۔

متعہ کی حرمت کا اعلان:

غزوہ خیبر کے ایام میں گدھوں کی حرمت کا حکم صادر فرمایا جب کہ بوجہ فاقہ کشی مسلمانوں نے گدھوں کو گوشت پکانا شروع کیا فرمایا اعلان کر دو۔

اِنَّ اللّٰہَ رَسُوْلَہٗ یَنْھِیَانِکُمْ مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّھَا رِجْسٌ۔

(ابن کثیر السریۃ النبویۃ ج ۳ امتاع الاسماع ج ۲)

"یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں اس بات سے منع فرما رہے ہیں کہ تم گدھوں کا گوشت کھاؤ کیونکہ یہ پلید ہے۔"

خچر کے گوشت کی بھی ممانعت فرما دی۔ جنگلی جانوروں میں سے درندوں کے گوشت کو بھی حرام قرار دے دیا۔ اور جو پرندے تیز ناخنوں سے شکار کرتے ہیں ان کو بھی حرام کر دیا گیا۔

طبقہ نسواں میں جو خرابیاں تھیں۔ ان کے بارے میں بھی واضح احکام جاری فرمائے۔

مندرجہ ذیل عورتوں پر لعنت بھیجی

۱) اَلْوَاصِلَۃُ: وہ عورت جو دوسری عورتوں کے بال لے کر کسی عورت کے بالوں سے پیوست کر دیتی ہے

۲) اَلْمَوْصُوْلَۃُ: جس کے بالوں کے ساتھ کسی دوسری عورت کے بال پیوست کیے جائیں۔

۳) اَلْوَاشِمَۃُ: جو سوئی کی نوک سے کسی خاتون کے چہرے اور ہاتھوں وغیرہ پر نیلے رنگ کے نقش و نگار گوندتی ہے۔

۱۴ اَلْمَوْشُوْمَۃُ: وہ عورت جس کے جسم پر ایسے نقش و نگار گوندے جاتے ہیں

۱۵ اَلْخَامِشَۃُ: جو کسی عزیز کی موت پر یا کسی دوسرے صدمہ کے وقت اپنے چہرے کو نوچتی ہے۔

۱۶ اَلشَّاقَۃُ: جو کسی عزیز کی موت یا کسی دوسرے صدمہ کے وقت اپنا گریبان پھاڑتی ہے۔

ان کے علاوہ...... اَلْمُجَثَّمَۃُ...... (جانور جس پر نشانہ بازی کی جاتی ہے میدان میں کھڑا کر کے) اَلْخَلِیَّۃُ (جانور جسے کسی درندے نے گرفت میں لے لیا ہو) اَلنُّھْبَۃُ (زندہ جانور سے گوشت کا ٹکڑا کاٹ لیا جائے) کو بھی حرام قرار دیا (بحوالہ مذکورہ کتب) میدانِ جنگ میں کسی عورت کو قتل کرنے سے بھی روک دیا۔ (ایضاً)

اب متعہ کی حرمت کا اعلان پڑھ لیجئے:

زمانہ جاہلیت میں اس کی عام اجازت تھی۔ ایک شخص کسی عورت کے ساتھ مقررہ مدت تک ایک مقررہ رقم ادا کر کے ازدواجی تعلقات قائم کر سکتا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حیا سوز رسم کا بھی خاتمہ فرما دیا۔ غزوۂ خیبر کے موقع پر اعلان فرمایا متعہ حرام ہے۔

بدقسمتی سے ایک طبقہ بھی ہے جو اسے نہ صرف جائز اور مباح سمجھتا ہے بلکہ اس کے فضائل و برکات کو اس طرح بیان کرتا ہے کہ حج و عمرہ جیسے اعمال صالحہ بھی اس کے سامنے ہیچ نظر آنے لگتے ہیں...... اس شرم ناک فعل کا چند بار ارتکاب کرنے والے کا مرتبہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے بھی بلند ہو جاتا ہے۔ العیاذ باللہ۔ اس میں اور نکاح میں بہت فرق ہے۔ (نکاح کا کوئی حکم فائدہ بھی اس پر لاگو نہیں ہوتا۔ الراقم)

مغرب کے بے غیرت اور بے شرم معاشرہ میں اسے گرل فرینڈ کہتے ہیں۔ عربی میں ایسی عورتوں کو خلائل اور اخدان کہا جاتا ہے خلائل خلیلہ کی جمع

اخدان خدن کی جمع ہے یہ وہ عورتیں ہیں جن کا کسی مرد کے ساتھ ناجائز تعلق ہو یہ نص قرآنی کی رو سے قطعی حرام ہیں۔

شیعہ کے جواز اور تردید اہلسنّت وجماعت:

متعہ کا اِذن اجماع سے ثابت ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جنگ کے موقع پر حکم دیا اور تمام لشکر نے اعلان کو سُنا۔

حالت اضطرار میں مردار وغیرہ کھانے کا اذن ہے لیکن یہ بہت قبیح اور غلیظ ہے اس کا اِذن انتہائی غیر معمولی حالت میں دب گیا تھا مجاہد اہل خانہ سے بہت دور حالت جنگ میں تھے۔ جس حدیث میں متعہ کی حرمت کا اعلان ہے وہ خبر واحد اور ظنی نہیں۔ بلکہ پندرہ سو مجاہدین کے سامنے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حرمت کا اعلان فرمایا۔ یہ خبر خبر واحد نہیں جس کو ڈیڑھ ہزار مجاہدین نے سُنا۔

سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ بھی اس کی تائید کرتا ہے آپ نے سُنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ متعہ کے جواز کے قائل ہیں۔ آپ بہت برافروختہ ہوئے ازراہِ غضب فرمایا۔ ''تم ایک ایسے شخص ہو جو راہ سے بھٹک گیا ہے''۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیا اور ساری امت کی طرح متعہ کو حرام قطعی کہتے تھے، جب حُرمت کا علان ہوا تھا وہ مکہ میں تھے اور کم سن تھے جس آیت سے شیعہ متعہ کا جواز ثابت کرتے ہیں اس سے مراد نکاح ہے۔

حرمت کے دلائل:

۱) حرمت کے دلائل کے لئے سورۃ المومنون ۱ تا ۷۔

۲) سورۃ النساء ۲۵ دیکھئے۔

۳) ابوعبداللہ جعفر الصادق نے فرمایا ''یہ تو زنا ہے'' (ابوجعفر محمد الحسن الطوسی

م ۴۶۵ھ) (تہذیب الاحکام ج ۷)

اور یہی حضرات اپنی کتب میں امام جعفر صاد رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان لکھتے ہیں'' کسی ہاشمی خاتون کے ساتھ متعہ کرنے میں کوئی حرج نہیں'' ہاشمی خاتون سے متعہ کیا کرو''۔

ہاشمی خواتین کے بارے میں ایسی باتیں لکھنا اور پھر ان باتوں کو حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے طرف منسوب کرنا۔ بے حیائی اور بے غیرتی کی انتہاء ہے۔

پھر آگے اسی کتاب میں لکھتے ہیں بحوالہ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ قیامت تک حلال ہے۔ پھر اسی کتاب میں روایت ہے کہ متعہ حرام ہے (ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مصنف حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ ج چہارم ۱۴۲۰ھ)

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی کرامت

(وہ زہر سے بھری شیشی پی گئے لیکن انہیں کچھ اثر نہ ہوا)

یہ ان دنوں کا واقعہ ہے جب اسلامی فوجیں عرب شریف کی حدود سے نکل کر قیصر و کسریٰ یعنی روم و فارس کی فلک بوس فصیلوں کو فتح کرنے کے لئے برسرِ پیکار تھیں اللہ کے دین کا جھنڈا لے کر صحابہ م رضی اللہ عنہم ہر کفر کی سرزمین کو روند کر ایمان اور اسلام کے درخت اُگانے جارہے تھے وہ جس طرف گزرتے لوگ ان کے اخلاق و کردار سے متاثر ہو کر مسلمان ہوتے جارہے تھے امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا دور تھا آپ رضی اللہ عنہ نے عراق فتح کرنے کے لئے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی کمان میں فوج بھیجی عراق فتح ہو گیا اسی علاقہ میں ایک شہر تھا جس کا نام حیرہ تھا وہ ابھی فتح نہیں ہوا تھا اسلامی فوجیں ایک دو دن میں اس طرف کا رخ کرنے والی تھیں کہ وہاں سے بطور سفیر ایک بوڑھا عیسائی جس کا نام عمرو بن مسیح تھا حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا بوڑھے کے ساتھ اس

کا خادم بھی تھا یہ بوڑھا بہت تجربہ کار تھا بادشاہوں سے بات کرنا جانتا تھا۔ دورانِ گفتگو سیدنا خالد رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''اے ابن بعتیلہ یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟'' بوڑھا بولا یہ زہر ہے جس کے پینے والا فوراً مر جاتا ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کس لئے لائے ہو؟ بوڑھا بولا ''اگر مجھے کامیابی نہ ہوئی تو یہ پی کر خودکشی کرلوں گا'' حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا ذرا دکھانا اور وہ شیشی لے کر یہ دعا پڑھی......

بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ دَاءٌ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب ناموں سے بہتر ہے اور اس پروردگار کے نام سے شروع کرتا ہوں جو آسمان وزمین کا رب ہے جس کا نام کی برکت سے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکی جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے''۔

اس دعا کے پڑھنے کے بعد وہ شیشی منہ کو لگالی اور سارا زہر پی گئے کچھ بھی نہیں ہوا بوڑھے عیسائی کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہنے لگا'' خدا کی قسم جب تک تم میں خالد رضی اللہ عنہ جیسا آدمی موجود ہے تم اپنے ہر ارادے میں کامیاب ہو گے۔

بوڑھے نے واپس جا کر یہ واقعہ اپنے شہر کے بڑوں کو سنایا سب سن کر خوف زدہ ہو گئے اور جزیہ وغیرہ پر صلح کرلی۔ جنگ نہ ہوئی۔

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۲۳ ستمبر ۱۹۸۸ء)

تفسیر نعیمی ج ا بسم اللہ شریف کی تفسیر میں بھی مفتی احمد یار خان گجراتی رحمۃ اللہ علیہ نے یہی واقعہ اشارۃً لکھا ہے۔

کتاب سیرۃ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مصنف محمد رضا مصری مترجم محمد سرور گوہر

نظر ثانی حافظ ثناء اللہ مکتبہ اسلامیہ لاہور فروری ۲۰۰۵ء میں بھی درج ہے۔

الراقم نے کیوں لکھا:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہلبیت نبوت کی مدح لکھنا بیان کرنا ذریعہ نجات ہے۔

اختتامی درخواست:

۱) بندۂ حقیران تمام بزرگوار حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہے جن کی کتب کی مدد سے ذکر خیر 3/2 کی تکمیل کی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو دین و دنیا و آخرت میں کامیاب فرمائے آمین ثم آمین۔

۲) ذکر خیر 3/3، 3/4 المعروف بہ سیرت طیبہ عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ و حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ الکریم کا بھی ضرور مطالعہ فرمائیں۔

ذکرِ خیر (۱):

المعروف بہ بے مثل ولادت و سیرتِ طیبہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم قریباً ۱۰۰۰ صفحات:

ذکر خیر (۲)

المعروف بہ سیرت طیبہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن اولاد پاک جملہ متعلقتن رضی اللہ عنہ ائمہ طریقت رضی اللہ عنہ، علاماتِ قیامت قریباً ۵۰۰ صفحات۔

ذکرِ خیر (۴):

المعروف بہ سیرت طیبہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تلخیص بعض مکتوبات شریف قریباً ۴۰۰ صفحات:

ذکرِ خیر (۵):

المعروف بہ تعلیماتِ اربابِ سیرتِ طیبہ (نوابواب) قریباً ۱۰۰۰ صفحات۔ یہ بھی پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں کیونکہ بے شمار علماء و صلحاء اور دانشور حضرات نے اسے دینی انسائیکلوپیڈیا اپنے تاثرات میں لکھا ہے۔

محمد عبدالخالق توکلی غفرلہ